﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿۔۔۔اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿۔۔۔عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد 24 | جمعۃ المبارک 10 مارچ 2017ء | 11/جمادی الثانی 1438 ہجری قمری ❁ 10 امان 1396 ہجری شمسی | شمارہ 10

عہد کو پورا کرو

حذیفہ بن یمانؓ کہتے ہیں کہ مَیں غزوہ بدر میں شامل نہ ہوسکا اس کی وجہ یہ ہوئی کہ میں اور میرا ایک ساتھی ابوحسیل سفر میں تھے کہ کفارمکہ نے ہمیں پکڑ لیا کہ تم محمد (ﷺ) کے پاس جارہے ہو (تا کہ آپ کے لشکر میں شامل ہو جاؤ) ہم نے کہا ہم تو مدینہ جارہے ہیں۔ اس پر انہوں نے ہم سے یہ عہد لے کر چھوڑا کہ ہم مدینہ چلے جائیں گے اور کفار کے خلاف لڑائی میں شامل نہ ہوں گے۔ جب وہ رسول اللہؐ کے پاس پہنچے تو آپؐ نے فرمایا: تم جاؤ ہم اپنے عہد کو پورا کریں گے۔ ہم اللہ سے ہی مدد چاہتے ہیں اور اسی کی نصرت پر ہمارا بھروسہ ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الجھاد باب الوفاء باعھد حدیث نمبر 3342)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

اللہ نے بار بار مجھے ڈوئی کی موت کی خبر دی اور یہ بشارتیں بڑی کثرت سے ہیں۔ اور یہ سب کی سب اس کی موت سے قبل اور اس پر آفات نازل ہونے سے پہلے بدر نامی اخبار اور ایک دوسرے اخبار الحکم میں طبع کردی گئی تھیں۔

الحاشیہ متعلقہ صفحہ 75 سطر نمبر 10
(الفضل انٹرنیشنل شمارہ 03.03.2017 صفحہ نمبر 1 سطر نمبر 18)

"اللہ نے بار بار مجھے ڈوئی کی موت کی خبر دی اور یہ بشارتیں بڑی کثرت سے ہیں۔ اور یہ سب کی سب اس کی موت سے قبل اور اس پر آفات نازل ہونے سے پہلے بدر نامی اخبار اور ایک دوسرے اخبار الحکم میں طبع کردی گئی تھیں۔ غور کرنے والے کو چاہئے کہ وہ ان دونوں اخباروں کو دیکھے۔ منجملہ ان الہامات کے ایک وہ ہے جو 25/دسمبر 1902ء کو میری طرف سے بطور حکایت بیان کیا گیا۔ اور وہ یہ ہے۔ اِنِّیْ صَادِقٌ صَادِقٌ وَ سَیَشْھَدُ اللّٰہُ لِیْ۔ یعنی میں صادق ہوں، صادق ہوں اور عنقریب خدا تعالیٰ میری شہادت دے گا۔ اور منجملہ ان الہامات کے ایک وہ ہے جو 2/فروری 1903ء کو مجھے ہوا جو یہ ہے۔ "ہم تجھے غالب کریں گے۔ میں تجھے عزت دوں گا ایسی عزت جس سے لوگ تعجب میں پڑیں گے۔ تیری دعا سنی گئی۔ میں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤں گا۔ تیری دعا مقبول ہے۔" اور 26 نومبر 1903ء کو یہ وحی ہوئی لَکَ الْفَتْحُ وَ لَکَ الْغَلَبَۃُ یعنی تیرے لئے فتح ہے اور تیرے لئے غلبہ مقدر ہے۔ 17/دسمبر 1903ء کو یہ وحی ہوئی "تو اللہ کی طرف سے نصرت دیکھے گا۔ اور یقیناً اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو متقی اور نیکوکار ہیں۔" اور 12 جون 1904ء کو مجھے یہ وحی کی گئی "خدا نے لکھ چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہوگا۔ تجھ پر گھاٹے کا دن نہیں آئے گا۔" اور 17/دسمبر 1905ء کو مجھے یہ وحی کی گئی "تیرا رب کہتا ہے کہ ایک امر آسمان سے اترے گا جس سے تو خوش ہو جائے گا۔ یہ ہماری طرف سے رحمت ہے اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے جو ابتدا سے مقدر تھی۔ اور 20 مارچ 1906ء کو مجھے وحی کی گئی۔ "اَلْمُرَادُ حَاصِلٌ" یعنی مراد بر آنے والی ہے۔ اور 9/اپریل 1906ء کو مجھے یہ وحی کی گئی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت اور فتح مبین آیا چاہتی ہے اور اعراض کرنے والے اس کے عذاب سے بچ نہیں سکیں گے۔ اور 12/اپریل 1906ء کو مجھے یہ وحی کی گئی۔ "اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ تجھے مقام محمود پر مبعوث کرے یعنی ایسی فتح کے مقام پر جہاں تیری تعریف کی جائے گی۔ اور اردو میں وحی ہوئی کہ میں کلیسیا کی طاقت کو مٹتے ہوئے دیکھتا ہوں یعنی میں وہ نشان دیکھ رہا ہوں جو عیسائیوں کے کلیسیا کی قوت کو توڑ دے گا۔ 7 جون 1906ء کو اردو میں وحی ہوئی "دو نشان ظاہر ہوں گے۔ میں تجھے وہ دکھاؤں گا جو تجھے راضی کردے گا"۔ 20/جنوری 1906ء کو یہ الہام ہوا۔ "اور کہیں گے کہ تو خدا کا فرستادہ نہیں۔ کہہ میری سچائی پر اللہ گواہی دے رہا ہے۔ اور وہ لوگ گواہی دیتے ہیں جو کتاب اللہ کا علم رکھتے ہیں۔" اور 10/جولائی 1906ء کو یہ الہام ہوا۔ "دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برساؤں گا اور زمین سے اگاؤں گا۔ پر جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائیں گے"۔ اور 23/اگست 1906ء کو اردو میں یہ الہام ہوا۔ "آج کل کوئی نشان ظاہر ہوگا۔ تا اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کردے"۔

اور 27/ستمبر کو 1906ء کو اردو میں یہ الہام ہوا۔ "اے مظفر تجھ پر سلام ہو کہ خدا نے تیری دعا سن لی۔ میری نشانیاں ظاہر ہوگئیں اور خوشخبری دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے کہ بے شک ان کے واسطے فتح ہے"۔ اور 20/اکتوبر 1906ء کو اردو میں وحی ہوئی "کاذب کا خدا دشمن ہے۔ وہ اس کو جہنم میں پہنچائے گا۔ کمترین کا بیڑا غرق ہو گیا۔ تیرے رب کی گرفت بہت سخت ہے۔" اور یکم فروری 1907ء کو اردو میں وحی ہوئی "روشن نشان" اور "ہماری فتح ہوئی۔" اور 7 فروری 1907ء کو وحی ہوئی "ایک اور عید ہے جس میں تو ایک بڑی فتح پائے گا۔ مجھے چھوڑ تا مَیں اس شخص کو قتل کروں جو تجھے ایذا دیتا ہے۔ دشمنوں کیلئے عذاب ہر چار طرف سے ہے اور ارد گرد سے گھیرے ہوئے ہے۔ اور جب یہ لوگ کوئی نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ایک معمولی اور قدیمی سحر ہے"۔ اور 7/مارچ 1907ء کو وحی ہوئی اس کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔ میں ایک کاذب کی موت کی خبر دیتا ہوں۔ سات مارچ سے آخر تک یعنی اس شخص ڈوئی کی موت کی اس وقت مقررہ تک تشہیر کردی جائے گی۔ خدا سچوں کے ساتھ ہے۔ مِنْہُ۔"

------------------------------(الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 172 تا 175۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 31 جنوری 2017ء بروز منگل نماز ظہر سے قبل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرم ملک احمد شیر مجوکہ صاحب (آف لندن) کی نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مکرم ملک احمد شیر مجوکہ صاحب (آف لندن) 25 رجنوری 2017ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا تعلق حویلی مجوکہ (ضلع سرگودھا) سے تھا اور گزشتہ چھ سال سے اپنے بیٹے کے پاس لندن میں مقیم تھے۔ نمازوں کے پابند، بہت مخلص، باوفا اور ہمدرد انسان تھے۔ تلاوت قرآن کریم ہر روز کا معمول تھا اور اپنے اہل خانہ اور بچوں کو بھی اس کی تلقین کیا کرتے تھے۔ مقامی جماعت میں امام الصلوٰۃ اور زعیم انصار اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ حویلی مجوکہ میں مربی ہاؤس بھی آپ نے تعمیر کروایا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرم منشی محمد اقبال صاحب (آف کنری۔ سندھ)

آپ 24 رجنوری 2017ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے والد محترم چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے 1926ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ آپ کی والدہ عائشہ بی بی صاحبہ کے خاندان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک خاص تعلق تھا۔ چنانچہ ربوہ قیام کے دوران آپ کا بھی ایک ذاتی تعلق خلیفۃ المسیح اور خاندان حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے بن گیا اور پھر جتنا عرصہ بھی وہاں رہے آپ ان سے نہایت عقیدت اور احترام سے ملا کرتے تھے۔ آپ 1960ء میں سندھ گئے اور ناصر آباد فارم پر بطور منشی کام کا آغاز کیا۔ بعد ازاں آپ کو سندھ کاٹن جیننگ فیکٹری میں ملازمت کی بھی توفیق ملی۔ سندھ میں تحریک جدید انجمن احمدیہ کی زمین پر کافی لمبا عرصہ بطور نگران رہے۔ 1984ء میں کلمہ مہم کے دوران آپ کو اسیر رہنے کی بھی توفیق ملی۔ بطور سیکرٹری جائیداد کنری اور سیکرٹری تحریک جدید ضلع عمر کوٹ خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کو خلافت سے بے پناہ محبت تھی۔ آپ کو متعدد بار جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت کی توفیق ملی۔ آپ میں مہمان نوازی کا وصف بہت نمایاں تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم محمود احمد انجم صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آجکل تاجکستان میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

2۔ مکرم منشی حنیف احمد بھٹی صاحب (ناصر آباد فارم۔ سندھ۔ حال ربوہ)

آپ 18 رجنوری 2017ء کو ہارٹ اٹیک سے 59 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ ناصر آباد فارم سندھ چلے گئے۔ جہاں پر آپ نے 18 سال تک بحیثیت منشی ناصر آباد فارم اپنی ذمہ داری احسن رنگ میں نبھائی۔ آپ محمد لطیف بھٹی صاحب کے بیٹے اور چوہدری محمد علی بھٹی صاحب کے بھتیجے تھے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم توصیف احمد بھٹی صاحب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں بطور کارکن خدمت بجا لا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

****

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 15 فروی 2017ء بروز بدھ نماز ظہر سے قبل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرم سمیع اللہ ناصر صاحب (ابن مکرم ہدایت اللہ بنگوی صاحب مرحوم۔ یوکے) کی نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مکرم سمیع اللہ ناصر صاحب (ابن مکرم ہدایت اللہ بنگوی صاحب مرحوم۔ یوکے) 12 رفروری 2017ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مولوی رحمت اللہ صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور مکرم ہدایت اللہ بنگوی صاحب (سابق افسر جلسہ سالانہ یوکے) کے بیٹے تھے۔ آپ 1951ء میں لندن آئے۔ آئرلینڈ کی Galway جماعت کے ابتدائی ممبر بھی رہے۔ آپ نے یوکے میں بروک ووڈ قبرستان حاصل کرنے میں بڑی مدد کی۔ نیز شعبہ رشتہ ناطہ سے بھی وابستہ رہے۔ آپ نے اپنے دادا اور اپنے والد کی سیرت پر دو کتابیں بھی تصنیف کیں۔

نماز جنازہ غائب :

1۔ مکرم چوہدری فضل الٰہی عارف صاحب (ریٹائرڈ مربی سلسلہ۔ ربوہ)

آپ 2 فروری 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے دادا حضرت چوہدری خیر الدین صاحب اور دادی حضرت سلطان بی بی صاحبہ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ تقسیم ملک کے بعد آپ کا خاندان گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد میں آباد ہوا۔ آپ نے جامعہ سے شاہد کا امتحان 1970ء میں پاس کیا۔ 1975ء میں آپ کا سارا خاندان ربوہ منتقل ہو گیا۔ آپ گوجرانوالہ، راولپنڈی اور سانگھڑ کے علاوہ سیرالیون میں بطور مربی سلسلہ خدمت بجا لاتے رہے۔ سیرالیون سے واپسی پر ربوہ میں نظارت اصلاح وارشاد، نظارت امور عامہ اور رشتہ ناطہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ بہت دعا گو، شریف النفس، کم گو اور دھیمے مزاج کے مالک تھے۔ غرباء کا خاص خیال رکھتے تھے۔ چندہ جات اور مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

2۔ مکرم داؤد ساؤ صاحب (لوکل مبلغ۔ گنی بساؤ۔ گیمبیا)

آپ 20 جنوری 2017ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ گنی بساؤ کے مبلغین کے پہلے batch میں سے تھے جن کو جامعۃ المبشرین گھانا میں ٹریننگ کے لئے بھجوایا گیا۔ صوم وصلوۃ کے پابند، بہت ملنسار، خوش اخلاق، نیک اور مخلص انسان تھے۔ اپنے کام کی ماہانہ رپورٹ بڑی باقاعدگی سے سب سے پہلے دیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیویاں اور چار بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

3۔ مکرمہ طاہرہ اقبال صاحبہ (اہلیہ مکرم مظفر احمد اقبال صاحب۔ قادیان)

آپ 18 جنوری 2017ء کو حرکت قلب بند ہونے سے 57 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت قاضی زین العابدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی پڑپوتی اور مکرم چوہدری صدیق احمد صاحب کی بیٹی تھیں۔ آپ حلقہ دارالسلام قادیان میں لجنہ کی سیکرٹری تجنید کی حیثیت سے خدمت بجا لاتی رہیں۔ ہر دینی مجلس میں سب سے پہلے حاضر ہوتی تھیں۔ بچوں کی بھی بہت عمدہ رنگ میں تربیت کی۔ نماز کی پابند اور اچھے اخلاق کی مالک، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

4۔ مکرم عبد الشکور بھٹی صاحب (ابن مکرم عبد الرحمٰن بھٹی صاحب۔ جرمنی)

آپ 31 جنوری 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوم وصلوۃ کے پابند، بہت شفیق، ہمدرد، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ لگاؤ رکھتے تھے۔ جرمن لوگ بھی آپ کے کردار سے بہت متاثر تھے۔ آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ محترم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب سے مل کر آپ نے کئی تبلیغی نشستوں کا اہتمام کیا۔ قرآن کریم کی تلاوت بڑی باقاعدگی سے کرتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب کا مطالعہ کیا ہوا تھا۔ آپ کو کئی بیماریاں لاحق تھیں مگر آپ نے بڑے صبر اور حوصلہ سے ان کا مقابلہ کیا اور کبھی شکوہ نہیں کرتے تھے۔ اکثر یہ شعر آپ کی زبان پر جاری رہتا تھا کہ ”ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلا ہو۔ راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو“۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کے سمدھی تھے۔

5۔ مکرم الحاج محمود احمد عودہ صاحب (آف کبابیر)

آپ 25 دسمبر 2016ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ ماضی میں صدر جماعت کبابیر رہ چکے ہیں۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ تبلیغی سفروں کا اہتمام کرتے تھے۔ آپ کو اولاد کی طرف سے شدید ابتلاء آئے مگر بڑے صبر اور حوصلے کے ساتھ انہیں برداشت کیا اور ہمیشہ خلافت کے ساتھ محبت ووفا کا تعلق رکھا۔ تین سال قبل بیماری کے باوجود جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت اختیار کی اور حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ 1981ء میں قادیان کا سفر بھی کیا۔ مرحوم موصی تھے۔

6۔ مکرم ملک منور احمد صاحب (اسلام آباد۔ پاکستان)

آپ 31 اگست 2016ء کو 68 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو 8 سال سے زائد عرصہ بطور معتمد و قائد ضلع سرگودھا خدمت کی توفیق ملی۔ ربوہ میں ہونے والے سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ میں ضلع سرگودھا کی طرف سے شامل ہو کر اوّل انعام حاصل کرتے رہے۔ 1974ء کے پُرخطر حالات میں خلیفۂ وقت سے براہ راست راہنمائی حاصل کرتے ہوئے بڑی ہمت اور جوانمردی سے ضلع سرگودھا میں خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت کے ساتھ محبت و وفا کا تعلق تھا۔ اسلام آباد میں دوران ملازمت 15 سال سے زائد عرصہ تک اپنے حلقہ میں بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والے، دعا گو، ہمدرد، نہایت خوش مزاج اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

7۔ مکرم چوہدری محمد رشید صاحب (اسلام آباد۔ پاکستان)

آپ 17 جنوری 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے عشق کا گہرا تعلق رکھتے تھے۔ اردو، عربی اور فارسی زبانوں پر دسترس رکھتے تھے۔ مرحوم موصی تھے اور وصیت کا چندہ بڑی باقاعدگی اور اہتمام کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔ ان کے بیٹے مکرم ڈاکٹر محمد بشیر چوہدری صاحب واقف زندگی ہیں اور آجکل گھانا کے ایک احمدیہ ہسپتال میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

8۔ مکرم محمد ریاض سیفی صاحب (آف جرمنی)

آپ 31 جنوری 2017ء کو طویل علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت میاں جان محمد صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے تھے۔ 1976ء میں جرمنی آئے اور پھر کچھ عرصہ کے لئے امریکہ چلے گئے لیکن بعد میں واپس جرمنی آ گئے۔ نیشنل سیکرٹری وقف جدید کے علاوہ آپ نے ایڈیشنل سیکرٹری مال اور قائد مال انصار اللہ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ جرمنی کی دو جماعتوں Nuernberg اور Eschersheim میں بطور صدر

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 24 رفروری 2015ء بروز منگل مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا:۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ تہمینہ رزاق واقفۂ نو کا ہے۔ (یہ مکرم عبد الرزاق صاحب لندن کی بیٹی ہیں۔) جو عزیزم آصف اقبال احمد ابن مکرم نثار احمد صاحب کے ساتھ دس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ نکاح ہر لحاظ سے بابرکت ثابت ہو۔ آپس میں ہمیشہ اعتماد اور تعلق کی فضا پیدا رہے اور ان کی نیک نسلیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آگے چلاتا رہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

نکاح کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کرلیں۔

(مرتبہ:۔ ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆...☆...☆

مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم ۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 441

مکرمہ جمیلہ احمد جملول صاحبہ (3)

گزشتہ دو قسطوں میں ہم نے مکرمہ جمیلہ احمد صاحبہ آف یمن کے احمدیت کی طرف سفر کی ایمان افروز داستان کا ایک بڑا حصہ بیان کیا تھا۔ اس کے بعد وہ بیان کرتی ہیں کہ: ہم نئے گھر میں منتقل ہوئے تو الحمدللہ سب سے پہلے مجھے ایم ٹی اے کا خیال آیا۔ ایم ٹی اے دیکھنے کے دوران میری حضرت امام مہدی علیہ السلام سے محبت میں مزید اضافہ ہو گیا اور مجھے اس بات کا مکمل یقین ہو گیا کہ آپ ہی امام الزمان ہیں۔

اے لوگو! تمہارا امام آ گیا ہے!!

اسی اثناء میں میں نے پروگرام الحوار المباشر میں سنا کہ حضرت امام مہدی کی صداقت کے بارہ میں تحقیق کرنے والوں کو استخارہ کر کے خدا تعالیٰ سے راہنمائی کی دعا کرنی چاہئے۔ چنانچہ بتائے گئے طریق کے مطابق میں نے دو رکعت نماز ادا کی اور سو گئی۔ اسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکۃ المکرمہ میں ہوں لوگوں کے ایک جم غفیر میں ہوں۔ لوگ اپنے پاؤں کے پنجوں پر کھڑے ہو کر گردنیں لمبی کرتے ہوئے ایک شخص کو دیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایسے میں کوئی بآوازِ بلند کہتا ہے: اے لوگو! تمہارا امام آ گیا ہے۔ اے لوگو! امام مہدی آ گیا ہے۔ میں بھی اس سمت دیکھنا شروع کر دیتی ہوں تا آنکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام ایک اونچے مقام پر سب کے سامنے نمودار ہوتے ہیں۔ ان کا چہرہ بدرِ منیر کی مانند چمک رہا تھا اور آنکھوں میں حزن کی کیفیت نمایاں تھی۔ جب میں نے بغور ان کے چہرۂ مبارک کی طرف دیکھا تو بعینہ وہ اسی امام مہدی و مسیح موعود کا چہرہ تھا جسے میں نے ایم ٹی اے پر دیکھا تھا۔ یہ دیکھتے ہی میری آنکھیں آنسوؤں سے چھلک پڑتی ہیں اور میں بشدّت رونا شروع کر دیتی ہوں۔ میرا خاوند جاگ رہا تھا اس نے مجھے جگا کر کہا تم بہت درد کے ساتھ رو رہی تھی۔ میں جاگی تو میری آنکھیں اشکبار تھیں۔

جماعت مؤمنین میں شمولیت کی دعا

اس رؤیا کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ حق یہی ہے کہ یہ شخص امام الزمان ہے۔ چنانچہ میں نے اس امام کی بیعت کا فیصلہ کر لیا۔ لیکن میں اکیلی تھی، نہ میرے پاس فون کی سہولت تھی، نہ انٹرنیٹ اور نہ ہی جماعت سے رابطہ کا کوئی اور طریق میسر تھا۔ میری حیثیت پنجرے میں بند ایک پرندے کی سی تھی۔ میں نے اس بے بسی اور بیکسی کے عالم میں ہاتھ اٹھائے اور خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ یا رب! تیرا فضل ہے اور یہ تیرا بے پایاں احسان ہے کہ تو نے مجھ ناچیز کو اپنے امام الزمان کو پہچاننے کی توفیق بخشی۔ اے میرے پیارے! اب تو جانتا ہے کہ میرے دل میں اس کی بیعت کرنے اور اس کی مبارک و صادق جماعت سے ملنے کی کس قدر تمنا ہے۔ لیکن میری حالت پنجرہ میں قید ایک پر کٹے پرندے کی سی ہے، سب قوت تجھی کو ہے، امام مہدی پر ایمان کے راستے کو بھی تو نے ہی آسان کیا تھا اب اس کی بیعت کے معاملہ کو بھی تو اپنے فضل او ررحمت سے آسان بنا دے اور مجھے صادقوں کی جماعت سے ملوا دے۔

اسیرِ قفس کو اِذنِ رہائی مل گیا

اس دعا کو کرتے کرتے جب ایک ماہ گزرا تو اچانک میری دعا کی قبولیت کے آثار نمایاں ہونے لگے۔ ایک ماہ کے بعد میری ساس کا سعودیہ سے فون آیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے نیا فون لیا ہے۔ اس لئے اپنا پرانا فون وہ میرے بیٹے خالد کے لئے ارسال کر رہی ہیں۔ یہ اچھی حالت کا ایک سمارٹ فون تھا جسے دیکھ کر مَیں نے کہا کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہماری مدد ہے۔ لیکن ابھی تک مجھے علم نہ تھا اس فون سے ہمارا جماعت کے ساتھ رابطہ کیونکر ممکن ہو سکے گا، کیونکہ ہمارے پاس انٹرنیٹ کی سروس نہ تھی اور مالی حالات ایسے مخدوش تھے کہ اس بارہ میں سوچنا بھی محال تھا۔ ہمارے سامنے والے ہمسائے بہت اچھے لوگ تھے اور ان کے ساتھ ہمارے تعلقات بھی اچھے بن گئے۔ میں نے اپنے بیٹے کے ذریعہ ان سے کچھ وقت کے لئے انٹرنیٹ استعمال کرنے کی اجازت مانگی تو انہوں نے نہ صرف ہمارے موبائل کو اپنے انٹرنیٹ سے connect کر دیا بلکہ یہ بھی کہہ دیا کہ جب آپ چاہیں اسے استعمال کر سکتے ہیں۔

میرے بیٹے نے کوشش کی اور ہمارے ہاں پہلی بار جماعت کی عربی ویب سائٹ کھل گئی جسے دیکھتے ہی مجھے ایسے محسوس ہوا جیسے مدتوں سے اسیرِ قفس کو اذنِ رہائی مل گیا ہو۔ فرطِ جذبات سے میری آنکھیں چھلک پڑیں۔ میرا دل تو پہلے ہی بیعت کا منتظر تھا۔ فورًا ویب سائٹ پر پیغام لکھنے کی کوشش کی تو معلوم ہوا کہ ہمارا ای میل ایڈریس ہونا چاہئے۔ میرا بیٹا بھی ان امور سے نابلد تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ محض چند منٹوں میں ہی اسے باتیں سمجھ آنی شروع ہو گئیں، چنانچہ اس نے ای میل بنایا اور یہ پیغام ارسال کر دیا کہ ہم بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ یہ 2013ء کی بات ہے۔

نئی روحانی پیدائش

مَیں جماعت کی ویب سائٹ دیکھتی تو شکر کے جذبات امڈ آتے اور رونے لگتی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ میرے خاوند نے مجھے گھر میں ایم ٹی اے دیکھنے سے روکا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے ویب سائٹ کی صورت میں مجھے اس کا بدل عطا فرما دیا۔ میرا دل چاہتا تھا کہ میں ویب سائٹ پر موجود تمام کتب ایک ہی وقت میں پڑھ لوں۔ سب سے پہلے جو کچھ میں نے پڑھا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے بارہ میں اقتباسات اور واقعات کا گلدستہ تھا۔ میں اسے پڑھتی جاتی اور روتی جاتی تھی۔ اس کے بعد میں نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب ''اَلْهُدٰى وَالتَّبْصِرَةُ لِمَنْ يَّرٰى''، ''نجم الہدیٰ'' اور ''نور الحق'' کا مطالعہ کیا۔

میں جوں جوں کتب کا مطالعہ کرتی مزید کتب کے مطالعہ کی خواہش بڑھتی جاتی۔ اسی عرصہ میں میرے خاوند کو فون آیا اور انہیں دو ماہ کے لئے کہیں جانا پڑا۔ میرے لئے یہ عرصہ نئی روحانی ولادت کے مترادف تھا۔ کیونکہ اس دوران میں نے جی بھر کے ایم ٹی اے دیکھا اور جس قدر ممکن تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کیا۔ ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے ایک عظیم الشان خزانہ میرے ہاتھ لگ گیا ہو۔ میں جب بھی حضور علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ شروع کرتی تو آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی۔ میں نماز پڑھتی تو وہ بھی رقت آمیز اور سوز و گداز سے بھر جاتی۔ الغرض میں نے اپنے اندر غیر معمولی روحانی تبدیلی محسوس کی۔

علومِ قرآنی اور شفائے روحانی

بیعت کی قبولیت سے قبل مَیں نے رؤیا میں ایک بڑی عمر کے شخص کو دیکھا جس کے باوقار اور مطمئن چہرہ سے نور کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں۔ اس کے سر پر عمامہ اور ہاتھ میں عصا تھا۔ ان کے ساتھ ان کی اہلیہ تھیں اور انہوں نے اپنا سر اور تمام جسم بڑی چادر سے ڈھانکا ہوا تھا اور نقاب کیا ہوا تھا اس لئے میں ان کی شکل نہ دیکھ سکی۔ یہ عورت اپنے خاوند کی حد درجہ مطیع تھی۔ نیز ان کے ارد گرد بارعب اور پروقار چہروں والے کئی مرد حضرات بھی بڑی عمر کے شخص کے احکام کی بجا آوری کے لئے ہمہ تن چوکس کھڑے تھے۔ بڑی عمر کا شخص اپنے آدمیوں کو حکم دیتا کہ بیماروں کو بھیجو، وہ بھیجتے اور بڑی عمر کا شخص ان کا علاج کرتا۔ اس کی بیوی پانی یا اس طرح کا کوئی محلول اپنے خاوند کے سامنے پیش کرتی اور وہ اپنے ہاتھ سے مریضوں پر چھڑکتا اور سورۃ الفاتحہ و آیت الکرسی کی تلاوت کرتا اور وہ شفا پا جاتے۔

جب میں جاگی تو بہت خوش تھی کیوں کہ خواب میں نظر آنے والا بڑی عمر کا شخص حضرت خلیفۃ المسیح الخامس تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے میرے ثبات قدم کے لئے یہ سمجھایا تھا کہ آپ قرآنی علوم کے ذریعہ روحانی امراض سے چھٹکارا دلا رہے ہیں اور ایک مطیع مؤمنین کی جماعت آپ کے ساتھ ہے۔

بیعت اور اس کی قبولیت

اسی عرصہ میں میں اپنے والدین اور بہن بھائیوں کی ملاقات کے لئے گئی تو انہیں خدا کی قسم کھا کر کہا کہ سچا امام مہدی آ چکا ہے۔ میں اپنے والد صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے اقتباسات پڑھ پڑھ کر سناتی رہی، میں ان کی ہدایت کے لئے کوشاں تھی لیکن شاید ان کے اور معرفت حق کے راستے میں کوئی روک تھی اس لئے کسی پر کچھ اثر نہ ہوا۔

میں وہیں تھی کہ ایک روز ہمارے موبائل نمبر پر کسی غیر معروف نمبر سے کال آئی۔ میرا نام پوچھنے کے بعد دوسری طرف سے شفیق اور رہمدردی سے معمور لہجے میں ایک عورت نے کہا کہ وہ صدر جماعت احمدیہ یمن کی اہلیہ ہے نیز بتایا کہ انہیں مرکز سے ہماری بیعت کے بارہ میں اطلاع دی گئی ہے۔ میں تو اس لمحہ کی بشدت منتظر تھی اس لئے فورًا کہا کہ ہاں میں حضرت امام مہدیؑ کی بیعت کرنا چاہتی ہوں۔

اس شفیق خاتون نے مجھ سے چند سوال کئے اور پھر مجھے کہا کہ ہم کل فون کر کے بیعت کا طریق بتا دیں گے۔ میں فرط جذبات سے روئے جا رہی تھی جبکہ میرے اہل خانہ فون کال سن کر حیران و ششدر تھے۔ پھر ان میں سے کوئی مجھے نصیحت کرنے لگ گیا کہ تم کسی اور دین کو قبول کرنے کے بارہ میں کیسے سوچ سکتی ہو؟ کسی نے استہزاء کا نشانہ بنایا، اور کسی نے حیرانی اور افسوس کا اظہار کیا۔ میں نے کسی کی پرواہ نہ کی کیونکہ میں نے خدائی تائید اور استجابت دعا کو خود محسوس کیا تھا اس لئے بیعت کے بنا رہ ہی نہیں سکتی تھی۔

اگلے روز ہمیں بیعت فارم بھجوا دیا گیا۔ میرا بیٹا میرا بہترین مددگار تھا اور میرے ساتھ احمدیت کے سفر میں شامل تھا۔ وہ بازار سے بیعت فارم پرنٹ کروا لایا اور پھر ہم دونوں نے مل کر اسے پُر کر کے ارسال کر دیا۔

اس کے کچھ عرصہ بعد ہی مجھے صدر جماعت کی اہلیہ کا فون آیا جو میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی کی خبر لئے ہوئے تھا۔ انہوں نے بتایا کہ حضور انور کی طرف سے میری بیعت کی قبولیت کا خط آ گیا ہے۔ پھر انہوں نے ہمارے فون پر ہی خط کی تصویر کھینچ کر ارسال کر دی۔ حضور انور کی اس خط میں مذکور دعائیں پڑھ کر میرے آنسو رواں ہو گئے اور پھر وہ رات میں نے نوافل اور متضرعانہ دعاؤں میں گزاری۔

رؤیا کے ذریعہ ثبات قدم

بیعت کے بعد مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک پرانے گھر میں ہوں۔ اس کی کھڑکی سے باہر نظر دوڑاتی ہوں تو کیا دیکھتی ہوں کہ باہر گٹر اس قدر ابل پڑے ہیں کہ ان کے سیاہ اور گندے پانی سے گلیاں بھر گئی ہیں حتی کہ پانی گھر کی کھڑکیوں تک آ پہنچا ہے۔ یہ گندا پانی اس قدر زیادہ ہوتا جاتا ہے کہ مجھے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ تمام گھر پانی کے نیچے ڈوب گئے ہیں۔ ہر طرف موت کا خوف چھایا ہوا ہے۔ نہ کوئی گھر نظر آتا ہے، نہ گاڑیاں، نہ راستے اور نہ ہی کوئی لوگ۔ میں سوچتی ہوں کہ میرا خاوند اور بچے تو گھر کی نچلی منزل میں ہیں۔ میں انہیں بچانا چاہتی ہوں لیکن نچلی منزل میں پانی آ چکا ہوتا ہے اور میرا وہاں جانا غرق ہونے کے مترادف نظر آتا ہے۔ میں یہ صورتحال دیکھ کر ہاتھ اٹھا کر غیر معمولی رقت آمیز لہجے میں دعا کرتی ہوں کہ یا رب! ہمیں عذاب سے بچا لے۔ الٰہی! میں نے تو تیرے بھیجے ہوئے مسیح کو بھی مان لیا ہے، اب تو مجھے اس مصیبت سے نجات بخش۔

اس دعا کے بعد منظر بدل جاتا ہے اور کیا دیکھتی ہوں کہ میں ایک وسیع گھر کی چھت پر ہوں جس پر چند اور لوگ بھی ہیں اور یہ احساس ہے کہ تمام علاقے کے لوگوں میں سے یہی چند بچائے گئے ہیں۔

آنکھ کھلتے ہی اس خواب کی تعبیر بھی سمجھ آ گئی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کی وجہ سے ان چند لوگوں میں شمار کر لیا جن کو اس زمانے کے عذابوں اور فتنوں سے نجات دی گئی ہے۔

شرابِ علم و عرفان

کچھ عرصہ قبل میرے تیرہ سالہ بیٹے نے ایک رؤیا میں مجھے دیکھا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام میرا ہاتھ پکڑ کر ایک نہر پر لے جاتے ہیں اور وہاں سے ایک گلاس پانی کا بھر کر مجھے پینے کے لئے دیتے ہیں۔ میرا بیٹا بھی اس میں سے پینا چاہتا ہے تو میں کہتی ہوں کہ اگر تم احمدی ہو تو پھر یہ پانی پی سکتے ہو۔ وہ پیتا ہے تو کہتا ہے کہ اس کا پانی تو چینی کی طرح میٹھا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ شرابِ علم و عرفان اور روحانیت میری اولاد بلکہ تمام دنیا کو پینے اور امام الزمان کی بیعت میں آنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

...................(باقی آئندہ)

پس مذہب تو نام ہے اللہ تعالیٰ سے محبت کا اور آپس میں تعلقات کا۔ بعض غلط عمل کرنے والوں کی وجہ سے مذہب کو موردالزام ٹھہرایا جاتا ہے۔ مذہب تو نام ہے متعصّبانہ جذبات سے پاک ہونے کا۔ مذہب نام ہے اعلیٰ اخلاق کا۔ مذہب نام ہے خداترسی اور بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی کا۔ مذہب نام ہے نفسانی جوشوں کو دبانے کا۔ مذہب نام ہے خدا تعالیٰ کی عبادت کا۔ یقیناً یہ سب چیزیں مذہب کی ضرورت کو ظاہر کرتی ہیں نہ کہ عدم ضرورت کو۔ اور یہی باتیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جن احمدیوں میں یہ باتیں ہیں وہ احمدی دوسروں سے مختلف ہیں۔ اور یہ ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ اپنے اندر یہ باتیں پیدا کرے تا کہ جو نیک نامی ہماری غیروں میں ہے وہ قائم رہے اور نہ صرف نیک نامی ہو بلکہ اس کی وجہ سے حقیقی اسلام کا پیغام بھی دنیا میں پھیلے۔ زیادہ سے زیادہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے تلے آئیں۔

یہ سچا اخلاق اور صدق ہے جو ایک حقیقی احمدی مسلمان کی پہچان ہونی چاہئے اور یہی وہ چیز ہے جس سے ہم اپنے مذہب کی سچائی دنیا پر ظاہر کر سکتے ہیں۔

ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والے ہیں ہم نے ہی اس دنیا کو اسلام کے حقیقی نمونے دکھانے ہیں۔ اپنی عملی حالت کو اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھال کر بتانا ہے کہ اسلام اور مذہب کی حقیقت اب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کے ذریعہ سے دنیا پر ظاہر ہوگی۔ اسلام صرف فرضی باتیں نہیں کرتا، صرف اخلاق کی باتیں نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ سے ملاتا ہے۔ اور یہ وہ انعام ہے جو ایک مومن کو حقیقی رنگ میں مذہب کی پیروی کرنے سے ملتا ہے جو اس کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔

شیطانی طاقتیں پہلے سے بڑھ کر مذہب کے خلاف حملے کر رہی ہیں۔ ہمیں بھی چاہئے کہ اس سے بڑھ کر ہم شیطان کے حملوں کا جواب دیں۔ مسلمانوں کو بھی پیغام پہنچائیں اور ان کے لئے دعائیں بھی کریں اور غیر مسلموں کو بھی پیغام پہنچائیں اور ان کے لئے دعائیں کریں تا کہ ہر شخص اُس خدا کو پہچان لے جو دنیا کا خدا ہے۔ جو چاہتا ہے کہ دنیا سے فساد ختم ہو۔ جو چاہتا ہے کہ بندے ایک دوسرے کے حق ادا کریں۔ جو چاہتا ہے کہ دنیا میں وحدت قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جلسہ سالانہ جرمنی 2016ء کے موقع پر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب۔ فرمودہ 4ر ستمبر 2016ء بروز اتوار بمقام کالسروئے جرمنی

قسط نمبر 2 (آخری)

پس مذہب تو نام ہے اللہ تعالیٰ سے محبت کا اور آپس میں تعلقات کا۔ بعض غلط عمل کرنے والوں کی وجہ سے مذہب کو موردالزام ٹھہرایا جاتا ہے۔ مذہب تو نام ہے متعصّبانہ جذبات سے پاک ہونے کا۔ مذہب نام ہے اعلیٰ اخلاق کا۔ مذہب نام ہے خداترسی اور بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی کا۔ مذہب نام ہے نفسانی جوشوں کو دبانے کا۔ مذہب نام ہے خدا تعالیٰ کی عبادت کا۔ یقیناً یہ سب چیزیں مذہب کی ضرورت کو ظاہر کرتی ہیں نہ کہ عدم ضرورت کو۔ اور یہی باتیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جن احمدیوں میں یہ باتیں ہیں وہ احمدی دوسروں سے مختلف ہیں۔ اور یہ ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ اپنے اندر یہ باتیں پیدا کرے تا کہ جو نیک نامی ہماری غیروں میں ہے وہ قائم رہے اور نہ صرف نیک نامی ہو بلکہ اس کی وجہ سے حقیقی اسلام کا پیغام بھی دنیا میں پھیلے۔ زیادہ سے زیادہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے تلے آئیں۔

یہ ٹھیک ہے کہ مذہب یہ چیزیں دیتا ہے۔ لیکن اس بات کی دلیل کیا ہے کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ پیمانہ بیان فرمایا کہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق کیسا ہے اور اس تعلق کے نتیجہ میں نشان ظاہر ہوتے ہیں کہ نہیں، تمہاری دعائیں قبول ہوتی ہیں کہ نہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

"اب بھی اسلام میں صاحبِ خوارق اور نشان موجود ہیں اور دوسری قوموں میں موجود نہیں۔ ذرہ سوچیں کہ یہ تمام کارروائی اسلام کے لئے تھی یا کسی اور مطلب کے لئے۔" فرمایا کہ "اب اسلام میرے ظہور کے بعد اس بلندی کے مینار پر ہے کہ جس کے مقابل پر تمام ملّتیں نشیب میں پڑی ہیں۔ کیونکہ زندہ مذہب وہی ہوتا ہے جو اپنے ساتھ تازہ بتازہ نشان رکھتا ہے۔ وہ مذہب نہیں بلکہ پرانے قصوں کا مجموعہ ہے جس کے ساتھ زندہ نشان نہیں ہیں۔"

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 371)

آپ کے بیشمار نشانات ہیں۔ ان کو بیان کیا جائے۔ آپ نے کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں اور آپ نے فرمایا کہ میرے ظہور کے بعد تو مذہب ان نشانات کی وجہ سے ایک بلندی کے مینار پر پہنچ گیا ہے اور ہم روز جماعت احمدیہ کے نشانات دیکھتے ہیں۔ اور اس بلندی کے مینار پر پہنچنے کے لئے ہمیں بھی اپنے معیار اعلیٰ کرنے پڑیں گے۔ ہمیں بھی مذہب کی اس تعریف کے نیچے آنا ہوگا جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ یا آپ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو بھی نشان دکھاتا ہے۔ اسلام اور احمدیت کی صداقت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے اس زمانے میں دنیا پر واضح ہو رہی ہے اور ہونی تھی اس میں اللہ تعالیٰ کس طرح مدد فرماتا ہے۔ ایک واقعہ بیان کر دیتا ہوں۔

مالی میں جو ایک دور دراز افریقہ کا ملک ہے، وہاں کے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک شخص نے احمدیہ مشن ہاؤس فون کیا اور کہا کہ آج سے میں احمدی ہوتا ہوں۔ جب ان سے بیعت کرنے کی وجہ پوچھی تو بتانے لگے کہ مسلمانوں کی موجودہ صورتحال دیکھ کر میرا کسی بھی فرقہ میں شامل ہونے کا دل نہیں کرتا۔ میں قرآن کریم اور حدیث کی کتابیں پڑھ کر اس پر حتی الوسع عمل کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ لیکن میرے دل میں ہمیشہ یہ بات رہتی تھی کہ خدا تعالیٰ اس دین کو اس حالت پر نہیں چھوڑے گا اور مہدی کا ظہور ہوگا۔ میں سمجھتا تھا کہ یہ یہی وقت تو مہدی کے ظاہر ہونے کا ہے اور اس کے لئے دعا بھی کرتا تھا۔ کہتے ہیں کہ کل رات جب میں دعا کرنے کے بعد سویا تو خواب میں دیکھا کہ چاند آسمان سے علیحدہ ہوا ہے اور زمین کی طرف آ رہا ہے اور چاند قریب آتے آتے میرے ہاتھ پر آ گیا جس میں سے آواز آ رہی تھی کہ مہدی کا ظہور ہو چکا ہے اور وہ پکار پکار کر لوگوں کو بلا رہا ہے۔ پس اس خواب کے بعد مجھے پتا چلا کہ آج مہدی کا دعویٰ کرنے والا صرف ایک ہی شخص ہے اس لئے آپ میری بیعت لے لیں۔

اس طرح کے سینکڑوں واقعات میرے پاس موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا فضل کیا ہمیں احمدی ہونے کی توفیق عطا فرمائی یا ہمیں احمدی گھروں میں پیدا کیا کہ ہم پیدائشی احمدی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا کیا ہے؟ صرف اتنا ہی کافی ہے؟ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم حقیقی مسلمان بنو۔ اور حقیقی مسلمان کیسا ہونا چاہئے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں احمدی ہونے کے بعد کس طرح دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

"اسلام کا منشاء یہ ہے کہ بہت سے ابراہیم بنائے۔ پس تم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ ابراہیم بنو۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ولی پرست نہ بنو بلکہ ولی بنو اور پیر پرست نہ بنو بلکہ پیر بنو۔ تم ان راہوں سے آؤ۔ بیشک وہ تنگ راہیں ہیں لیکن ان سے داخل ہو کر راحت اور آرام ملتا ہے۔ مگر یہ ضروری ہے کہ اس دروازہ سے بالکل ہلکے ہو کر گزرنا پڑے گا۔ اگر بہت بڑی گٹھڑی سر پر ہو تو مشکل ہے"۔ اور گٹھڑی ایک عام آدمی کے سر پر کیا ہوتی ہے؟ اَناؤں کی گٹھڑی، گناہوں کی گٹھڑی، تکبر کی گٹھڑی، بداخلاقیوں کی گٹھڑی۔ اور بے تحاشا بداخلاقیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حق نہ ادا کرنے کی گٹھڑی، اس کے بندوں کے حقوق نہ ادا کرنے کی گٹھڑی۔ ان کو پھینکنا پڑے گا پھر اس سے گزر ہو گا۔ فرمایا کہ "اگر گزرنا چاہتے ہو تو اس گٹھڑی کو جو دنیا کے تعلقات اور دنیا کو دین پر مقدم کرنے کی گٹھڑی ہے پھینک دو۔ ہماری جماعت خدا کو خوش کرنا چاہتی ہے تو اس کو چاہئے کہ اس کو پھینک دے۔ تم یقینا یاد رکھو کہ اگر تم میں وفاداری اور اخلاص نہ ہو تو تم جھوٹے ٹھہرو گے اور خدا تعالیٰ کے حضور راستباز نہیں بن سکتے۔ ایسی صورت میں دشمن سے پہلے وہ ہلاک ہو گا جو وفاداری کو چھوڑ کر غداری کی راہ اختیار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ فریب نہیں کھا سکتا اور نہ کوئی اسے فریب دے سکتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ تم سچا اخلاص اور صدق پیدا کرو۔" (ملفوظات جلد 3 صفحہ 190-189۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ سچا اخلاق اور صدق ہے جو ایک حقیقی احمدی مسلمان کی پہچان ہونی چاہئے اور یہی وہ چیز ہے جس سے ہم اپنے مذہب کی سچائی دنیا پر ظاہر کر سکتے ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ ایک حقیقی مسلمان کیسا ہونا چاہئے اور آپ ہم سے کیا چاہتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

"جب تک انسان پورے طور پر حنیف ہو کر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے اور اُسی سے نہ مانگے سچ سمجھو کہ حقیقی طور پر وہ سچّا مسلمان اور سچا مومن کہلانے کا مستحق نہیں۔ اِسلام کی حقیقت ہی یہ ہے کہ اس کی تمام طاقتیں اندرُونی ہوں یا بیرونی، سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کے آستانہ پر گری ہوئی ہوں"۔ سب کوششیں، سب دعاؤں کا محور اللہ تعالیٰ ہو۔ ظاہری کوششیں کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے لیکن ایمان اور یقین اللہ تعالیٰ پے اس قدر ہو کہ جو کام کرنا ہے وہ خدا تعالیٰ نے ہی کرنا ہے کسی شخص نے نہیں کرنا۔ فرمایا کہ "جس طرح پر ایک بڑا انجن بہت سی کلوں کو چلاتا ہے" اسی طرح تمہیں ہونا چاہئے۔ "پس اسی طور پر جب تک انسان اپنے ہر کام اور ہر حرکت و سکون کو اسی انجن کی طاقتِ عظمیٰ کے ماتحت نہ کر لیوے وہ کیونکر اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا قائل ہو سکتا ہے۔ اور اپنے آپ کو اِنِّیۡ وَجَّہۡتُ وَجۡہِیَ لِلَّذِیۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ (الانعام:80) کہتے وقت واقعی حنیف کہہ سکتا ہے؟ جیسے منہ سے کہتا ہے ویسے ہی ادھر کی طرف متوجہ ہو تو لاریب وہ مسلم ہے۔ وہ مومن اور حنیف ہے۔ لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا غیر اللہ سے سوال کرتا ہے اور ادھر بھی جھکتا ہے وہ یاد رکھے کہ بڑا ہی بدقسمت اور محروم ہے کہ اُس پر وہ وقت آ جانے والا ہے کہ وہ زبانی اور نمائشی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف نہ جھک سکے۔"

(الحکم 12 اپریل 1899ء جلد 3 نمبر 13 صفحہ 6) (ملفوظات

باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

20رفروری کا دن جماعت میں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے جانا جاتا ہے۔ یہ ایک بڑی عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک عظیم بیٹے کی پیدائش کی خبر دی گئی جس کی بے شمار خصوصیات بیان کی گئیں۔ جس کی لمبی عمر پانے کی خبر بھی تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت کی مصلح موعود کے دَور میں غیر معمولی ترقیات کی پیشگوئی بھی تھی۔ اور جماعت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود کے 52 سالہ دَورِ خلافت میں اس پیشگوئی کی تمام جزئیات لفظاً لفظاً پوری ہوئیں۔ ایک انصاف پسند کے لئے، ایک روحانی لحاظ سے بینا آنکھ رکھنے والے کے لئے یہی ایک پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی بہت بڑی دلیل ہے۔

پیشگوئی کے الفاظ روح حق سے مشرّف ہونے کے حوالہ سے حضرت مصلح موعودؓ کے بعض اقتباسات کی روشنی میں ایمان افروز تفصیلات کا تذکرہ

آئندہ دنوں میں جماعتوں میں اس پیشگوئی کے حوالے سے جلسے بھی ہوں گے، افراد جماعت کو ان میں زیادہ سے زیادہ شامل ہونا چاہئے۔ ایم ٹی اے پر بھی پروگرام آرہے ہیں انہیں سننا چاہئے تا کہ اس پیشگوئی کا گہرائی میں علم بھی ہو۔ اس پیشگوئی میں بیشمار نشانات ہیں۔ اور بڑی شان سے وہ تمام نشانات ہیں جو حضرت مصلح رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں پورے ہوئے ہیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 17 فروری 2017ء بمطابق 17 تبلیغ 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ 20رفروری کا دن جماعت میں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے جانا جاتا ہے۔ یہ ایک بڑی عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک عظیم بیٹے کی پیدائش کی خبر دی گئی جس کی بے شمار خصوصیات بیان کی گئیں۔ جس کی لمبی عمر پانے کی خبر بھی تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت کی مصلح موعود کے دور میں غیر معمولی ترقیات کی پیشگوئی بھی تھی۔ اور جماعت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود کے 52 سالہ دَورِ خلافت میں اس پیشگوئی کی تمام جزئیات لفظاً لفظاً پوری ہوئیں۔ ایک انصاف پسند کے لئے، ایک روحانی لحاظ سے بینا آنکھ رکھنے والے کے لئے یہی ایک پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی بہت بڑی دلیل ہے۔

تین دن بعد 20رفروری آنے والی ہے۔ آج میں اس حوالے سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اپنے الفاظ میں بیان کردہ کچھ اقتباسات پیش کروں گا جو روحِ حق سے مشرّف ہونے کے حوالے سے آپ کی ذات میں پیشگوئی پورے ہونے پر روشنی ڈالتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو 1914ء میں اللہ تعالیٰ نے خلافت کے منصب پر فائز فرمایا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں پیشگوئی مصلح موعود کی تمام باتیں اس وقت بھی لوگوں کو پوری ہوتی نظر آتی تھیں اور علمائے جماعت اور افراد جماعت کی اکثریت یہ سمجھتی تھی کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں۔ لیکن حضرت مصلح موعود نے خود اس بات کا اعلان نہ کیا یہاں تک کہ 1944ء کا سال آیا۔ یعنی آپ کے خلافت کے تیس سال پورے ہو گئے۔ اس کے بعد آپ نے اپنی ایک رؤیا کی بناء پر اعلان کیا کہ مَیں ہی مصلح موعود ہوں۔ یہ بھی فرمایا کہ میری طبیعت کے لحاظ سے یہ مجھ پر بڑا گراں گزرتا ہے، بڑا بوجھ ہے کہ یہ اعلان کروں اور رؤیا کا سارا حوالہ بھی تفصیل سے بیان کروں۔ بلکہ آپ نے یہ بھی کئی جگہ فرمایا ہے کہ اپنی طبیعت کے لحاظ سے مَیں اپنی رؤیا اور الہامات بتانے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتا ہوں لیکن بعض حالات کی وجہ سے بعض بتانے بھی پڑتے ہیں۔ بہرحال آپ کو پہلے بھی جماعت کے افراد کی طرف سے، علماء کی طرف سے کہا جاتا تھا کہ آپ اعلان کریں کہ آپ مصلح موعود ہیں لیکن آپ یہی فرماتے رہے کہ اعلان کی ضرورت نہیں۔ اگر مَیں مصلح موعود ہوں اور پیشگوئی مجھ پر پوری ہو رہی ہے تو ٹھیک ہے کسی دعوے کی کیا ضرورت ہے۔ لوگوں کو جواب دیتے ہوئے آپ نے ایک دفعہ یہ بھی فرمایا کہ اُمّت مسلمہ میں مجددین کی جو فہرست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دکھانے کے بعد شائع ہوئی ہے ان میں سے کتنے ہیں جنہوں نے دعویٰ کیا ہو۔ آپ فرماتے ہیں کہ مَیں نے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا ہے کہ مجھے تو اورنگ زیب بھی اپنے زمانے کا مجدد نظر آتا ہے مگر کیا اس نے کوئی دعویٰ کیا ہے؟ عمر بن عبدالعزیز کو مجدد کہا جاتا ہے۔ کیا ان کا کوئی دعویٰ ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ پس غیر مامور کے لئے دعویٰ ضروری نہیں۔ دعویٰ صرف مامورین کے متعلق پیشگوئیوں میں ضروری ہے۔ غیر مامور کے صرف کام کو دیکھنا چاہئے۔ اگر کام پورا ہوتا نظر آجائے تو پھر اس کے دعویٰ کی کیا ضرورت ہے۔ اس صورت میں تو وہ انکار بھی کرتا جائے تو ہم کہیں گے کہ وہی اس پیشگوئی کا مصداق ہے۔ اگر عمر بن عبدالعزیز مجدد ہونے سے انکار بھی کرتے تو ہم کہہ سکتے تھے کہ وہ اپنے زمانے کے مجدد ہیں کیونکہ مجدد کے لئے کسی دعوے کی ضرورت نہیں۔ دعویٰ صرف اُن مجددین کے لئے ضروری ہے جو مامور ہوں۔ ہاں جو غیر مامور اپنے زمانے میں گرتے ہوئے اسلام کو کھڑا کرے، دشمن کے حملوں کو توڑ دے، اسے چاہے پتا بھی نہ ہو ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ مجدد ہے۔ ہاں مامور مجدد وہی ہو سکتا ہے جو دعویٰ کرے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا۔

آپ فرماتے ہیں پس میری طرف سے مصلح موعود ہونے کے دعویٰ کی کوئی ضرورت نہیں اور مخالفوں کی ایسی باتوں سے ہمیں گھبراہٹ کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔ اس میں کوئی ہتک کی بات نہیں۔ اصل عزت وہی ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے چاہے دنیا کی نظروں میں انسان ذلیل سمجھا جائے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کے راستے پر چلے تو اس کی درگاہ میں وہ ضرور معزز ہوگا اور اگر کوئی شخص جھوٹ سے کام لے پھر اپنے غلط دعوے کو ثابت بھی کر دے اور اپنی چستی یا چالاکی سے لوگوں میں غلبہ بھی حاصل کر لے تو خدا تعالیٰ کی درگاہ میں وہ عزت حاصل نہیں کر سکتا اور جسے خدا تعالیٰ کے دربار میں عزت حاصل نہیں ہے وہ خواہ ظاہری لحاظ سے کتنا معزز کیوں نہ سمجھا جائے اس نے کچھ کھو یا ہی ہے، حاصل نہیں کیا اور آخر ایک دن وہ ذلیل ہو کر رہے گا۔

آپ فرماتے ہیں کہ پس دینی و دنیوی کاموں میں ہمیشہ سچ اختیار کرو۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص

خدا کے لئے نقصان اٹھاتا ہے وہ دراصل فائدے میں رہتا ہے۔ پس ایک اصولی بات بھی اس سلسلے میں آپ نے بیان فرمادی کہ جس سچائی کے ساتھ خدا تعالیٰ ہے، جس کو اللہ تعالیٰ سچا سمجھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت سے بھی ظاہر ہو جاتی ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ اس کے لئے دعویٰ یا اعلان کیا جائے۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ چاہے کہ اعلان ہو تو اس کا اعلان بھی ہو جاتا ہے۔ پس اگر کسی کو پرکھنا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق کام یعنی دین کا کام کر رہا ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو پھر اسے خدا تعالیٰ کی تائیدات کے حوالے سے پرکھنا چاہئے۔ لیکن بہر حال جیسا کہ مَیں نے بیان کیا تھا کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو کہا کہ دعویٰ کریں تو پھر آپ نے اعلان بھی کر دیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اب واضح کر دیا ہے اور اب میں اعلان بھی کرتا ہوں کہ میں ہی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق ہوں۔ اس اعلان پر جہاں ایک طرف تو افراد جماعت خوش تھے وہاں غیر مبائعین جو تھے انہوں نے اعتراض بھی شروع کر دیئے۔ چنانچہ 1945ء کے جلسہ سالانہ کی دوسرے دن 27 ؍تاریخ کی تقریر میں آپ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے خاص طور پر مولوی محمد علی صاحب کے بیان کے حوالے سے بیان فرمایا۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ’’جب سے میں نے مصلح موعود ہونے کا اعلان کیا ہے مولوی محمد علی صاحب نے ویسے ہی اعتراض کرنے شروع کر دیئے ہیں جیسے مولوی ثناء اللہ صاحب کیا کرتے تھے۔ میں خواب یا الہام سناتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے اِعلام کی بناء پر اعلان کرتا ہوں لیکن مولوی محمد علی صاحب نہ تو مقابل پر کوئی خواب یا الہام پیش کرتے ہیں اور نہ ہی وہ پیش کر سکتے ہیں کیونکہ وہ سارا زور لگا کر اپنا تیس سال پرانا ایک الہام پیش کر سکے ہیں۔ مگر وہ بھی واقعات کی رو سے غلط نکلا۔ پس جب الہام ہوا ہی نہیں تو الہام پیش کیسے کریں۔ اب سوائے اعتراضوں کے ان کے پاس کوئی چیز نہیں۔ اگر وہ اعتراض بھی نہ کریں تو مقابلہ کیسے کریں۔ حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ کے دشمن اس بات کا تو انکار نہیں کر سکتے تھے کہ الہام ہوتا ہی نہیں کیونکہ ان سے پہلے انبیاء کو الہام ہوتا تھا اور وہ اس بات کے قائل تھے۔ اس لئے ان انبیاء کا انکار کرنے والے اس بات کا انکار نہ کر سکتے تھے کہ الہام کوئی چیز نہیں ہے۔ اپنی بات کو درست ثابت کرنے کے لئے اور انبیاء کا مقابلہ کرنے کے لئے یہ کہتے تھے کہ ان کے الہام خود ساختہ ہیں۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں نے بھی یہی کہا کہ ان کے الہام خود ساختہ ہیں۔ اگر عیسائیوں اور یہودیوں کا یہ قول درست تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی نعوذ باللہ خود ساختہ تھی۔ اللہ تعالیٰ کی غیرت کا تقاضا یہ تھا کہ وہ ان کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر الہام کر دیتا تا مفتریوں کی قلعی کھل جاتی (اور واضح ہو جاتا۔) لیکن اللہ تعالیٰ کا ان کو الہام سے محروم رکھنا بتاتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی حق پر تھے اور آپ کے دشمن یہودی اور عیسائی ناحق پر تھے۔ اسی طرح آج مولوی محمد علی صاحب یہ کہتے ہیں کہ میرے الہام جھوٹے ہیں لیکن کیوں اللہ تعالیٰ ان کو میرے مقابل پر سچے الہام نہیں کر دیتا تا دنیا پر واضح ہو جائے کہ مولوی صاحب حق پر ہیں اور مَیں ناحق پر ہوں۔‘‘

آپ فرماتے ہیں کہ ’’حیرت کی بات ہے کہ ایک شخص دن رات اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو گمراہ کرے اور دن رات اس کے بندوں کو فریب اور دغا بازی سے غلط راستے کی طرف لے جائے لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کو غیرت نہ آئے۔ اگر اللہ تعالیٰ کو غیرت نہیں آتی تو اس کی وجہ سوائے اس کے یقیناً اَور کوئی نہیں کہ اللہ تعالیٰ یہ جانتا ہے کہ مولوی صاحب اس کے قرب سے بہت دور ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو الہام نہیں کیا۔ پس سچائی کے مقابلے پر ابتدا سے انکار ہوتا رہا ہے۔ یہ سلسلہ ابتدا سے چلتا آیا ہے اور چلتا چلا جائے گا‘‘۔ (انوار العلوم جلد نمبر 18 صفحہ 241-240)۔ یعنی سچائی کے مقابلے پر مخالفین کا سلسلہ۔

پس اعتراض کرنے والے اعتراض تو ہمیشہ کرتے چلے آئے ہیں لیکن اس کو رَدّ کرنے کے لئے مقابل پر کوئی چیز پیش نہیں کرتے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہہ سکتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر اپنے الہام یا خوابیں یا رؤیا پیش کرتے ہیں کیونکہ ان کو پتا ہے کہ پکڑ ہوگی۔

اب مَیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض الہامات اور کشوف و رؤیاء کا ذکر کرتا ہوں جو آپ نے اپنے مصلح موعود ہونے کے اعلان کے موقع پر بیان فرمائے تھے۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ’’سب سے پہلی چیز جو اس منصب کی طرف اشارہ کرتی ہے وہ میرا ایک الہام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں مجھے ہوا اور میں نے جا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتا دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو اپنے الہامات کی کاپی میں لکھ لیا۔ وہ الہام میں نے بارہا سنایا ہے۔ (آپ لوگوں کو بتا رہے ہیں) پہلے میں اسے صرف خلافت کے متعلق سمجھتا تھا لیکن اب میرا ذہن اس طرف منتقل ہوا ہے کہ اس الہام میں میرے اس منصب کی طرف اشارہ تھا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے ملنے والا تھا۔ وہ الہام یہ تھا کہ

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تیرے متبعین کو تیرے منکروں پر قیامت تک غالب رکھے گا‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’اس میں ایک لطیف اشارہ ہے۔ (ایک بہت باریک اشارہ ہے) جو پیشگوئی کے پورا ہونے کی ترتیب پر دلالت کرتا ہے اور وہ یہ کہ یہ وہ الہام ہے جو حضرت مسیح ناصری کو ہوا اور جس کا قرآن کریم میں بھی ذکر آتا ہے مگر وہاں یہ الفاظ ہیں۔ وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ (آل عمران: 56)۔ اور یہاں یہ الہام ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت مسیح ناصری کا دعویٰ موسوی سلسلہ کی آخری نبوت کا تھا اور اس قسم کے دعوے کے متعلق پہلے لوگوں کی مخالفت ضروری ہوتی ہے۔ پھر ایک لمبے عرصے کے بعد وہ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں لیکن مصلح موعود کی پیشگوئی کے مورد کو چونکہ اللہ تعالیٰ پہلے خلیفہ بنانا چاہتا تھا اور خلیفہ کو معاً (فوری طور پہ) بنی بنائی جماعت مل جاتی ہے اس لئے یہاں جَاعِلُ الَّذِیْنَ والے حصے کی ضرورت نہیں تھی۔ حضرت مسیح کے عہدہ والا نبی تو جب بھی لوگوں کے سامنے اپنا دعویٰ پیش کرتا ہے لوگ اسے سنتے ہی کہنے لگ جاتے ہیں۔ جھوٹا جھوٹا۔ کوئی ابوبکرؓ جیسی صفت رکھنے والا انسان ہو اور اس نے مان لیا تو یہ علیحدہ بات ہے ورنہ عام طور پر ایسا نبی جب اپنی نبوت کا اعلان کرتا ہے ساری دنیا اسے جھوٹا قرار دینے لگ جاتی ہے۔ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ابتدا میں صرف تین لوگ ایمان لائے لیکن خلیفہ کو پہلے دن ہی ایک جماعت مانتی ہے۔ پس اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔ فرما کر اللہ تعالیٰ نے اس طرف اشارہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ تم کو ایک دن بنی بنائی جماعت دے دے گا اور پھر اس جماعت کا تعلق تمہارے ساتھ مضبوط کرتا چلا جائے گا یہاں تک کہ ایک دن وہ تمہاری جماعت ظلّی طور پر کہلائے گی اور کچھ لوگ تمہارے مخالف بھی ہوں گے مگر تمہاری بیعت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ قیامت تک تمہارے منکروں پر غلبہ دے گا اور یہ غلبہ تمہارے امام بنتے ہی شروع ہو جائے گا۔ اور جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ والے حصے کی ضرورت نہیں ہوگی کہ تم انتظار کرو کہ لوگ کب ایمان لاتے ہیں یا اکثر لوگ مخالفتیں کریں، فتوے لگائیں، مضحکہ اڑائیں، تحقیر و تذلیل کی کوشش کریں، مٹانے اور برباد کرنے کی تدبیریں کریں اور دنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک طوفان مخالفت امڈ آئے بلکہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بنی بنائی جماعت کے اکثر حصہ کو تیرے (یعنی مصلح موعود کو) سپرد کر دے گا اور جس دن یہ جماعت تیرے سپرد ہوگی اسی دن سے تجھے ماننے والوں کا تیرے مخالفوں پر غلبہ شروع ہو جائے گا‘‘۔

آپ فرماتے ہیں ’’چنانچہ دیکھ لو ایسا ہی ہوا۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی جماعت کو تو تین سو سال کے بعد غلبہ حاصل ہوا لیکن یہاں اللہ تعالیٰ نے جس وقت خلافت کے مقام پر مجھے کھڑا کیا اس کے چند ہفتوں کے اندر ہی وہ لوگ جو میرے بالمقابل کھڑے ہوئے تھے اور میرے عُہدہ کے منکر تھے یعنی پیغامی، اللہ تعالیٰ نے ان پر مجھے اور میرے ساتھیوں کو غلبہ دینا شروع کر دیا اور یہ غلبہ خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ پیغامی آج کہہ رہے ہیں کہ ایک خواب پر انحصار کیا گیا‘‘ (یعنی وہ رؤیا جس کی بنیاد پہ آپ نے مصلح موعود ہونے کا اعلان کیا تھا کہ اس پر انحصار کر کے آپ کہتے ہیں کہ مصلح موعود ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’حالانکہ وہ بھی خواب نہیں کیونکہ اس میں الفاظ ہیں۔ مگر یہ الہام جو میں نے اوپر لکھا ہے یہ تو الہام ہے اور چالیس سالہ پرانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ مَیں ایک جماعت کا امام ہوں گا۔ کچھ حصہ میری مخالفت کرے گا۔ اکثر میرے ساتھ مل جائیں گے اور انہیں اللہ تعالیٰ قیامت تک دوسروں پر غلبہ دے گا (جو خلافت کے ساتھ وابستہ رہیں گے۔) جو فرمایا کہ تیرے ماننے والوں کو تیرے کافروں پر اللہ تعالیٰ قیامت تک غلبہ دے گا اس میں اسی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک دن مجھے ظلّی طور پر نبیوں کا یعنی مسیح ناصری اور مسیح محمدی کا نام دینے والا ہے کیونکہ خلیفہ کی جماعت اس کی زندگی تک ہوتی ہے۔ وفات کے بعد صرف نبیوں کی جماعت یا ان کے اظلال کی جماعت چلتی ہے۔ اسی طرح کَفَرُوْا کے الفاظ نے بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے کہ خلافت کے بعد مجھے ایک اور رتبہ ملنے والا ہے جو بعض نبیوں کے ظل کے طور پر ہوگا۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ۔‘‘ (خطباتِ محمود۔ جلد 25 صفحہ 87 تا 89)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’دوسرے مجھے ایک کشف ہوا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہی مَیں نے دیکھا تھا وہ بھی اسی مقام پر دلالت کرتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ میں اس کمرے سے نکل رہا ہوں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رہتے تھے اور باہر صحن میں آیا ہوں۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف رکھتے ہیں۔ اس وقت کوئی شخص یہ کہہ کر مجھے ایک پارسل دے گیا ہے کہ یہ کچھ تمہارے لئے ہے اور کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ہے۔ کشفی حالت میں جب میں اس پارسل پر لکھا ہوا پتا دیکھتا ہوں تو وہاں بھی مجھے دو نام لکھے ہوئے نظر آتے ہیں اور پتا اس طرح درج ہے کہ محی الدین اور معین الدین کو ملے‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’مَیں کشف میں سمجھتا ہوں کہ ان میں سے ایک نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے اور دوسرا نام میرا ہے۔ اس وقت چونکہ میں بچہ تھا اور حضرت محی الدین صاحب ابن عربی کا نام میں نے سنا ہوا نہیں تھا، صرف اورنگ زیب کے متعلق میں جانتا تھا کہ ان کا نام محی الدین تھا۔ اس لئے میں نے اس وقت سمجھا کہ محی الدین سے مراد مَیں ہوں اور حضرت معین الدین چشتی چونکہ ہندوستان میں ایک مشہور بزرگ گزرے ہیں اس لئے میں نے سمجھا کہ معین الدین سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ لیکن بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ

حضرت محی الدین صاحب ابن عربی بھی ایک بہت بڑے بزرگ ہوئے ہیں تو میں نے سمجھا کہ محی الدین سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جنہوں نے دین کو زندہ کیا اور معین الدین سے مراد مَیں ہوں جس نے دین کی اعانت کی۔ پس دین کو زندہ کرنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور دین کی نصرت اور اعانت کرنے والا مَیں ہوں جیسے ماں بچہ جنتی ہے اور دایہ دودھ پلاتی ہے۔''

(خطباتِ محمود۔ جلد 25 صفحہ 90-89)

پھر تیسرا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ''تیسرا الہام جو مجھے اسی رنگ میں ہوا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد۔ وہ یہ ہے کہ اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُکۡرًا (سبا:14)۔ کہ اے آل داؤد تم اللہ تعالیٰ کے شکر کے ساتھ اس کے احکام پر عمل کرو۔ اس الہام کے ذریعہ اِعۡمَلُوۡۤا کہہ کر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے منشاء پر پوری طرح عمل کرنے کا حکم دیا ہے اور آل داؤد کہہ کر اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام سے مشابہت دی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد خلیفہ ہوئے تھے اور ان کے بیٹے بھی تھے۔''

آپ فرماتے ہیں: ''مجھے یاد ہے اس وقت یہ الہام اتنے زور سے ہوا کہ کتنی دیر تک مجھ پر اس الہام کے نازل ہونے کی کیفیت تازہ رہی اور یہ الہام اتنا واضح تھا کہ باوجودیکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت فوت ہو چکے تھے جب میں اپنے بعض ہم عمروں سے سیر میں اس کا ذکر کر رہا تھا (تو) یکدم میرے ذہن سے آپ کی وفات کا خیال نکل گیا اور مجھے جوش پیدا ہوا کہ میں دوڑ کر جاؤں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جا کر اس کا ذکر کروں۔'' (خطباتِ محمود۔ جلد 25 صفحہ 90)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''چوتھی شہادت اس رؤیا کی تصدیق (جو رؤیا اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود ہونے کی دکھائی) میرا یہ کشف ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیت الدعا میں بیٹھا دعا کر رہا ہوں کہ یکدم مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ابراہیم تھے۔ پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ اس امّت میں اَور بھی کئی ابراہیم ہوئے ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اول کے متعلق بتایا گیا کہ آپ بھی ابراہیم ہیں اور آپ کا نام مجھے ابراہیم اَدھم بتایا گیا۔ اَدھم ایک بادشاہ تھے جو بادشاہت کو چھوڑ کر تصوف کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ پس مجھے بتایا گیا کہ حضرت خلیفہ اول ابراہیم ادھم ہیں۔ پھر مجھے بتایا گیا کہ ایک ابراہیم تم بھی ہو۔'' (خطباتِ محمود۔ جلد 25 صفحہ 90)

پھر پانچویں شہادت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''پانچویں شہادت جو اس بارے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے قریب مجھے ملی یہ ہے کہ میں نے ایک دفعہ رؤیا میں دیکھا کہ ایک گھنٹی بجی ہے اور اس کی آواز ایسی ہے جیسے پیتل کا کوئی کٹورا ہو اور اسے کسی چیز سے ٹھکوریں تو اس میں سے ٹن کی آواز پیدا ہوتی ہے اس گھنٹی میں سے بھی ٹن کی آواز آئی مگر وہ آواز ایسی سُریلی اور لطیف ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ سارے جہان کی موسیقی کی لذات اس میں بھر دی گئی ہیں۔ یہ آواز بڑھتی گئی، بڑھتی گئی یہاں تک کہ تمام جَوّ میں متشکل ہو کے ایک فریم بن گئی۔ (آسمان پر پھیل گئی۔ فضا میں پھیل گئی اور ایک فریم کی شکل میں آ گئی۔) جیسے تصویر کا فریم ہوتا ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ اس فریم میں ایک تصویر نمودار ہوئی جو کسی نہایت ہی حسین اور خوبصورت وجود کی ہے۔ پھر وہ تصویر ہلنی شروع ہوئی اور تھوڑی دیر کے بعد یکدم اس میں سے کود کر ایک وجود میرے سامنے آ گیا جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ وہ خدا کا فرشتہ ہے اور اس نے مجھے کہا کہ آؤ میں تم کو سورۃ فاتحہ کا درس دوں۔

چنانچہ اس نے مجھے سورۃ فاتحہ کا درس دینا شروع کر دیا اور دیتا گیا، دیتا گیا، دیتا گیا یہاں تک کہ وہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کی تفسیر شروع کرنے لگا تو کہنے لگا کہ آج تک جتنے مفسر ہوئے ہیں ان سب نے مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ تک تفسیر لکھی ہے لیکن میں تمہیں اس کے آگے بھی تفسیر بتاتا ہوں چنانچہ اس نے ساری سورۃ فاتحہ کی تفسیر مجھے پڑھا دی۔ جب میری آنکھ کھلی تو رؤیا میں اس فرشتے نے جو باتیں مجھے بتائی تھیں ان میں سے کچھ باتیں مجھے یاد تھیں لیکن مَیں نے ان کو نوٹ نہ کیا اور بعد میں میں خود بھی ان کو بھول گیا۔ جب صبح میں نے اپنی اس رؤیا کا حضرت خلیفہ اوّل سے ذکر کیا اور یہ بھی کہا کہ خواب میں فرشتے نے جو باتیں بتائی تھیں ان میں سے بعض آنکھ کھلنے پر مجھے یاد تھیں لیکن صبح اٹھنے پر وہ میرے ذہن میں سے نکل گئیں تو حضرت خلیفہ اول خفا ہو کر کہنے لگے کہ تم نے اتنا علم ضائع کر دیا۔ ان کو نوٹ کر لینا چاہئے تھا۔''

فرماتے ہیں کہ ''مگر وہ دن گیا اور آج کا دن آیا سورۃ فاتحہ سے خدا تعالیٰ ہمیشہ ہی مجھے نئے نئے نکات سمجھاتا ہے۔ چنانچہ اب بھی اس رؤیا کے بعد جب میں نے توجہ کی کہ جماعت کی اصلاح اور اسلامی نظام کی فوقیت ثابت کرنے کے لئے کون سا واضح پروگرام ہو سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے سورۃ فاتحہ سے ہی ایک نہایت واضح اور مکمل پروگرام بتایا جس پر چل کر اسلام ایسی ترقی حاصل کر سکتا ہے کہ دشمن اس کو دیکھ کر حیران رہ جائے اور اسلامی تمدّن کی فوقیت کا اعتراف کئے بغیر اس کے لئے کوئی چارۂ کار نہ رہے۔ اس پروگرام کے مطابق ان تمام غلطیوں کا بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ازالہ ہو سکتا ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمان نظامِ اسلام اور اس کے تمدّنی احکام کو سمجھنے میں کر چکے ہیں۔ (جو غلطیاں بعد میں مسلمانوں نے کی تھیں) اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ کے ذریعہ سے ہی مجھے سمجھا دیا اور اس رؤیا کی اصل تعبیر یہ تھی کہ میرے قوائے باطنیہ میں سورۃ فاتحہ کا علم خصوصاً اور فہم قرآن کا عموماً رکھ دیا گیا ہے جو وقتاً فوقتاً الہام باطنی کے ساتھ ضرورت کے مطابق ظاہر ہوتا رہے گا۔'' (خطباتِ محمود۔ جلد 25 صفحہ 92-90)

پھر آپ نے یہ بھی بیان فرمایا کہ جس وقت جماعت میں اختلاف پیدا ہوا، اللہ تعالیٰ نے مجھے الہاماً بتایا کہ لَنُمَزِّقَنَّھُمۡ۔ ہم ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ اس وقت یہ لوگ (جو جماعت کو چھوڑ کر گئے تھے) اپنے آپ کو 95 فیصد کہا کرتے تھے مگر اب ان کی کیا حالت ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس پیشگوئی کے مطابق حقیقت میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ چنانچہ خواجہ کمال الدین صاحب نے اپنی وفات سے پہلے لکھا کہ مرزا محمود نے ہمارے متعلق جو الہام شائع کیا تھا وہ بالکل پورا ہو گیا ہے اور ہم واقعہ میں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں۔''

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے متعدد دفعہ مجھ پر اپنے غیب کو ظاہر کر کے اس پیشگوئی کو سچا کر دیا ہے کہ مصلح موعود خدا تعالیٰ کی روح حق سے مشرّف ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نشانات ہیں جو اس نے میرے ذریعہ سے ظاہر فرمائے ہیں''۔ یہ آپ فرماتے ہیں اور پیشگوئی کی تو لمبی تفصیل ہے۔

بہرحال آئندہ دنوں میں جماعتوں میں اس پیشگوئی کے حوالے سے جلسے بھی ہوں گے افراد جماعت کو ان میں زیادہ سے زیادہ شامل ہونا چاہئے۔ ایم ٹی اے پر بھی پروگرام آ رہے ہیں، انہیں سننا چاہئے تا کہ اس پیشگوئی کا گہرائی میں علم بھی ہو۔ اس پیشگوئی میں بیشمار نشانات ہیں۔ بلکہ بعض نے پچاس، پچپن، ساٹھ نکالے ہیں۔ آپ نے جو خصوصیات بیان کی ہیں اور اس پیشگوئی کی جو تفصیلات بیان ہوئی ہیں وہ تمام نشانات جو ہیں بڑی شان سے حضرت مصلح رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں پورے ہوئے ہیں۔

بقیہ رپورٹ دورہ کینیڈا از صفحہ نمبر 20

اور مسلمانوں کے یہاں مقبول ہونے کے حوالہ سے آپ کا اپنا کیا تاثر ہے؟ کیا یہاں کے لوگوں کا اسلام کے بارہ میں خوف کم ہوگا؟

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** نے

فرمایا: میں تو صرف آپ کے سیاسی لیڈروں سے ملا ہوں۔ وہ تو مذہب کے معاملہ میں لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔ ان میں سے اکثر جماعت سے واقف ہیں۔ ابھی تک جتنے لیڈرز سے ملا ہوں انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور ان کو علم ہے کہ انہیں جماعت احمدیہ سے کوئی خطرہ نہیں۔ ہماری جماعت ہر طرح سے کینیڈین معاشرے کا حصہ ہے۔ اور ہم جس ملک میں سکونت اختیار کرتے ہیں تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کہ 'وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے' پر عمل کرتے ہیں۔ تو اگر ہم اس تعلیم سے لوگوں کو آگاہ کریں تو میرا نہیں خیال کہ ان کو اسلام کے بارہ میں کوئی شکوک وشبہات ہوں گے۔

☆ **ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کا وقت یہاں کیسا گزرا؟ کیا آپ کو یہاں آکر خوشی ہوئی اور کیا آپ اپنی جماعت سے مطمئن ہیں؟**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** نے

فرمایا: میں جب بھی کہیں جاتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ افرادِ جماعت ترقی کر رہے ہیں اور جماعت ترقی کر رہی ہے اور لوگ اسلام کی صحیح تعلیمات پر عمل کر رہے ہیں تو مجھے خوشی ہوتی ہے۔ جب میں دیکھتا ہوں کہ اب ہماری یہاں مسجد بھی ہے اور موقع بھی کہ اسلام کی سچی اور صحیح تعلیمات لوگوں تک پہنچائی جائیں تو مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے اور میری دعا ہے کہ یہ لوگ پہلے سے بڑھ کر ترقی کرتے چلے جائیں۔

☆ **ایک جرنلسٹ نے عرض کیا کہ کیا آپ اپنے احباب جماعت کو لائیڈ منسٹر آنے کی حوصلہ افزائی کریں گے؟**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** نے

فرمایا: اگر یہاں پر ملازمتیں ہیں تو پھر میں ضرور یہاں آنے کے لئے کہوں گا۔ ہم نے سالوں پہلے اپنے احباب جماعت کو سسکاچیوان آنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اسی وجہ سے یہاں اب جماعت قائم ہے ورنہ یہاں جماعت نہ ہونے کے برابر تھی۔ سسکاٹون میں اب جماعت ایک ہزار سے اوپر ہے اور ریجائنا میں تین سو سے کچھ زائد ہیں اور اسی طرح لائیڈ منسٹر اور بعض چھوٹے قصبوں میں جماعتیں قائم ہیں۔ تو اگر لوگوں کے پاس ملازمتوں کے مواقع ہوں گے تو وہ ضرور آئیں گے۔ اور ہمیں تو اس بات کی ضرورت ہے کہ ہر جگہ احمدی ہوں تا کہ وہاں کے باشندے اسلام پر صحیح طریق پر عمل ہوتا دیکھ سکیں۔

☆ **ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ آئندہ سال یا آئندہ پانچ سالوں میں لائیڈ منسٹر اور مغربی کینیڈا میں اپنی جماعت کا کیا مستقبل دیکھتے ہیں؟**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** نے

فرمایا: جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں کہ اگر ہم حقیقی مسلمان ہیں اور اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرتے ہیں تو ہماری جماعت میں نہ صرف مہاجرین کے ذریعہ اضافہ ہوگا بلکہ یہاں کے مقامی لوگ بھی اس پیغام کو قبول کرنے والے ہوں گے۔ ہمارا کام تبلیغ کرنا ہے اور اسلام کی صحیح تعلیمات کو لوگوں تک پہنچانا ہے اور جب لوگوں کو یہ اچھا پیغام ملتا ہے تو ان میں سے بعض قبول بھی کر لیتے ہیں۔ جو مذہب کی طرف رجحان رکھتے ہیں وہ ان سچی تعلیمات قبول کر لیتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر پانچ دس سال نہیں مگر آخرکار کینیڈین لوگوں کی ایک بڑی تعداد اسلام کا سچا پیغام قبول کر لے گی جو کہ محبت، امن اور آشتی کا پیغام ہے۔ کیا آپ کو یہ پیغام پسند نہیں؟

اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ مجھے بھی یہ پیغام پسند ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ کو یہ پیغام پسند ہے تو

پھر آپ قبول کیوں نہیں کر لیتے؟

☆ **ایک جرنلسٹ نے عرض کیا کہ کیا آپ لائیڈ منسٹر کے رہنے والوں سے کچھ کہنا چاہیں گے؟**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** لائیڈ منسٹر ایک چھوٹا قصبہ ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہاں کی آبادی تیس ہزار ہے اور اکثر لوگ ایک دوسرے سے واقف ہیں یا وہ جانتے ہیں کہ ان کے پڑوس میں کیا ہو رہا ہے۔ مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جس شخص نے یہ قصبہ آباد کیا تھا اس نے کہا تھا کہ سوائے سفید فام لوگوں کے اور کسی قوم کے لوگ یہاں نہیں آئیں گے۔ مگر اب یہاں مختلف تہذیبوں اور ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی آباد ہیں۔ تو ہم سب کو مل کر پُرامن طریق سے رہنا چاہئے اور ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے تا کہ یہ قصبہ ایک مثالی جگہ بن جائے جس کی پیروی کرتے ہوئے باقی لوگ بھی امن و امان سے رہ سکیں۔ ایک بڑے شہر کا ماحول تبدیل کرنا مشکل ہوتا ہے لیکن ایک چھوٹے علاقہ میں یہ ممکن ہے۔ مگر اس کا دارومدار یہاں کے لوگوں پر ہے۔ اور یہ چھوٹے علاقہ کے باسیوں کی صفت ہوتی ہے کہ وہ ایک دوسرے سے زیادہ محبت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں۔ اگر میں کبھی بھی کینیڈا میں منتقل ہوا تو کسی چھوٹے علاقہ میں رہنا پسند کروں گا۔

اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ کیا آپ لائیڈ منسٹر میں رہنا پسند کریں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ قبول کر لیں تو لائیڈ منسٹر میں بھی قیام کر سکتا ہوں۔

....

یہ پریس کانفرنس دو بجکر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔ اس کے بعد پروگرام کے مطابق لائیڈ منسٹر اور ایڈمنٹن کی مجالس عاملہ، جماعتی عہدیداران اور ڈیوٹی دینے والے کارکنان نے درج ذیل دس گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

1۔ نیشنل مجلس عاملہ لائیڈ منسٹر
2۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ لائیڈ منسٹر
3۔ مجلس عاملہ انصار اللہ لائیڈ منسٹر
4۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ایڈمنٹن ایسٹ
5۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ایڈمنٹن ویسٹ
6۔ قافلہ ڈرائیورز Prairie سیکشن
7۔ حفاظت خاص ٹیم Prairie سیکشن
8۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ Prairie ریجن
9۔ نیشنل پبلک ریلیشن ٹیم

10۔ بیت الامان مسجد کی تعمیر میں کام کرنے والے رضا کار

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الامان تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد احباب جماعت مسجد کے بیرونی احاطہ میں جمع ہو گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں روانگی سے قبل اجتماعی دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے مرزا اختر صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ موصوف نے لائیڈ منسٹر کے دورہ کے دوران اپنا گھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائش کے لئے پیش کیا تھا۔ لیکن اس کے استعمال کی ضرورت پیش نہیں آئی تھی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ ہوٹل Meridian Inn تشریف لے آئے۔

آج پروگرام کے مطابق لائیڈ منسٹر Lloyd Minister سے واپس سسکاٹون (Saskatoon) کے لئے روانگی تھی۔ پروگرام کے مطابق تین بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیامگاہ سے باہر تشریف لے آئے۔ حضور انور نے دعا کروائی اور قافلہ کی سسکاٹون کے لئے روانگی ہوئی۔ مقامی پولیس نے لائیڈ منسٹر شہر کی حدود سے باہر تک قافلہ کو Escort کیا۔ اس کے بعد موٹروے پر سفر شروع کیا۔ لائیڈ منسٹر سے سسکاٹون کا فاصلہ 295 کلومیٹر ہے۔ قریباً سوا تین گھنٹے کے سفر کے بعد جب قافلہ سسکاٹون شہر کی حدود میں داخل ہوا تو سسکاٹون شہر کی مقامی پولیس نے قافلہ کو Escort کیا۔

سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل Marriott تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے اپارٹمنٹ تشریف لے گئے۔

بعد ازاں آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے Prairie Land سنٹر میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

مہمانوں کے تاثرات

مسجد بیت الامان کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا گہرا اثر ہوا۔ بہت سارے مہمان تاثرات اور جذبات کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

ان میں سے چند مہمانوں کے تاثرات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

☆ تقریب میں شامل مہمان **جان گورملی (John Gormley) صاحب جو ریڈیو پر ایک پروگرام کے میزبان ہیں** اور انہوں نے تقریب کے آغاز میں ایڈریس بھی کیا۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرے خیال میں خلیفۃ المسیح نے مسجد کے کردار کے حوالہ سے بہت سے اہم نکات پیش کئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسجد صرف عبادات ہی کے لئے نہیں بلکہ کمیونٹی کے جمع ہونے کی بھی جگہ ہے۔ اور جماعت احمدیہ اس حوالہ سے بہت کام کر رہی ہے۔ جب بھی کوئی دہشتگردی کا واقعہ ہوتا ہے تو جماعت احمدیہ ہی سب سے پہلے آپس کے تعلقات بڑھانے اور مختلف مذاہب کو اکٹھا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

موصوف نے کہا: مجھے خلیفۃ المسیح کا انٹرویو لینے کا بھی موقع ملا۔ میں خلیفۃ المسیح کے علم اور بصیرت سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ خلیفۃ المسیح نہ صرف بڑے شہروں کے مسائل سے واقف ہیں بلکہ چھوٹے چھوٹے قصبوں کے مسائل سے بھی بخوبی آگاہ ہیں۔

موصوف نے کہا: میں خلیفۃ المسیح کی قیامِ امن اور یکجہتی کے لئے کی جانے والی کوششوں سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ ان کا کہنا ہے کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ جماعت احمدیہ کے لوگ پوری طرح معاشرے کا حصہ ہیں اور جہاں کہیں بھی آباد ہیں وہاں بھرپور طور پر لوگوں میں گھل مل گئے ہیں۔ جہاں بھی جماعت کے لوگ ہیں وہ وہاں کی کمیونٹی کو مضبوط کرنے کی کوشش میں لگے ہوتے ہیں۔

☆ **ڈاکٹر مائیکل ڈائیچک (Dr. Michael Diachuk) صاحب لائیڈ منسٹر کی ایجوکیشنل کمیونٹی کے** لئے کام کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کو دیکھنے کا یہ میرا پہلا موقع تھا۔ اس سے قبل میں نے CBC پر ان کا انٹرویو دیکھا تھا۔ مجھے یہاں آ کر بے انتہا خوشی ہوئی ہے۔ خلیفۃ المسیح نے جو پیغام دیا ہے اس میں رحم، نرمی اور عاجزی ہی نظر آئی ہے۔ انہوں نے ہمیں دعوت دی کہ ہم جماعت احمدیہ کو قریب سے دیکھیں اور جانیں کہ وہ کس طرح معاشرہ کا حصہ ہیں۔ میں نے خود بھی کئی احمدی احباب کے ساتھ مل کر کام کیا ہے اور آج مجھے وہی جھلک یہاں نظر آئی ہے۔ اگر آپ مغربی کینیڈا کی کمیونٹی کو دیکھیں تو جو کام جماعت احمدیہ کر رہی ہے یہ نہایت اہم کام ہے۔ اور مغربی کینیڈا کے بارہ میں اکثر لوگوں کا تاثر یہ ہے کہ ہم زیادہ تنگ نظر ہیں۔ لیکن یہاں پر اچھے لوگ بھی ہیں۔ خلیفۃ المسیح کا یہاں موجود ہونا بھی ظاہر کرتا ہے کہ ساری دنیا ایک ہی کمیونٹی ہے۔

موصوف نے کہا: میرے خیال میں یہاں آج تک کوئی اس بلند پائے کا مذہبی رہنما نہیں آیا اور ہمارے شہر کو اس بات کی قدر کرنے کی ضرورت ہے کہ خلیفہ جن چیزوں کی طرف توجہ دلا رہے ہیں ہم ان پر عمل کریں اور ہر طرح سے لوگوں کو یہاں خوش آمدید کہیں۔

☆ اس تقریب میں شامل **ایک مہمان ڈیرل رائٹ (Darrel Wright) صاحب** نے حضور انور کے خطاب کے حوالہ سے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرے خیال میں ہماری کمیونٹی میں ایسی آواز کا ہونا ضروری ہے۔ اور یہ لائیڈ منسٹر کا اعزاز ہے کہ اسے اتنی عظیم شخصیت کی میزبانی کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ میرے لئے اور یہاں پر موجود دوسروں کے لئے اسلامی تعلیمات کے متعلق جاننے کا یہ بہترین موقع تھا۔ مغربی ممالک میں اور مغربی کینیڈا میں اسلام کے بارہ میں بعض منفی تصورات پائے جاتے ہیں اور خلیفۃ المسیح نے اسی موضوع پر روشنی ڈالی ہے۔ خلیفۃ المسیح کا پیغام تمام کینیڈین لوگوں کے لئے ہے کہ مذہب کے بارہ میں انسان کو روشن خیال ہونا چاہئے اور ان کو سمجھنا چاہئے کہ لوگوں میں مختلف مزاج ہوتے ہیں اور مذہبی تنظیموں کا اپنا مفاد بھی ہو سکتا ہے اور مذہب اور مفاد دونوں بعض دفعہ مل جاتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ لوگ اس بارہ میں جانیں۔

☆ اس تقریب میں شامل **ایک مہمان شیرل کراس (Cheryl Cross) صاحب** نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مسلمان کمیونٹی کے لئے یہ ایک عظیم دن ہے۔ انہوں نے بہت محنت سے تمام انتظامات کئے اور یہ پروگرام یہاں منعقد کیا۔ خلیفۃ المسیح کا بیان نہایت سادہ اور واضح الفاظ میں تھا جس کی وجہ سے ان کا پیغام بآسانی سمجھ میں آ جانے والا تھا۔

☆ **ایک مہمان رچرڈ براؤن (Richard Brown) صاحب** نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ لائیڈ منسٹر کے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ خلیفۃ المسیح یہاں تشریف لائے۔ جو لوگ یہاں موجود تھے ان کو خلیفۃ المسیح کی موجودگی کی اہمیت کا اندازہ ہو گیا تھا۔ لیکن جو لوگ یہاں نہیں آ سکے ان کو شاید ابھی اندازہ نہیں ہوا کہ یہاں کتنا بڑا پروگرام منعقد ہوا۔ شاید کچھ دن بعد انہیں اندازہ ہو۔ میرے خیال میں اسلام کے متعلق جاننے کے لئے یہ ایک زبردست موقعہ تھا۔ اور لائیڈ منسٹر کے لئے اعزاز کی بات ہے کہ انہیں خلیفۃ المسیح کی میزبانی کرنے کا موقع ملا۔

☆ **ایک اور مہمان انتھونی ہنڈرسن (Anthony Henderson) صاحب** نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح نے اس بات پر بہت زور ڈالا اور توجہ دلائی کہ مسلمان امن کا پرچار کرتے ہیں اور مساجد بھی یہی پیغام دیتی ہیں۔ مسجدیں سب کے لئے

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

عبادت کا مرکز ہیں اور سب کے لئے کھلی ہیں۔ موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں خلیفۃ المسیح کا یہ خطاب بار بار سننے کی ضرورت ہے تا کہ لوگ اسے سمجھ سکیں۔ میں نے قرآن کا مطالعہ بھی کیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ عام طور پر مسلمان انتہا پسند نہیں ہیں۔

☆ **سابق منسٹر برائے امیگریشن اینڈ ڈیفنس جیسن کینی** (Jason Kenny) صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: لائیڈ منسٹر میں جماعت احمدیہ ایک چھوٹی جماعت ہے لیکن بہت بڑھ چڑھ کر کام کرتی ہے اور اسلام کا روشن چہرہ دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ اس وقت جو دنیا کے حالات ہیں اور انتہا پسندی کے بارہ میں غلط تصورات ہیں کہ اسلام انتہا پسندی کی اجازت دیتا ہے ایسی صورتحال میں جماعت احمدیہ ایک اکسیر کی سی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ وہ اسلام ہے جو کینیڈا کی تہذیب کے عین مطابق ہے اور امن کا ضامن ہے۔ اور میرے خیال میں مسجد کا افتتاح اور خلیفۃ المسیح کا دورہ اس پورے علاقہ کے لئے علم میں اضافہ کا باعث ہوگا اور لوگوں کے سامنے اسلام کا خوبصورت چہرہ پیش کرے گا۔

موصوف نے کہا: خلیفۃ المسیح کے خطاب سے بھی ظاہر تھا کہ جماعت کا اس ملک کی اقدار سے کسی قسم کا کوئی تضاد نہیں ہے بلکہ جماعت ہر موڑ پر ہمارے ملک کی مدد کرتی ہے۔ احمدی محب وطن ہیں اور معاشرہ میں مثبت اثرات ڈالتے ہیں۔

موصوف نے کہا: آج کے خطاب میں خلیفۃ المسیح نے ان تمام منفی تصورات کا جواب دیا جو لوگوں کے دلوں میں اسلام اور مسجد کے بارہ میں آسکتے ہیں۔ مسجد کا افتتاح ایک نہایت مثبت قدم ہے اور ہماری مذہبی آزادی کی اقدار عین اس کے مطابق ہیں۔

موصوف نے کہا: میں خلیفۃ المسیح کو بڑی اچھی طرح جانتا ہوں اور متعدد دفعہ لندن میں ان سے ملاقات کر چکا ہوں۔ آج کا دن لائیڈ منسٹر کے لئے عظیم دن ہے۔ جماعت بڑے بڑے شہروں میں تو پھیل رہی ہے اور وہاں کام کر رہی ہے لیکن جو افراد اور گھرانے یہاں آباد ہیں وہ بھی اس معاشرے میں اچھائی پھیلا رہے ہیں۔

☆ **ایک مہمان اینا گسٹاک** (Anna Gustack) **صاحبہ** نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں نے سنا تھا کہ اسلام امن پسند مذہب ہے لیکن جو کچھ خبروں میں نظر آتا ہے اور جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے وہ تو بالکل اس کے برعکس ہے۔ مگر آج خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر مجھے بہت حوصلہ ہوا ہے۔ مجھے خلیفہ کی شخصیت میں امن ہی امن نظر آیا۔ انہوں نے بڑی وضاحت سے اپنے اور جماعت کے عقائد بیان کئے۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم اس پیغام کو فروغ دیں اور دنیا کو بتائیں کہ مسلمان کس طرح معاشرے اور دنیا کو بہتر بنا رہے ہیں۔

موصوفہ نے کہا: مجھے بے حد خوشی ہے کہ میں آج کے پروگرام میں شامل ہوئی۔ اور مجھے خلیفہ کی یہ بات بھی بہت اچھی لگی جو لوگ آج یہاں پروگرام میں شامل ہو رہے ہیں وہ نہایت دلیر اور نڈر ہیں۔ یہ میرے لئے بہت اعزاز کی بات ہے۔

☆ **سسکاچوان کی Legislative Assembly کے ممبر کولین ینگ** (Colleen Young) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں خلیفۃ المسیح کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ خلیفۃ المسیح دنیا کو اور اس کے مسائل کو بخوبی سمجھتے ہیں اور لوگوں کی اچھائی کو دیکھتے ہیں کہ اگر ہم مل کر کام کریں گے تو سب کے لئے ایک بہتر دنیا بنا سکتے ہیں۔ میرے بہت سے دوست ہیں جن کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے اور انہوں نے یہاں کی کمیونٹی میں بہت سے اچھے کام کئے ہیں اور بہت سے کام رضاکارانہ طور پر انجام دیئے ہیں۔

موصوف نے کہا: خلیفۃ المسیح ایک نہایت عاجز اور نرم دل انسان ہیں۔ میرے خیال میں خلیفۃ المسیح کے اس دورہ کا یہاں بہت اثر ہوگا۔ خلیفۃ المسیح کا یہاں اس چھوٹے سے علاقہ میں آنا اور نئی مسجد کا افتتاح کرنا اور جماعت احمدیہ کے 50 سال ہونے پر ہمارے ساتھ شامل ہونا ہماری خوش نصیبی ہے۔

☆ **ایک مہمان رفات سعید** (Raffath Sayeed) **صاحب** نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کو دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی خاص طور پر کہ وہ چھوٹی جگہ تشریف لائے ہیں۔ اس کی وجہ سے ہمیں توجہ بھی ملی ہے اور ہمارے شہر میں نور بھی آیا ہے کمیونٹی میں بھی اور ایمان میں بھی۔ حضور سے اچھائی نکلتی محسوس ہو رہی تھی۔ روحانیت اور مذہبی ہونے میں بہت بڑا فرق ہے۔ کبھی دونوں آپس میں نہیں ملتے لیکن حضور میں روحانیت اور مذہب دونوں یکساں نظر آئے۔

☆ **لائیڈ منسٹر کے نئے منتخب شدہ میئر جیرالڈ آلبرز** (Gerald Aalbers) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرے لئے بڑے فخر کی بات ہے کہ میں لائیڈ منسٹر کی نمائندگی کر رہا ہوں۔ خلیفۃ المسیح سے ملنا میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب امن اور امید کا تھا۔ اس خطاب نے سب کو یکجا کر دیا۔ میرے خیال میں معاشرے میں مذہب ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس لئے خلیفۃ المسیح کا خطاب خاص اہمیت کا حامل ہے۔

....

میڈیا کوریج

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لائیڈ منسٹر کے دورہ کے دوران ٹی وی ریڈیو چینلز اور اخبارات نے مسجد بیت الامان کے افتتاح کے حوالہ سے کوریج دی اور اس سارے علاقہ میں جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔ جن ٹی وی ریڈیو چینلز اور اخبارات میں اس حوالہ سے خبریں نشر ہوئیں ان کا اختصار کے ساتھ ذیل میں ذکر ہے۔

☆ **لائیڈ منسٹر کا سب سے اہم ٹیلی ویژن چینل** Newscap TV News نے ایک فوٹیج نشر کی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو نماز پڑھاتے دکھایا گیا۔ اسی طرح جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لائیڈ منسٹر سے روانگی ہوئی اس کی ویڈیو بھی نشر ہوئی۔ اس کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مسجد بیت الامان کے افتتاحی پروگرام میں خطاب کو اپنی main bulletin میں دکھایا۔ اس کے ذریعہ 17 ہزار لوگوں تک خبر پہنچی۔

☆ **لائیڈ منسٹر کے سب سے بڑے اخبار** The Meridian Booster نے بھی اپنی آن لائن اخبار اور باقاعدہ شائع ہونے والی اخبار میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لائیڈ منسٹر کے دورہ اور مسجد بیت الامان کے افتتاح کے حوالہ سے خبریں شائع کیں۔ اس اخبار کو پڑھنے والوں کی تعداد 15 ہزار سے زائد ہے۔

☆ **لائیڈ منسٹر کا سب سے اہم ریڈیو چینل** The Goat Radio نے بھی اس حوالہ سے ایک آرٹیکل شائع کیا جس کے ذریعہ پانچ ہزار لوگوں تک پیغام پہنچے گا۔

☆ Vermilion Alberta **کے سب سے بڑے اخبار** The Vermilion Standard نے بھی اس حوالہ سے آن لائن اور پرنٹ اخبار میں خبر شائع کی۔ اس کے ذریعہ اڑھائی ہزار لوگوں تک پیغام پہنچا۔

چنانچہ **اللہ تعالیٰ کے فضل سے لائیڈ منسٹر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے باعث 39 ہزار 5 صد سے زائد کینیڈین لوگوں تک پیغام پہنچا۔**

....

7 نومبر 2016ء بروز سوموار

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سات بجے Prairie Land سنٹر میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Prairie Land سنٹر تشریف لائے جہاں فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

فیملی ملاقاتیں

آج صبح کے اس سیشن میں 62 خاندانوں کے 232 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز Lloyd Minister اور Edmonton سے آئی تھیں۔ لائیڈ منسٹر سے آنے والی فیملیز 240 کلومیٹر اور ایڈمنٹن (Edmonton) سے آنے والی فیملیز 560 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

ان بھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والوں میں ایک Indigenous فیملی میاں بیوی بھی شامل تھے۔ ان کا تعلق کینیڈا کے قدیم قبائل سے ہے۔ ان کو کینیڈا کی First Nation اور Aboriginal بھی کہا جاتا ہے۔

یہ ملاقات کرنے والی فیملی سسکاٹون سے 450 کلومیٹر دور کے علاقہ سے سفر کرکے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آئی تھی۔

Aboriginal's کے اس علاقہ میں چند سال قبل ایک مخلص احمدی دوست مکرم منیر صدیق صاحب ہائی سکول میں ٹیچر تھے۔ موصوف نے اپنے اعلیٰ اخلاق اور کردار اور محبت سے ان لوگوں کے دل جیتے۔ اس علاقہ میں ہر چھوٹا بڑا 'منیر صدیق صاحب' سے بہت پیار اور اخلاص کا اظہار کرتا جس کا مظاہرہ منیر صدیق صاحب کی اچانک وفات پر سامنے آیا۔ منیر صدیق صاحب حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے تھے۔

ان کی وفات پر قریباً ساٹھ Indigenous افراد ان کے جنازہ میں شرکت کے لئے 560 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے سسکاٹون آئے۔ پھر جب مرحوم کا جنازہ ٹورانٹو لایا گیا تو بھی ان کے چند نمائندے اڑہائی تین ہزار کلومیٹر سے زائد کا سفر طے کرکے ٹورانٹو مرحوم کی بیوہ اور بچوں سے ملنے کے لئے آئے اور اپنی کمیونٹی کی جانب سے ایک رقم تالیف قلب کے طور پر مرحوم کی بیوہ کو پیش کی۔

بعد ازاں انہوں نے اپنے مخصوص علاقہ میں بھی مرحوم کی وفات کے حوالے سے ایک پروگرام بنایا جس میں جماعت کو بھی مدعو کیا۔ اس طرح مکرم منیر صدیق صاحب مرحوم کے اعلیٰ اخلاق، کردار اور محبت و پیار اور دینی اقدار کی وجہ سے ان قدیم باشندوں کے جماعت کے ساتھ بڑے مفید رابطے اور تعلقات قائم ہوئے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر پینتالیس منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چھ بجکر پچاس منٹ پر Prairie Land سنٹر تشریف لے آئے۔ جہاں یونیورسٹیز اور کالجز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ علیحدہ علیحدہ نشستیں تھیں۔

....

یونیورسٹیز اور کالجز کی طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نشست

سات بجے طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نشست شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ سکینہ وجاہت صاحبہ نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ نائلہ انور صاحبہ نے پیش کیا۔

اس کے بعد "علم کی فرضیت" کے حوالہ سے عزیزہ ثنا خان صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ پیش کی۔ جس کا انگریزی ترجمہ عزیزہ ثانیہ ناصر صاحبہ نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ نتاشہ رحمٰن صاحبہ نے "قرآن کریم کی رُو سے حضرت موسیٰ کے زمانے کے فرعون" کے عنوان پر ایک پریزنٹیشن دی۔

موصوفہ نے بتایا کہ کینیڈا میں ہر سال ستمبر کے مہینہ میں سائنس کے علوم کی ترویج کے لئے مختلف تقریبات کی جاتی ہیں۔ اس سال جماعت احمدیہ کینیڈا کے پچاس سالہ جوبلی کی وجہ سے جماعت نے بھی "سائنس اور قرآن کریم" پر نمائش منعقد کی۔ اس میں سے دو عناوین پیش خدمت ہیں۔

☆ **پہلا عنوان حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں فرعون کے بارہ میں ہے۔** حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قوم کو فرعون کی ظالمانہ حکومت سے نجات دلانے کے لئے ہجرت کرنے کو کہا۔ جس کی مخالفت میں فرعون اور اس کے ساتھیوں نے آپ علیہ السلام کا تعاقب کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھیوں کو تو بچالیا مگر فرعون کو غرق کر دیا۔

تاریخ دان کہتے ہیں کہ یہ فرعون (RamessesII) 1279BC تا 1300BC یا اس کا بیٹا Merneptah (چار سال کا دور تھا) ہوگا۔ ان دونوں کی mummies 1881 اور 1898 میں بالترتیب دریافت ہوئیں۔ ان دونوں کی mummies قاہرہ کے میوزیم میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں پندرہ سو سال پہلے بتا دیا تھا کہ فرعون کا جسم محفوظ رہے گا۔ قرآن کریم کے علاوہ یہ بات کسی اور کتاب میں نہیں پائی جاتی۔ اس کا ذکر قرآن

کریم کی سورۃ یونس کی آیت 93 میں آیا ہے۔ ’’پس آج کے دن ہم تجھے تیرے بدن کے ساتھ نجات بخشیں گے تا کہ تُو اپنے بعد آنے والوں کے لئے ایک عبرت بن جائے۔‘‘

1975ء میں ایک فرانسیسی ڈاکٹر Maurice Bucaille نے ایک تحقیق کی اور ثابت کیا کہ Merneptah کی موت طبعی موت نہیں تھی بلکہ وہ ڈوب کر مرا تھا۔ اس وقت اس کو قرآن کریم کی اس پیشگوئی کا کوئی علم نہیں تھا۔ جب اسے معلوم ہوا کہ قرآن کریم میں یہ پیشگوئی تھی تو اس نے عربی زبان سیکھی اور بعد میں وہ مسلمان ہوگیا۔ 1976ء میں اس ڈاکٹر نے ایک کتاب The Bible, The Quran and Science لکھی۔ جس میں اس نے ثابت کیا کہ قرآن اور سائنس میں کوئی تضاد نہیں ہے جبکہ بائبل میں تضاد پایا جاتا ہے۔

☆**بعد ازاں دوسری presentation نائلہ چوہدری صاحبہ نے قرآن کریم میں دوسمندروں کے ملائے جانے کی پیشگوئی کے بارے میں پیش کی۔** موصوفہ نے بتایا کہ قرآن کریم میں سورۃ الرحمن کی آیات 21-20 اس پیشگوئی کا اس طرح ذکر ہے کہ ’’وہ دوسمندروں کو ملادے گا جو بڑھ بڑھ کر ایک دوسرے سے ملیں گے۔ (سرِ دست) اُن کے درمیان ایک روک ہے (جس سے) وہ تجاوز نہیں کرسکتے۔‘‘

اس نئے دور میں بالکل ایسا ہی ہوا کہ دوسمندروں کو ملایا گیا۔ 1859 سے 1869 کے دوران سوئز کنال Suez Canal اور 1903 تا 1914 کے دوران Panama Canal کے بننے سے دنیا نے سمندروں کو ملتے دیکھا۔ اس طرح قرآن کریم کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ پھر اللہ تعالیٰ سورۃ الفرقان کی آیت 54 میں بھی فرماتا ہے کہ ’’اور وہی ہے جو دوسمندروں کو ملادے گا۔ یہ بہت میٹھا اور یہ سخت کھارا (اور) کڑوا ہے اور اُس نے ان دونوں کے درمیان ایک روک اور جدائی ڈال رکھی ہے جو پاٹی نہیں جاسکتی۔‘‘

جدید دور کی سائنس نے یہ دریافت کیا ہے کہ جہاں سمندر ملتے ہیں وہاں پر ایک روک اور جدائی پائی جاتی ہے۔ قرآن کریم میں بیان شدہ حقیقت Mediterra-nean اور Atlantic کے جوڑ پر واضح طور پائی جاتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآنی پیشگوئیاں بڑے واضح طور پر پوری ہوئی ہیں۔ پندرہ سو سال قبل آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں انسان ایسی باتیں سوچ بھی نہیں سکتا تھا جو قرآن کریم میں بیان کی گئی ہیں۔

☆ **اس کے بعد سدرہ حق صاحبہ نے جو یونیورسٹی آف سسکاچیوان میں دوسرے سال کی میڈیکل طالبہ ہیں دمہ (Asthma) پر تحقیق پیش کی۔**

موصوفہ نے بتایا کہ دمہ ہمارے پھیپھڑوں پر اثر کرتا ہے۔ دمہ بچوں میں زیادہ ہوتا ہے جبکہ بڑوں میں بھی ہو جاتا ہے۔ 4 تا 11 سال کی عمر کے بچوں میں 16% فیصد بچوں کو دمہ ہوتا ہے جبکہ بڑوں میں 9% فیصد تک ہوتا ہے۔ کینیڈا میں تیس لاکھ لوگوں کو دمہ کی تکلیف ہوتی ہے اور ہر سال تقریباً اڑہائی سو افراد دمہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ دمہ میں سانس کی دشواری، سینہ کی تنگی اور صبح یا شام کو زیادہ کھانسی ہوتی ہے۔ اکثر اوقات اس کی وجہ معلوم نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کا مکمل علاج معلوم ہے۔ اگرچہ ہم علامات کو دیکھ کر پرہیز کے ذریعہ اس کو بڑھنے سے بچا سکتے ہیں۔ اس کا وقتی علاج Puffers یا Nebulizers سے کیا جاتا ہے یا بعض دفعہ لمبے عرصہ تک کے لئے دوائیاں دی جاتی ہیں۔

دمہ کا سدّ باب ایک اور طریقہ سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق جن ماؤں نے حمل کے دوران Fish Oil کھایا تھا ان کے بچوں میں دمہ کی بیماری 63% کم تھی۔ ایک تحقیق کے مطابق Fast Food، موٹاپا، زیادہ نمکین کھانے اور ہر روز 5 گھنٹہ ٹی وی دیکھنے کی وجہ سے دمہ کی شکایت ہونے کا خدشہ زیادہ ہوتا ہے۔ جبکہ زیادہ پھل اور سبزیاں، وٹامن ای (E) اور سی (C)، اومیگا 3 Omega، فیٹی ایسڈ، میگنیزیم اور antioxidant کھانے کی وجہ سے دمہ میں بہت حد تک کمی واقع ہوجاتی ہے۔ اس کے علاوہ گھر کی صفائی، پالتو جانور کو گھروں میں نہ رکھنے اور سیگرٹ نوشی سے پرہیز دمہ ہونے سے بچاتا ہے۔ اس کے علاوہ تحقیق سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ پریشانی سے بچنے، ذہنی سکون، یوگا کرنے سے دمہ کی تکلیف سے بچا جا سکتا ہے۔ اسی طرح نماز کی وجہ سے بھی دمہ کی تکلیف سے بچا جا سکتا ہے۔

مجلس سوال وجواب

☆**اس کے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ حال ہی میں کینیڈا میں physician assisted suicide کا قانون پاس ہوا ہے۔ ایک مسلمان کو اسلامی تعلیم کے مطابق کیا کرنا چاہئے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر اس سے مراد mercy killing ہے تو پھر یہ خودکشی تو نہیں ہے بلکہ ڈاکٹر مارتا ہے۔ یہ یورپ اور بعض دوسرے ملکوں میں ہوتا ہے کہ اگر ایک شخص لمبی بیماری میں ہے اور سخت تکلیف کاٹ رہا ہے اور اسے کوئی سنبھالنے والا نہیں ہے تو مریض کہتا ہے کہ مجھے مار دو۔ تو ڈاکٹر رحم کے نام پر اسے مار دیتے ہیں۔ لیکن اسلام میں اس کی اجازت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جتنی زندگی دی ہے اور جب تک سانس ہے تو زندہ رہنا چاہئے۔ لیکن بلا وجہ زندگی کو لمبا کرنا بھی درست نہیں ہے۔ اگر کوئی قومہ میں ہے تو بعض اوقات ڈاکٹرز Ventilator لگا کر اس کی زندگی کو لمبا کرتے ہیں۔ یہ زندگی تو ہے مگر کوالٹی آف لائف نہیں ہے۔ اس لئے اگر کوئی مجھ سے پوچھے تو میں کہہ دیتا ہوں کہ 48 گھنٹہ تک Ventilator لگا کر دیکھ لو۔ اُس کے بعد اللہ کی مرضی ہے۔ لیکن از خود انجیکشن دے کر یا کسی اور طریق سے مارنا غیر انسانی (Inhumane) ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں بوڑھوں کو گھروں میں نہیں رکھتے اور تنگ آ کر اولڈ ہاؤس میں چھوڑ دیتے ہیں۔ جب ان کے بچے انہیں چڑ کر جواب دیتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ اچھا پھر ہمیں مار دو۔ اور کیا ہو سکتا ہے؟ ماں باپ کی خدمت کرنا ہماری روایت ہے کہ ماں باپ کی خدمت کرنے کا اگلے جہان میں ثواب ملے گا۔

☆ **بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک طالبہ سے دریافت فرمایا کہ وہ کس یونیورسٹی میں پڑھ رہی ہیں اور کیا ان کی یونیورسٹی کا شمار کینیڈا کی پہلی دس یونیورسٹیوں میں ہوتا ہے؟ نیز سسکاچوان میں کل کتنی یونیورسٹیز ہیں؟**

اس پر طالبہ نے عرض کیا کہ وہ یونیورسٹی آف سسکاچوان میں پڑھ رہی ہیں جو ریٹنگ میں آخری نمبر پر آتی ہے۔ پہلی دس یونیورسٹیز میں زیادہ تر انٹاریو میں ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اگر یونیورسٹی آف سسکاچون پہلی دس بہترین یونیورسٹیوں میں نہیں آتی تو اس یونیورسٹی کے ڈگری ہولڈرز کو جماعت کا میڈل نہیں ملنا چاہئے۔ ہم تو صرف پہلی دس یونیورسٹیوں کو ہی دیتے ہیں۔

☆حضور انور کے دریافت فرمانے پر ایک طالبہ نے بتایا کہ سسکاچوان صوبہ میں دو یونیورسٹیز ہیں۔ ایک یونیورسٹی آف ریجائنا اور دوسری یونیورسٹی آف سسکاچیوان جو کہ سسکاٹون میں ہے۔ یونیورسٹی آف سسکاچوان میں تقریباً سارے ڈیپارٹمنٹ ہیں مگر جرنلزم، آرکیٹیکچر اور سوشل ورک یونیورسٹی آف ریجائنا سے ہوتا ہے۔

☆حضور انور کے دریافت فرمانے پر ایک طالبہ نے بتایا کہ یونیورسٹی آف سسکاچوان میں پچیس ہزار کے قریب طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ نیز اس یونیورسٹی سے ملحق کئی کالجز بھی ہیں جو چھوٹے شہروں میں ہیں اور بیچلر کی ڈگری دیتے ہیں۔

☆حضور انور کے دریافت فرمانے پر ایک اور طالبہ نے بتایا کہ یونیورسٹی آف ریجائنا میں دس ہزار طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس کے ایک دو کالجز بھی ہیں لیکن خاص شعبے یونیورسٹی کے مین کیمپس میں ہیں اور زیادہ تر پروفیشنل پروگرامز بھی مین کیمپس میں ہوتے ہیں۔

☆**ایک طالبہ نے عرض کیا کہ وہ سوشل ورک میں بیچلر کر رہی ہیں۔ کیا انہیں اس شعبہ میں ماسٹر کرنا چاہئے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر وقت ہے تو کرلیں۔ لیکن اگر اچھا رشتہ ہو جائے تو شادی کرلیں۔ جب اچھا رشتہ نہیں آتا تو اس وقت تک پڑھائی کرلیں لیکن جب رشتہ آجائے تو شادی کرلیں۔

☆اس کے بعد ایک لجنہ ممبر نے عرض کیا کہ وہ Early Childhood Education میں ڈپلومہ کر رہی ہیں اور ان کی تین بیٹیاں ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : بڑی اچھی بات ہے کہ ماں بیٹی اکٹھی ہی یونیورسٹی میں پڑھ رہی ہیں۔

☆ حضور انور کے استفسار پر ایک طالبہ نے بتایا کہ یونیورسٹی آف سسکاچوان میں احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن موجود ہے۔ یہاں 35 لڑکیاں ہیں جبکہ یونیورسٹی آف ریجائنا میں نہیں ہے کیونکہ وہاں صرف تین احمدی طلباء ہیں۔ نیز احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کی پریذیڈنٹ نے بتایا کہ وہ یونیورسٹی میں سیمینارز بھی کرتی ہیں اور نمائشیں وغیرہ بھی لگاتی ہیں۔

☆ حضور انور کے استفسار پر انہوں نے بتایا کہ حال ہی میں Behind the Veil کے موضوع پر سیمینار کیا گیا تھا جس میں ہم نے اسلام میں عورتوں کے حقوق پر بات کی تھی اور وہ بہت کامیاب ہوا تھا۔

☆**بعد ازاں ایک طالبہ نے سوال کیا کہ ویسٹرن سوسائٹی میں لوگوں کے ذہنوں میں یہ ہے کہ cousin marriage نہیں کرنی چاہئے کیونکہ اس سے بچوں میں genetically مسائل ہوجاتے ہیں۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : یہ جو ریسرچ کرتے ہیں وہ صرف مسلمانوں پر ہی کرتے ہیں۔ کیا ان کے ہاں genetics کے مسائل نہیں ہوتے۔ یہ مسائل تو کئی نسلوں میں چل رہے ہوتے ہیں۔ کہیں بھی آ کر کسی کو بھی مسئلہ ہو سکتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے جائز کہا ہے تو یہ نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ نے ظلم کیا ہو۔ ہمارے خاندان میں تو چار نسلوں سے cousin marriages ہو رہی ہیں مگر ابھی تک تو اللہ کا فضل ہی ہے۔

☆ **ایک طالبہ نے سوال کیا کہ اکثر جب زندگی میں مشکلات ہوتی ہیں تو دعا میں درد، جوش اور جنون ہوتا ہے۔ مگر جب آسانی آتی ہے تو خدا کا شکر تو پیدا ہوتا ہے لیکن دعا میں وہ درد جوش اور جنون نہیں رہتا۔ اس کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : خدا کا صحیح شکر بھی نہیں ہوتا۔ اگر صحیح شکر ہو تو یہی درد پیدا ہو جاتا ہے۔ لوگ جب کسی قریبی یا پیارے سے ملتے ہیں تو نہ چاہتے ہوئے بھی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ پیار زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی صحیح شکر گزاری ہو تو اس میں جوش پیدا ہو جانا چاہئے۔ حالات ایک جیسے تو نہیں رہتے۔ اس لئے اچھے حالات میں بھی اللہ کو یاد رکھنا چاہئے۔

☆ **ایک طالبہ نے سوال کیا جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ موسم کو تبدیلیوں سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ماحول کی (حفاظت) کی طرف توجہ دیں۔ لیکن جماعتی پروگراموں میں Recycling نہیں ہوتی اور سٹائروفوم Styrofoam کا بہت استعمال ہوتا ہے۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر گورنمنٹ نے تحریک چلائی ہوئی ہے کہ کلائمیٹ فرنڈلی (Climate Friendly) ہونا چاہئے تو گورنمنٹ اُن فیکٹریز کو کیوں نہیں بین (Ban) کردیتی۔ لیکن سٹائروفوم (Styrofoam) کا استعمال تو ویسے بھی غلط ہے۔ یہ زہریلی ہوتی ہے اس لئے اس کو استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

☆**اس پر لجنہ نے عرض کیا کہ ماحول کی حفاظت کے لئے کیا جماعت کو بھی کچھ کرنا چاہئے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلے آپ اپنی لجنہ کو توجہ دلائیں۔ ان سے برتن دھلوائیں۔ خدام الاحمدیہ یوکے نے اپنے اجتماع کے لئے سارے پلاسٹک کے برتن پاکستان سے ایک احمدی کی فیکٹری سے منگوائے تھے جو وہ استعمال کر رہے ہیں۔ یہ پلیٹیں ایک دو مرتبہ دھو کر ایک سال کے لئے استعمال ہو جاتی ہیں اور بعد میں اسے Recycle کر دیتے ہیں۔

☆**ایک طالبہ نے سوال کیا کہ آج کل مریخ پر جانے کی ریسرچ ہو رہی ہے کہ لوگوں کو مریخ پر جانا چاہئے۔ اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کہ کیا یہ انسانیت کی خدمت ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر انسان وہاں جا کر زندہ رہ سکتا ہے اور نارمل زندگی گزار سکتا ہے تو بے شک چلا جائے۔ کئی Planet ایسے ہیں جہاں آبادیاں ہیں۔ تو اگر انسان وہاں جا کر رہ سکتا ہے تو رہ لے۔ لیکن ابھی کون سا دنیا ختم ہو گئی ہے۔ ابھی تو رہنے کے لئے کینیڈا کا بھی ایک بہت بڑا حصہ پڑا ہوا ہے اس لئے مریخ پر جا کر رہنے کی کیا ضرورت ہے۔

☆**ایک طالبہ نے عرض کیا کہ کیا آپ سسکاٹون کی مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائیں گے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسجد کے افتتاح کے لئے تو نہیں آسکتا۔ مسجد کا افتتاح ہو جائے گا۔ دو مہینہ بعد دوبارہ آنا تو ممکن نہیں ہے۔ پھر کبھی اللہ نے موقع دیا تو آجائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

☆**ایک طالبہ نے سوال کیا کہ کینیڈا کی تاریخ میں یورپین لوگوں کی طرف سے Indigenous لوگوں پر بہت ظلم ہوا ہے جس کی وجہ سے انہوں نے اپنی ثقافت اور مذہبی عقائد کو کھو دیا اور یہ لوگ نشہ وغیرہ میں پڑ گئے اور پھر ان کی طرف سے تشدد میں بھی اضافہ ہو گیا۔ سسکاچیوان میں ان**

لوگوں کی بہت بڑی تعداد ہے۔ہم انہیں خدا اور اسلام کی طرف کس طرح بلا سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم ان کو اسلام کی صحیح تعلیم بتاؤ۔ آج صبح ہی مجھے ایک فیملی ملنے آئی تھی۔ ان کی اپنی روایات اور مذہب بھی ہے۔ ان لوگوں کو بتانا چاہئے کہ اسلام کیا کہتا ہے۔ اسلام تو ناانصافی نہیں کرتا۔ اس فیملی کا Head قرآن کریم پڑھ رہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں قرآن کریم کے بہت قریب آ گیا ہوں۔ کہتا ہے کہ عیسائیت نے ہم پر بڑے ظلم کئے ہیں۔ تو اگر آپ اسلام کی صحیح تعلیم بتائیں تو لوگ سمجھیں گے۔

ویسے تو جمہوریت اور انصاف کے بڑے نعرے مارے جاتے ہیں لیکن indigenous کے ساتھ بھی بعض جگہ پر discrimination ہوتی ہے۔ تو ان کے علاقوں میں جا کر اسلام کی تبلیغ کرنی چاہئے۔ افریقہ کے بارہ میں سمجھا جاتا ہے کہ وہاں تو سب افریقن ہیں اس لئے ایک دوسرے کو کچھ نہیں کہتے ہوں گے۔ لیکن وہاں بھی بعض جگہ پر discrimination ہوتی ہے۔ وہاں قبائلی نظام چلتا ہے اور Pygmy جو کہ چھوٹے قد کے لوگ ہوتے ہیں ان کو بڑی نفرت سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ لوگ مذہب کو نہیں مانتے اس لئے وہاں عیسائی بھی نہیں گئے۔ اب ہم نے وہاں جا کر تبلیغ شروع کی ہے اور ان کو پتہ لگنا شروع ہوا ہے اور ان میں سے کئی لوگ، سینکڑوں بلکہ ہزاروں احمدیت قبول کرنا شروع ہو گئے ہیں۔ بلکہ قرآن بھی پڑھ رہے ہیں۔ اسلام بھی سیکھ رہے ہیں۔ تو اگر صحیح طرح اسلامی تعلیم بتائی جائے اور ان کے ساتھ انصاف اور برابری کا سلوک کیا جائے تو وہ مان لیتے ہیں۔

☆ اس کے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ 1947ء میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ نے اقوامِ متحدہ میں فلسطین اور اسرائیل کی دو سٹیٹس کا ایک حل بتایا تھا جو ردّ کر دیا گیا تھا۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا اس مسئلہ کا کوئی ممکنہ حل ہے؟ مسلمان اس حوالہ سے کیا کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا کوئی حل نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ انصاف نہیں کر رہے۔ پہلے ایک حد بناتے ہیں اور اس کے بعد ہر چھ مہینہ یا سال بعد اُن کو ابال چڑھتا ہے اور کچھ نہ کچھ بڑھاتے چلے جا رہے ہیں اور فلسطین پر آہستہ آہستہ قبضہ ہوتا جا رہا ہے۔ ظلم تو نہیں رُک رہا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اسرائیلیوں کو یہی کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دوبارہ آباد کرے گا لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ اگر تم ظلم سے نہیں باز آؤ گے تو پھر تمہارے ہاتھ سے یہ ملک نکل جائے گا۔ دوسری طرف مسلمانوں کو یہ کہا ہے کہ تم ہتھیاروں سے اور بندوقوں سے نہیں جیت سکتے۔ اپنی اصلاح کرو۔ صحیح مسلمان بنو اور دعاؤں سے اور اپنے عمل سے ثابت کرو کہ تم حقیقی مسلمان ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں یہ ملک واپس کر دے گا۔ اس لئے اگر کسی وقت اس مسئلہ کے حل کا کوئی امکان ہے تو صرف ان مسلمانوں کے ذریعہ سے جو صحیح رستے پر چلنے والے ہوں گے۔ اگر احمدی چلتے رہیں گے تو ہو سکتا ہے کسی زمانہ میں احمدیت کے ذریعہ سے یہ ملک دوبارہ واپس مل جائے۔ لیکن اس وقت جو حالات ہیں ان میں تو مسلمان خود ظالم بنے ہوئے ہیں۔ ان حالات میں تو انہیں یہ ملک واپس نہیں ملے گا اور نہ ہی یہ تلوار کے زور سے ملنا ہے۔ پہلے بھی اسرائیل دو دفعہ تباہ ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہی بادشاہوں کے ذریعہ حملے کروا کر اسے تباہ کروایا ہے۔ اور اب جو ہونا ہے وہ ہتھیاروں سے نہیں ہونا وہ دعاؤں سے ہونا ہے۔

طالبات کی حضور انور کے ساتھ یہ نشست سات بج کر چالیس منٹ تک جاری رہی۔

....

یونیورسٹیز اور کالجز کے احمدی طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ نشست

بعد ازاں پروگرام کے مطابق سات بجکر پینتالیس منٹ پر یونیورسٹیز اور کالجز کے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نشست شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم ہبۃ اللہ صاحب نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزم وجاہت احمد صاحب نے پیش کیا۔

بعد ازاں نعمان حسن صاحب نے Cystic Fibrosis کے عنوان پر presentation دی۔ نعمان حسن صاحب نے ڈیپارٹمنٹ آف سائیکالوجی میں ماسٹرز کیا ہوا ہے اور اب وہ میڈیسن کے پہلے سال میں ہیں۔

موصوف نے اپنی presentation دیتے ہوئے بتایا کہ Cystic Fibrosis ایک بیماری ہے جس کی کوئی دوا نہیں بنی لیکن بعض دوائیں جو دی جاتی ہیں ان سے صرف symptoms پر اثر پڑتا ہے۔ اب synchrotron technology کو استعمال کر کے اس پر studies کی گئی ہیں۔ مگر اس کا تجربہ صرف جانوروں پر ہی کیا جا رہا ہے۔ فی الحال جانوروں پر تجربہ کر کے سیکھ رہے ہیں تا کہ بعد میں دواساز اداروں کو ادویات بنانے کے لئے دیا جا سکے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان کمپنیوں نے تو صرف پیسے کمانے ہوتے ہیں۔ آپ کی ریسرچ کا کیا نتیجہ آیا ہے؟ کیا یہ nano technology سکین کرنے کے لئے بھی استعمال ہو سکتی ہے؟

اس پر عزیزم نعمان صاحب نے عرض کیا کہ ابھی نتائج دیکھے جا رہے ہیں اور nano technology کے ذریعہ سکین کرنے کے بارہ میں سٹڈی نہیں کی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری ایشین خواتین میں Uterus Cystic Fibrosisi بہت عام ہے۔

اس پر نعمان صاحب نے عرض کیا کہ سب سے زیادہ Caucasian لوگوں میں پائی جاتی ہے اور اس کے بعد ایشین لوگوں میں اس کی ریشو (Ratio) زیادہ ہے۔

....

☆ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر ایک خادم مشرف نوید خان صاحب نے بتایا کہ انہوں نے organic chemistry میں پی ایچ ڈی کی ہوئی ہے اور اس وقت کینیڈا میں بطور post doctor fellow کام کر رہے ہیں۔

انہوں نے Organic Synthesis کے عنوان پر اپنی Presentation دی تھی۔ اس حوالہ سے انہوں نے بتایا کہ انہوں نے ایک نیا synthetic method بنایا ہے جو کہ Good American Journal میں شائع ہوا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ اس agro chemical کو سپرے کے ذریعہ استعمال کیا جاتا ہے یا کوئی اور طریق ہے؟

اس پر مشرف نوید خان صاحب نے عرض کیا کہ لیب میں ٹیسٹ کرنے کے لئے مائیکروپلیٹس ہوتی ہیں جن پر اس کمپاؤنڈ کو dissolve کر کے چیک کیا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ اس کیمیکل کے فوائد کیا ہیں؟ کیا اس کو anti-bacterial کہیں گے یا anti fungal؟

اس پر مشرف صاحب نے عرض کیا کہ اس پراسس کے مطابق oxodiozol بنایا گیا ہے جو کہ دوائیوں میں استعمال ہو سکتا ہے جن کو فنگس یا insects کے خلاف بھی استعمال کیا جا سکتا ہے جس کے نتیجہ میں فصلوں کی پیداوار بڑھانے میں مدد مل سکتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہاں تو خشک موسم ہے۔ کیا یہاں فصلوں میں فنگس آتی ہے؟

اس پر مشرف صاحب نے عرض کیا کہ یہاں پر کنولا اور mustard وغیرہ کی کافی پیداوار ہے اور ان فصلوں میں فنگس آنے کے امکانات ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر مشرف صاحب نے عرض کیا کہ انہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے ماسٹرز کیا تھا اور اس کے بعد جرمنی سے ماسٹرز کیا ہے۔ پھر یوکے سے پی ایچ ڈی کی تھی۔ اس کے پوسٹ ڈاکٹریٹ کی جاب یوکے میں کی اور اب کینیڈا میں کر رہے ہیں۔ لیکن مستقل جاب نہ ہونے کی وجہ سے کسی بھی ملک کا residence status نہیں مل سکا۔ اب وہ دوبارہ کوئی جاب تلاش کر رہے ہیں۔

....

☆ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ سسکاچوان کی یونیورسٹیز کی ranking اتنی اعلیٰ نہیں ہے۔ لیکن ہم نے میڈل دینے کا criteria بنایا ہوا ہے اس کے مطابق تو پہلے دس نمبر پر آنے والی یونیورسٹیوں کے طالبعلموں کو دیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے سسکاٹون یونیورسٹی کا تو کوئی طالبعلم میڈل نہیں لے سکتا۔ اس لئے اس کو بدلنا پڑے گا کہ ہر سٹیٹ کی پہلی یا پہلی دو یونیورسٹیوں کے طلباء میڈل حاصل کر سکتے ہیں۔

....

☆ اس کے بعد توصیف احمد خان صاحب نے بتایا کہ وہ بھی post doctorate fellowship کر رہے ہیں۔ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق 'شہد' پر ریسرچ کر رہے ہیں۔

موصوف نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل میں شہد کی مکھی کا ذکر کیا ہے۔ نیز قرآن کریم میں آیا ہے کہ شہد میں شفاء ہے۔ میری ریسرچ کا موضوع شہد اور چینی میں فرق دیکھنا ہے کہ آیا شہد چینی سے بہتر ہے یا نہیں؟ ابھی تو ڈاکٹرز یہی کہتے ہیں کہ شہد بھی چینی کی ہی ایک قسم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ چینی اور شہد میں فرق ہے۔ چینی لوگ بناتے ہیں اور شہد اللہ تعالیٰ کے الہام سے بنتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے پڑھا تھا کہ ایک آدمی جسے کینسر تھا اس نے sugar بالکل ختم کر دی۔ اپنی ہر چیز سے شوگر نکال دی اور وہ پچھلے دس سال سے survive کر رہا ہے اور اس کا کینسر بھی subside کر گیا ہے۔ اب مجھے نہیں پتہ کہ اس نے شہد استعمال کیا ہے یا نہیں۔ لیکن اس نے چینی کے ذریعہ اپنا کینسر کنٹرول کر لیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: Manuka honey کے بارہ میں کیا ریسرچ آئی ہے؟ آپ کو نیوزی لینڈ سے پتہ کرنا پڑے گا کیونکہ Manuka نیوزی لینڈ میں ہوتا ہے۔ وہ بڑے دعوے کرتے ہیں کہ اس شہد کی یہ یہ خاصتیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ڈنمارک سے بھی پتہ کریں۔ انہوں نے propolis پر ریسرچ کی تھی۔

اس پر توصیف خانصاحب عرض کیا کہ propolis پر پورے یورپ میں ہی ریسرچ ہو رہی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ویسے تو سارے یورپ میں ہو رہی ہے لیکن شروع ڈنمارک سے ہی ہوئی تھی۔ وہاں سے بھی پتہ کرنا چاہئے کہ انہوں کن اقسام پر ریسرچ کی ہے۔ ہمارے ایک البراکی صاحب بھی ہیں جو پہلے امریکہ میں تھے اور اب یہاں ٹورانٹو میں آ گئے ہیں۔ ان کا بیٹا بھی ریسرچ کر رہا ہے۔ ان کو بھی اپنی ریسرچ میں شامل کر لینا تھا۔ ان کا شہد کی مکھیوں کا بہت بڑا فارم بھی تھا۔

اس پر عزیزم توصیف صاحب نے عرض کیا کہ وہ ان کے ساتھ رابطہ میں ہیں۔ وہ اس بات پر ریسرچ کر رہے ہیں کہ شہد کی مکھیوں میں کمی کیوں واقع ہو رہی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ فصلوں پر کثرت کے ساتھ Insecticides استعمال ہو رہے ہیں۔ یہی اس کی بڑی وجہ ہے۔

☆ ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ insecticide کا شہد پر کوئی اثر پڑتا ہے؟ اس پر توصیف صاحب نے بیان کیا کہ شہد کی مکھی بڑی اچھی طرح سے impurities نکال دیتی ہے اس لئے اس کا شہد پر اثر نہیں پڑتا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا insecticides کا residual effect تو نہیں ہوگا لیکن جس فصل یا پھول پر insecticide spray کیا ہوا ہے وہاں شہد کی مکھی نے جا کر nectar تو لینا ہی ہوتا ہے۔ اس لئے بعض اوقات وہ شہد بنانے سے پہلے ہی مر جاتی ہیں۔ اس لئے تو مکھیاں مر رہی ہیں۔ تقریباً تیس فیصد فارمز ہیں تباہ ہو گئے ہیں۔ اور اس کی بڑی وجہ insecticides ہی ہیں۔

....

طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس آٹھ بجکر پچیس منٹ تک جاری رہی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تمام طلباء کو قلم عطا فرمائے اور حضور انور نے باری باری ہر طالبعلم سے دریافت فرمایا کہ وہ کس کلاس میں ہیں اور کیا پڑھ رہے ہیں، کون سا مضمون لیا ہوا ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آٹھ بجکر پینتالیس منٹ پر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سسکاٹون کی زیر تعمیر مسجد کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ سسکاٹون میں تعمیر ہونے والی یہ پہلی احمدیہ مسجد ہے۔ جماعت سسکاٹون نے اپنی مسجد کی تعمیر کے لئے 16 ایکڑ کا قطعہ زمین 1988ء میں خریدا

تھا۔ 2005ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ کینیڈا کے دوران 20 جون 2005ء کو اس قطعہ زمین کا معائنہ فرمایا تھا اور مسجد اور اس کمپلیکس کی تعمیر کے نقشہ جات بھی ملاحظہ فرمائے تھے۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قطعہ زمین پر بڑی خوبصورت اور وسیع و عریض مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ مسجد کے ساتھ جماعتی دفاتر، مشن ہاؤس، نمائش ہال، ملٹی پرپز ہال (جس میں Indoor کھیلوں کا بھی انتظام ہوگا) رہائشی حصہ، گیسٹ ہاؤس اور دیگر مختلف حصے بھی تعمیر ہو رہے ہیں۔ ایک بڑا وسیع و عریض کمپلیکس ہے۔

حضور انور نے تفصیل سے اس سارے کمپلیکس کا معائنہ فرمایا اور ساتھ ساتھ انتظامیہ سے مختلف امور دریافت فرماتے رہے۔ مسجد کا ایک بہت بڑا گنبد بھی ہے اور ایک بلند مینارہ بھی ہے جو ہر آنے جانے والے کو دور سے نظر آتا ہے۔ یہ مسجد مین روڈ کے قریب ہے اور روزانہ ہزاروں کی تعداد میں گزرنے والے مسافر اس مسجد کو دیکھتے ہیں۔

مسجد کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت مکرم بلال انور صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ بلال انور صاحب نے اپنا نیا گھر مسجد کے قریب ہی تعمیر کیا ہے اور انہوں نے سسکاٹون کے دورہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائش کے لئے اپنا گھر بھی پیش کیا تھا۔ لیکن اس کے استعمال کی ضرورت پیش نہیں آئی تھی۔

بعدازاں دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

8 نومبر 2016ء بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سات بجے Prairie Land سنٹر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ خواتین کے ہال میں تشریف لے گئے اور سب کو السلام علیکم کہا۔ خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔ پولیس نے نماز پر جاتے ہوئے اور واپس آتے ہوئے قافلہ کو Escort کیا۔

سسکاٹون سے روانگی اور کیلگری میں ورود مسعود

آج پروگرام کے مطابق سسکاٹون سے کیلگری کے لئے روانگی تھی۔ سسکاٹون جماعت کے مقامی احباب مرد و خواتین ہوٹل کے بیرونی حصہ میں جمع تھے۔ صبح ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ سے باہر تشریف لائے اور جماعتی عہدیداران سے گفتگو فرمائی۔ بعدازاں نو بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی اور قافلہ پولیس کے Escort میں ایئر پورٹ کے لئے روانہ ہوا۔ قریباً بیس منٹ کے سفر کے بعد دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئر پورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لاؤنج میں تشریف لے آئے۔

سسکاٹون سے کیلگری تک اس سفر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور قافلہ کے ممبران کے علاوہ 14 احباب کو سفر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جن میں امیر صاحب کینیڈا مع اہلیہ، نائب امیر ڈاکٹر اسلم داؤد صاحب، جنرل سیکرٹری صبیح ناصر صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ، نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ، سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ، صدر لجنہ اماء اللہ، سید عامر سفیر صاحب ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز، طارق ہارون ملک صاحب (رسالہ ریویو آف ریلیجنز)، بشیر احمد ناصر صاحب فوٹو گرافر، سید قمر سلیمان صاحب وکیل وقف نو تحریک جدید ربوہ، ڈاکٹر تنویر احمد صاحب آف امریکہ (موصوف ڈاکٹر صاحب اس سفر میں قافلہ کے ساتھ ڈیوٹی پر ہیں) شامل ہیں۔

گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔ ایئر کینیڈا کی پرواز AC8581، گیارہ بجکر بیس منٹ پر سسکاٹون سے کیلگری کے انٹرنیشنل ایئر پورٹ کے لئے روانہ ہوئی۔ ایک گھنٹہ پچیس منٹ کی پرواز کے بعد جہاز کیلگری کے وقت کے مطابق گیارہ بجکر پینتالیس منٹ پر کیلگری کے انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر اترا۔ (کیلگری کا وقت سسکاٹون سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے)۔

ایئر پورٹ پر پروٹوکول آفیسرز نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

مکرم ملک عبدالباری صاحب نائب امیر جماعت کینیڈا اور دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔

حکومت کی طرف سے نیشنل ممبر پارلیمنٹ Deepak Obrai صاحب، صوبہ البرٹا کے صوبائی ممبر پارلیمنٹ Graham Sucha صاحب اور صوبائی ممبر پارلیمنٹ Prab Gill صاحب بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ ان سبھی نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو بھی فرمائی۔

بعدازاں بارہ بجکر بیس منٹ پر ایئر پورٹ سے مسجد بیت النور کیلگری کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کے دس سے زائد موٹر سائیکل قافلہ کو Escort کر رہے تھے اور آگے اور دائیں بائیں چلتے ہوئے راستہ کلیئر کر رہے تھے۔

قریباً بیس منٹ کے سفر کے بعد بارہ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ''مسجد بیت النور'' کیلگری تشریف آوری ہوئی جہاں ہزاروں کی تعداد میں احباب جماعت نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔

استقبال کرنے والوں میں کیلگری کی مقامی جماعت کے علاوہ کینیڈا کی دوسری جماعتوں ٹورانٹو، سسکاٹون، ایڈمنٹن، وینکوور اور بعض دوسری جماعتوں کے علاوہ امریکہ کی مختلف جماعتوں سے آنے والے احباب بھی شامل تھے۔

جونہی حضور انور کی گاڑی مسجد بیت النور کے قریب پہنچی۔ ساری فضا نعرہ ہائے تکبیر، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، غلام احمد کی جے، خلافت احمدیہ زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد کے والہانہ اور پُرشگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ اھلاً و سھلاً و مرحبا کی آوازیں ہر طرف بلند ہو رہی تھیں۔ بچوں اور بچیوں کے گروپس خیر مقدمی گیت پیش کر رہے تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ مسجد کے سامنے والے حصہ میں خواتین کھڑی تھیں جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کے قریب پہنچے تو خواتین نے بڑے بھرپور انداز میں اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا اور شرف زیارت حاصل کیا۔

بعدازاں حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے ایک بار پھر سب کو السلام علیکم کہا اور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے مرکزی کچن کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور ڈائننگ ہال میں بھی تشریف لے گئے، بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں خواتین اپنے پیارے آقا کی زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کے بیرونی احاطہ میں تشریف لے آئے اور یہاں نصب مارکیز کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس پر منتظمین نے بتایا کہ ایک مارکی میں لنگر خانہ قائم کیا گیا ہے اور باقی دو مارکیز کھانا کھانے کے لئے استعمال ہوں گی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں کیلگری جماعت کے 42 خاندانوں کے 160 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملک سیریا سے آئے ہوئے ایک مہاجر خاندان نے بھی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ان سبھی احباب نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النور میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

کیلگری کا شہر کینیڈا کے صوبہ البرٹا (Alberta) میں دو دریاؤں Bow River اور Elbow River کے سنگم پر واقع ہے اور 1870ء سے آباد ہے۔ اس شہر کے گرد و نواح میں سرسبز و شاداب قطعات زمین اور شہر کے ایک طرف برف سے ڈھکی ہوئی راکی کوہسار (Rocky Mountains) کی چوٹیاں بہت خوبصورت منظر پیش کرتی ہیں۔

کیلگری میں جماعت کا قیام 1977ء میں ہوا اور 1978ء میں جماعت نے بطور مشن ہاؤس ایک چھوٹا سا مکان خریدا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جماعت کی ترقی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ابتدائی سالوں میں یہاں کیلگری کی جماعت کا سالانہ بجٹ صرف چند سو ڈالرز تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کیلگری نے یہاں پندرہ ملین ڈالرز کی لاگت سے ایک بہت خوبصورت، وسیع و عریض مسجد اور جماعتی سنٹر پر مشتمل ایک پورا کمپلیکس تعمیر کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے 2005ء کے دورہ کینیڈا کے دوران 18 جون 2005ء کو کیلگری میں اس پہلی مسجد بیت النور کا سنگ بنیاد رکھا تھا اور پھر اپنے 2008ء کے دورہ کینیڈا میں 4 جولائی 2008ء کو اس مسجد کا افتتاح فرمایا تھا۔

کیلگری کی یہ 'مسجد بیت النور' شہر کے نارتھ ایسٹ علاقہ میں ہے۔ مسجد کے قطعہ زمین کا رقبہ چار ایکڑ ہے اور یہاں مسجد اور پورے کمپلیکس کی تعمیر کا مجموعی رقبہ 48 ہزار مربع فٹ ہے۔

مسجد بیت النور کے مین ہال کے علاوہ مسجد کے دونوں اطراف لابی (Lobby) ہے۔ ایک طرف مردوں کے لئے اور دوسری طرف خواتین کے لئے یہ لابی استعمال ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ 7200 مربع فٹ کے رقبہ پر ایک ملٹی پرپز (multi-purpose) ہال تعمیر کیا گیا ہے۔ 1790 مربع فٹ پر ڈائننگ ہال تعمیر کیا گیا ہے۔ ایک بہت بڑے کمرشل کچن اور سٹور کی سہولیات بھی موجود ہیں۔

اس کمپلیکس کی دونوں منازل پر بڑی تعداد میں دفاتر موجود ہیں۔ ریجنل امیر، مبلغ سلسلہ، جماعتوں کے لوکل صدران، ان کی عاملہ اور ذیلی تنظیموں کے دفاتر موجود ہیں اور جدید سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔

واقفین نو بچوں اور بچیوں کے لئے اور دیگر خدام، اطفال اور ناصرات کے لئے مختلف کلاس روم بھی یہاں بنے ہوئے ہیں جہاں ان کی تعلیمی و تربیتی کلاسز ہوتی ہیں۔ اس کمپلیکس میں داخل ہونے کے لئے مختلف اطراف سے راستے ہیں۔

یہ مسجد اور کمپلیکس جدید طرز پر تعمیر کیا گیا ہے اور اپنی نوعیت کے لحاظ سے کیلگری شہر میں یہ منفرد اہمیت کی حامل عمارت ہے جس کا روشن مینار اور گنبد بہت دور سے نظر آتے ہیں اور لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچتے ہیں۔

اسی کمپلیکس کے ایک احاطہ میں گیسٹ ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے یہاں کیلگری میں قیام کے دوران حضور انور کی رہائش، اسی رہائشی حصہ میں ہے۔

(باقی آئندہ)

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل - مربیٔ سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی و تربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

....

بینن

بینن کے مختلف ریجنز میں مساجد کا افتتاح

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بینن کو گزشتہ سالوں سے مختلف ریجنز کے دور دراز علاقوں میں کئی مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ ان مساجد کے افتتاح کے موقع پر مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت بینن اپنے وفد کے ساتھ شامل ہوتے رہے۔ ان علاقوں کے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے سیاسی، سماجی اور مذہبی افراد بھی مسجد کی افتتاحی تقریب میں شامل ہو کر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی خوبصورت تعلیمات سُن کر یہ اعتراف کئے بغیر نہ رہتیں کہ جماعت احمدیہ ہی حقیقی اسلام کی تصویر پیش کر رہی ہے۔

پاراکو ریجن کے ایک نومبائع گاؤں Donorou میں احمدیہ مسجد کا ایک منظر

مکرم میاں قمر احمد صاحب مبلغ سلسلہ بینن کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں بینن کے ریجن پاراکو کے ایک نومبائع گاؤں بنام Koko-gah میں 21 اکتوبر 2016ء بروز جمعۃ المبارک افتتاحی تقریب کے ساتھ مسجد کا افتتاح ہوا۔ Koko-gah جماعت پاراکو شہر سے 48 کلومیٹر دور شمال مغرب کی طرف سڑک سے مزید 24 کلومیٹر دور جنگل میں واقع ہے۔ قومی اعتبار سے اس گاؤں کے لوگ فولانی قوم سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ 2013ء میں جماعت کے مقامی داعی الی اللہ مکرم Arrounna-Koko اور مکرم مظفر احمد ظفر صاحب مبلغ سلسلہ کی تبلیغ سے یہ گاؤں احمدیت کی آغوش میں آیا۔ چونکہ اس گاؤں کے اردگرد بہت سی چھوٹی نومبائع بستیاں ہیں اس لئے 2016ء میں جماعت نے ان کی تربیت کے لئے ایک کچی مسجد کی بجائے ایک پکّی مسجد بنائی۔ مسجد کا سنگِ بنیاد 4 جون 2016ء کو رکھا گیا۔ مقامی جماعت کے مرد و زن نے دن رات ایک کر کے وقارِ عمل کے ذریعہ 2/اگست 2016ء کو مسجد کی تعمیر مکمل کر لی۔ الحمد للہ۔

اس مسجد کی لمبائی قبلہ رخ 13 میٹر اور چوڑائی 6 میٹر ہے جس میں 150 کے قریب افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔

❁... اللہ تعالیٰ کے فضل سے 22/اکتوبر 2016ء کو جماعت احمدیہ بینن کو پاراکو ریجن کے ایک نو مبائع گاؤں Donorou میں بھی مسجد کا افتتاح کرنے کی توفیق ملی۔

Donorou جماعت پاراکو شہر سے 68 کلومیٹر دور جنوب مشرق کی طرف دارالحکومت جاتے ہوئے Tchaourou نامی ایک مشہور شہر سے 8 کلومیٹر پہلے برلب سڑک واقع ہے۔ قومی اعتبار سے یہ گاؤں باریبا (Bariba) ہیں۔ یہ گاؤں 2015ء میں جماعت کے مقامی داعی الی اللہ مکرم AbdouSourajou-dine صاحب، GabidRehmane صاحب اور مکرم میاں قمر احمد مبلغ سلسلہ کی تبلیغ سے احمدیت کی آغوش میں آیا۔ 2016ء میں مسجد تعمیر کرنے کے لئے جس دن زمینی کاغذات کی کارروائی مکمل ہوئی اسی دن مخالف مولویوں نے قریبی شہر Tchachou میں ایک اسلامی کانفرنس کا انعقاد کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی تصاویر بانٹیں اور جماعت پر گندے اعتراض لگا کر لوگوں کو جماعت کے خلاف اکسایا۔ نیز جماعت کے خلاف کارروائیوں کو تیز کرنے کی تلقین کی۔ اس کے علاوہ مخالفین نے کانفرنس کی آڈیو cd's لوگوں میں مفت بانٹیں اور ان کا ایک وفد Donorou گاؤں کو ورغلانے کے لئے پہنچا۔ انہوں نے بہت کوشش کی کہ گاؤں والے جماعت احمدیہ سے منحرف جائیں اور انہوں نے اس کے عوض میں خوبصورت مسجد مع کنواں بنانے کا اعلان کیا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ لوگ ثابت قدم رہے اور ان کی باتوں میں نہ آئے۔ مخالفین کا وفد دوبارہ گاؤں آیا تو تب بھی لوگوں نے ان کی ایک نہ سنی اور جماعت سے وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے ان کو خائب و خاسر لوٹا دیا۔

مکرم میاں قمر احمد صاحب مبلغ سلسلہ بینن کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق اللہ کے فضل سے 18 مارچ 2016ء کو احمدیہ مسجد کی بنیاد رکھی گئی۔ مقامی جماعت کے مرد و زن نے دن رات وقارِ عمل کیا اور مورخہ 22 اگست 2016ء کو مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی۔

اس مسجد کی لمبائی قبلہ رخ 5.13 میٹر اور چوڑائی 6 میٹر ہے جس میں 170 کے قریب افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔

....

❁... اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بینن کو Papatia گاؤں میں بھی مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ یہ گاؤں بینن کے شمال مغربی شہر ''ناتیتنگو'' اور ''جگو'' کے درمیان میں واقع ہے۔ ناتیتنگو سے اس گاؤں کا فاصلہ 35 کلومیٹر ہے۔

Papatia میں احمدیت کا پودا 2005ء میں مکرم انوار الحق صاحب مبلغ سلسلہ بینن کے ذریعہ سے لگا۔ یہ ایک مُشرک گاؤں تھا لیکن اس گاؤں کے بعض احباب نے احمدیت قبول کی اور 2005ء میں ایک کچی مسجد تعمیر کی۔ جماعت احمدیہ نے اس کچی مسجد کو خوبصورت بنایا، اس کی چھت ڈالی اور پلستر کروا کر پینٹ کروایا۔ ہر سال کثرت سے ہونے والی بارشوں کی وجہ سے آہستہ آہستہ اس کچی مسجد کی دیواریں کمزور ہوتی گئیں۔

مکرم سکندر جلال صاحب مبلغ سلسلہ بینن کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق مسجد کی حالت اتنی خراب ہوگئی تھی کہ نماز پڑھتے وقت ڈر لگتا تھا کہ کہیں یہ مسجد گر نہ جائے۔ چنانچہ اس صورتحال کے پیش نظر مارچ 2016ء میں مسجد کی تعمیر نَو شروع ہوئی اور تقریباً اڑھائی ماہ میں مسجد کا تعمیراتی کام مکمل ہوا۔

4 نومبر 2016ء بروز جمعۃ المبارک مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت بینن دو مبلغین کرام مکرم ثمر احمد صاحب اور مکرم بہزاد احمد صاحب کے ہمراہ گاؤں Papatia میں مسجد کی افتتاحی تقریب کے لئے تشریف لائے جس میں شاملین کی تعداد 150 تھی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ بینن کو روزافزوں ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

ناتیتنگو شہر کے قریب Papatia گاؤں میں احمدیہ مسجد کا ایک منظر

....

نیوزی لینڈ

جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کے زیر اہتمام سالانہ امن کانفرنس کا کامیاب انعقاد

مذہبی راہنماؤں، ممبران پارلیمنٹ اور سینکڑوں معزز شہریوں کی شمولیت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کو مورخہ 17/ستمبر 2016ء اپنی سالانہ امن کانفرنس بمقام فلکر نگ سنٹر آکلینڈ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس کانفرنس کا مرکزی موضوع ''امن کے قیام کے لئے عدل بنیادی حیثیت رکھتا ہے'' تھا۔ شاملین کانفرنس میں شہر کے متعدد معززین کے علاوہ نیوزی لینڈ کی پارلیمنٹ کے ممبران اور ریس ریلشنز کمشنر ڈیم سوزن ڈیوئی (Dame Susan Devoy) شامل تھیں جنہوں نے کانفرنس کی صدارت بھی کی۔

مبارک احمد خاں صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم نیوزی لینڈ کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ ماؤری اور انگلش میں ترجمہ کے بعد مکرم یونس حنیف صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ نے استقبالیہ تقریر کی جس میں آپ نے جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا۔ آپ نے کہا کہ ہماری جماعت امن کے قیام کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے اور آج کا یہ فنکشن بھی اسی کوشش کا حصہ ہے۔

بعد ازاں ڈیم سوزن ڈیووئی ریس ریلشنز کمشنر نے تقریر کی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی امن کے قیام کے لئے کوششوں کو سراہا اور کہا کہ یہاں پر مختلف مذاہب کے لیڈروں کا جمع ہونا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ آپ اپنی مذہبی تعلیم کے ذریعہ سے امن قائم کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ ہمارے لئے یہ ایک چیلنج ہے کہ ہم اس پیغام کو یہاں سے اخذ کر کے پورے نیوزی لینڈ میں پھیلائیں۔

کانفرنس میں ہندوازم، بدھ مت، یہودی، عیسائی اور اسلام سے تعلق رکھنے والے مذہبی راہنماؤں نے باری باری تقریر کی اور بتایا کہ کس طرح ان کا مذہب قیام امن کے لئے کوشاں ہے اور کیسے ان کی مذہبی تعلیم مختلف قوموں کو یکجا کرنے میں مدد کر سکتی ہے۔

اسلام احمدیت کی نمائندگی مکرم مستنصر احمد قمر صاحب مربیٔ سلسلہ نے کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اسلام عدل سے بڑھ کر احسان اور ایتائ ذی القربیٰ کی تعلیم دیتا ہے۔ تمام معاملات میں خواہ وہ ذاتی نوعیت کے ہوں یا معاشرہ سے تعلق رکھتے ہوں یا بین المذاہب یا بین الاقوامی معاملات ہوں اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہونے سے دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات کی روشنی میں بین المذاہب اور بین الاقوامی تعلقات میں امن کے قیام کے لئے رہنما اصول بھی پیش کئے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے کئی واقعات بیان کئے جن سے احسان اور ایتائ ذی القربیٰ کی تعلیم کا عملی نمونہ نظر آتا ہے۔

مہمانوں کے تأثرات

مذہبی راہنماؤں کی تقاریر کے بعد مہمانوں کو اپنے

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ خطاب حضور انور۔ از صفحہ نمبر 4

بقیہ خطاب حضور انور۔ از صفحہ نمبر 4

جلداوّل صفحہ 166۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہوجائیں‘‘۔ ہمیں محنت کرنی پڑے گی۔ ہمیں اپنے تقویٰ کے معیار بڑھانے پڑیں گے۔ ہمیں خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھانا پڑے گا۔ ہمیں اس کی مخلوق کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دینی پڑے گی۔ اور فرمایا ’’اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھودیں اور اعزاز اسلام کے لیے ساری ذلّتیں قبول نہ کرلیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ مہم عظیم کے روبراہ کرنے کے لئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اس حکیم وقدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا۔‘‘

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 10 تا 12)

پس ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ماننے والے ہیں ہم نے ہی اس دنیا کو اسلام کے حقیقی نمونے دکھانے ہیں۔ اپنی عملی حالت کو اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھال کر بتانا ہے کہ اسلام اور مذہب کی حقیقت اب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے غلاموں کے ذریعہ سے دنیا پر ظاہر ہوگی۔ اسلام صرف فرضی باتیں نہیں کرتا، صرف اخلاق کی باتیں نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ سے ملاتا ہے۔ اور یہ وہ انعام ہے جو ایک مومن کو حقیقی رنگ میں مذہب کی پیروی کرنے سے ملتا ہے جو اس کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’اسلام ایک ایسا بابرکت اور خدانما مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص سچے طور پر اس کی پابندی اختیار کرے اور ان تعلیموں اور ہدایتوں اور وصیتوں پر کاربند ہوجائے جو خدائے تعالیٰ کے پاک کلام قرآن شریف میں مندرج ہیں تو وہ اسی جہان میں خدا کو دیکھ لے گا۔ وہ خدا جو دنیا کی نظر سے ہزاروں پردوں میں ہے اس کی شناخت کے لئے بجز قرآنی تعلیم کے اور کوئی بھی ذریعہ نہیں۔ قرآن شریف معقولی رنگ میں اور آسمانی نشانوں کے رنگ میں نہایت سہل اور آسان طریق سے خدائے تعالیٰ کی طرف رہنمائی کرتا ہے‘‘۔

یہ وہ اہم چیزیں ہیں جن کی طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔ گھروں کے فرائض سے لے کر، معاشروں کے فرائض سے لے کر تمام انسانیت کے حقوق ہم نے ادا کرنے ہیں اور اپنے فرض سمجھ کر ادا کرنے ہیں یہی قرآن کریم کی تعلیم ہے۔

فرمایا: ’’اور اس میں ایک برکت اور قوتِ جاذبہ ہے جو خدا کے طالب کو دمبدم خدا کی طرف کھینچتی اور روشنی اور سکینت اور اطمینان بخشتی ہے۔ اور قرآن شریف پر سچا ایمان لانے والا صرف فلسفیوں کی طرح یہ ظن نہیں رکھتا کہ اس پُرحکمت عالَم کا بنانے والا کوئی ہونا چاہئے بلکہ وہ ایک ذاتی بصیرت حاصل کرکے اور ایک پاک رؤیت سے مشرف ہوکر یقین کی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے کہ فی الواقع وہ صانع موجود ہے‘‘ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں یہ نہیں ہے کہ **ہونا چاہئے**، عقلی دلیل نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کو دیکھ کر اس بات پر یقین کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہے۔ فرمایا کہ ’’اور اس پاک کلام کی روشنی حاصل کرنے والا محض خشک معقولیوں کی طرح یہ گمان نہیں رکھتا کہ خدا واحد لاشریک ہے بلکہ صدہا چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھ جو اس کا ہاتھ پکڑ کر ظلمت سے نکالتے ہیں واقعی طور پر مشاہدہ کر لیتا ہے کہ درحقیقت ذات اور صفات میں خدا کا کوئی بھی شریک نہیں اور نہ صرف اِس قدر بلکہ وہ عملی طور پر دنیا کو دکھا دیتا ہے کہ وہ ایسا ہی خدا کو سمجھتا ہے اور وحدتِ الٰہی کی عظمت ایسی اس کے دل میں سما جاتی ہے کہ وہ الٰہی ارادہ کے آگے تمام دنیا کو ایک مرے ہوئے کیڑے کی طرح بلکہ مطلق لاشئے اور سراسر کالعدم سمجھتا ہے۔‘‘

(نصرۃ الحق، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 26-25)

ہمارے ایمان میں بڑھے ہوئے لوگ دنیا میں ہر جگہ پھیلے ہوئے ہیں۔ ایک رپورٹ گزشتہ دنوں میں تھی کہ ایک جگہ افریقہ کے ایک ملک میں ایک شخص کو وہاں کے چیف نے کہا کہ تم احمدیت چھوڑ دو ورنہ میں تمہیں گاؤں سے نکال دوں گا، اپنے قصبہ سے نکال دوں گا۔ اس نے کہا ٹھیک ہے تم نکال دو۔ تمہیں ظاہری طاقت ہے لیکن میرا خدا بھی ہے۔ میں احمدیت نہیں چھوڑ سکتا۔ تمہارے سے اوپر بھی ایک ہستی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس بات کا رعب اس چیف پر ایسا ڈالا کہ اس نے فوراً کہہ دیا کہ نہیں، تمہیں کوئی نہیں نکالتا۔ تم نے جو کرنا ہے کرو اور یہاں احمدیت کی تبلیغ بھی کرو۔ تو یہ نمونے ہمیں نظر آتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کی ذات کا یہ ادراک پیدا کرنے اور اس سے تعلق جوڑنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اس کی ذات پر ہمیں یقین ہونا چاہئے کہ وہ سب طاقتوں کا مالک ہے حتی کہ ہم دنیا کو بتا سکیں کہ تم کہتے ہو کہ مذہب تمہیں کیا دیتا ہے؟ ہمارے مذہب نے تو ہمیں ہمارے پیدا کرنے والے سے ملا دیا ہے اور اس کے ساتھ ایک خاص تعلق سے ہمیں جوڑ دیا ہے۔

پھر مذہب کس طرح زندگی بخشتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ اس کو کس طرح پورا فرمایا؟ اس بارے میں بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

’’وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقعہ ہوگئی ہے اس کو دُور کرکے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرکے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں۔ اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہوکر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے، نہ محض مقال سے ان کی کیفیت بیان کروں۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اَب نابود ہوچکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔‘‘

پس توحید کا یہ دائمی پودا لگانے کا آپ کے سپرد کام ہے۔ مخلوق کی ہمدردی کا آپ کے سپرد کام ہے۔ اللہ سے جو دوری پیدا ہوگئی ہے اس سے قریبی تعلق پیدا کرنے کا جو آپ کے ذمہ کام ہے ہم ماننے والوں کا بھی یہ کام ہے کہ اس میں اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اور پوری کوششوں کے ساتھ، پوری طاقتوں کے ساتھ اس طرف بڑھنے کی کوشش کریں اور یہ مقام حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

آپ فرماتے ہیں کہ ’’میں دیکھتا ہوں کہ ایک طرف تو خدا نے اپنے ہاتھ سے میری تربیت فرما کر اور مجھے اپنی وحی سے شرف بخش کر میرے دل کو یہ جوش بخشا ہے کہ میں اس قسم کی اصلاحوں کے لئے کھڑا ہوجاؤں اور دوسری طرف اس نے دل بھی تیار کر دیئے ہیں جو میری باتوں کے ماننے کے لئے مستعد ہوں۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ جب سے خدا نے مجھے دنیا میں مامور کرکے بھیجا ہے اسی وقت سے دنیا میں ایک انقلاب عظیم ہو رہا ہے۔ یورپ اور امریکہ میں جو لوگ حضرت عیسیٰؑ کی خدائی کے دلدادہ تھے اب ان کے محقق خودبخود اس عقیدہ سے علیحدہ ہوتے جاتے ہیں اور وہ قوم جو باپ دادوں سے بتوں اور دیوتوں پر فریفتہ تھی بہتوں کو ان میں سے یہ بات سمجھ آگئی ہے کہ بُت کچھ چیز نہیں ہیں۔ اور گو وہ لوگ ابھی روحانیت سے بے خبر ہیں اور صرف چند الفاظ کو رسمی طور پر لئے بیٹھے ہیں لیکن کچھ شک نہیں کہ ہزارہا بیہودہ رسوم اور بدعات اور شرک کی رسیاں انہوں نے اپنے گلے پر سے اتار دی ہیں اور توحید کی ڈیوڑھی کے قریب کھڑے ہوگئے ہیں‘‘۔ توحید کے دروازے پر کھڑے ہوگئے ہیں۔ قریب ہیں کہ توحید میں داخل ہوجائیں، توحید کو مان لیں۔ فرماتے ہیں کہ ’’مَیں امید کرتا ہوں کہ کچھ تھوڑے زمانہ کے بعد عنایتِ الٰہی ان میں سے بہتوں کو اپنے ایک خاص ہاتھ سے دھکہ دے کر سچی اور کامل توحید کے اس دارالامان میں داخل کر دے گی جس کے ساتھ کامل محبت اور کامل خوف اور کامل معرفت عطا کی جاتی ہے۔ یہ امید میری محض خیالی نہیں ہے بلکہ خدا کی پاک وحی سے یہ بشارت مجھے ملی ہے۔‘‘

(لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 181-180)

اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے بیشمار ملکوں میں اللہ تعالیٰ لوگوں کو کھڑا کر رہا ہے اور اس طرف متوجہ کر رہا ہے کہ وہ اس توحید کے پیغام کو سمجھیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے پیغام کو سمجھیں اور آپ کے پیغام کو قبول کریں، صحیح اسلام کو مانیں۔ اور کئی ایسے ہیں جو یہ لکھتے ہیں کہ ہم بت پرست تھے لیکن آج سے ہم بتوں کو چھوڑ کر ایک واحد و یگانہ خدا پر ایمان لانے والے ہیں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ بھی ان سے وہ شفقت کا سلوک فرماتا ہے کہ ان کو اپنی ہستی کا یقین اس طرح دلا دیتا ہے کہ ان کی دعائیں قبول ہو رہی ہیں اور ایک نیا ایمان اور اللہ تعالیٰ کی توحید کا ایک نیا ادراک ان میں پیدا ہو رہا ہے۔ پس یہ کوئی قصے کہانیاں نہیں ہیں بلکہ لاکھوں لوگ ہر سال جو احمدیت میں داخل ہوتے ہیں اس بات کا ثبوت ہیں۔

دنیا کے فسادوں کو دور کرنے کا ایک ہی حل ہے کہ اختلافات ختم ہوں اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے کیا انتظام فرمایا ہے۔ وہ خدا جو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بھی تعلق قائم ہو اور بندے بھی ایک دوسرے کے ساتھ شفقت اور محبت سے رہیں اس بارے میں بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’جیسا کہ خدا تعالیٰ کی ذات میں وحدت ہے ایسا ہی وہ نوع انسان میں بھی جو ہمیشہ کی بندگی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں وحدت کو ہی چاہتا ہے‘‘ انسان جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ ایک عاجز بندہ بن کر رہے اور وہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ جب اس کا وحدت پہ یقین ہو۔ ایک وحدت کی لڑی میں پرویا جائے اور فرمایا کہ ’’اور درمیانی تفرقہ قوموں کا جو بباعث کثرت نسل انسان نوع انسان میں پیدا ہوا وہ بھی دراصل کامل وحدت پیدا کرنے کے لئے ایک تمہید تھی۔‘‘ جو مختلف قومیں ہیں، ان میں فرق ہے، مختلف قسم کی نسلیں ہیں جو انسانوں میں پائی جاتی ہیں آپ نے فرمایا کہ وہ بھی ایک وحدت پیدا کرنے کی تمہید تھی۔ ’’کیونکہ خدا نے یہی چاہا کہ پہلے نوع انسان میں وحدت کے مختلف حصے قائم کرکے پھر ایک کامل وحدت کے دائرہ کے اندر سب کو لے آوے۔ سو خدا نے قوموں کے جدا جدا گروہ مقرر کئے اور ہر ایک قوم میں ایک وحدت پیدا کی اور اس میں یہ حکمت تھی کہ تا قوموں کے تعارف میں سہولت اور آسانی پیدا ہو اور ان کے باہمی تعلقات پیدا ہونے میں کچھ دقّت نہ ہو اور پھر جب قوموں کے چھوٹے چھوٹے حصوں میں تعارف پیدا ہوگیا۔‘‘ پہلے چھوٹے قبائل تھے، قبائل کا تعارف، خاندانوں کا تعارف، پھر ملکوں کا تعارف۔ فرمایا کہ جب تعارف پیدا ہوگیا۔ ’’تو پھر خدا نے چاہا کہ سب قوموں کو ایک قوم بناوے۔ جیسے مثلاً ایک شخص باغ لگاتا ہے اور باغ کے مختلف بوٹوں کو مختلف تختوں پر تقسیم کرتا ہے اور پھر اس کے بعد تمام باغ کے اردگرد دیوار کھینچ کر سب درختوں کو ایک ہی دائرہ کے اندر کر لیتا ہے۔ اسی کی طرف قرآن شریف نے اشارہ فرمایا ہے اور وہ یہ آیت ہے کہ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡنِ (الانبیاء:93) یعنی اے دنیا کے مختلف حصوں کے نبیو! یہ مسلمان جو مختلف قوموں میں سے اس دنیا میں اکٹھے ہوئے ہیں یہ تم سب کی ایک امّت ہے۔‘‘ یہاں اشارہ ہے نبیوں کو کہ نبیوں کی جو امتیں بنی تھیں ان کو اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے کہ یہ جو تمہاری اُمّتیں جمع ہوئی ہیں یہ اس لئے کہ تم سب کی ایک اُمّت ہے۔ ’’جو سب پر ایمان لاتے ہیں اور میں تمہارا خدا ہوں۔ سو تم سب مل کر میری ہی عبادت کرو۔..‘‘ تمام پہلے نبیوں کی اُمّتیں تھیں پھر ان کو اسلام کے اوپر اکٹھا کرنے کا حکم دیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’اس تدریجی وحدت کی مثال ایسی ہی ہے جیسے خدا تعالیٰ نے حکم دیا کہ ہر ایک محلہ کے لوگ اپنی اپنی محلہ کی مسجدوں میں پانچ وقت جمع ہوں۔ اور پھر حکم دیا کہ تمام شہر کے لوگ ساتویں دن شہر کی جامع مسجد میں جمع ہوں۔ یعنی ایسی وسیع مسجد میں جس میں سب کی گنجائش ہوسکے۔ اور پھر حکم دیا کہ سال کے بعد عیدگاہ میں تمام شہر کے لوگ اور نیز گردونواح دیہات کے لوگ ایک جگہ جمع ہوں۔ اور پھر حکم دیا کہ عمر بھر میں ایک دفعہ تمام دنیا ایک جگہ جمع ہو یعنی مکّہ معظّمہ میں۔ سو جیسے خدا نے آہستہ آہستہ اُمّت کے اجتماع کو حج کے موقع پر کمال تک پہنچایا۔ اوّل چھوٹے چھوٹے موقعے اجتماع کے مقرر کئے اور بعد میں تمام دنیا کو ایک

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

جگہ جمع ہونے کا موقع دیا۔ سو یہی سنّت اللہ الہامی کتابوں میں ہے۔ اور اس میں خدا تعالیٰ نے یہی چاہا ہے کہ وہ آہستہ آہستہ نوع انسان کی وحدت کا دائرہ کمال تک پہنچا دے۔ اوّل تھوڑے تھوڑے ملکوں کے حصوں میں وحدت پیدا کرے اور پھر آخر میں حج کے اجتماع کی طرح سب کو ایک جگہ جمع کر دیوے جیسا کہ اس کا وعدہ قرآن شریف میں ہے کہ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا (الکھف100) یعنی آخری زمانہ میں خدا اپنی آواز سے تمام سعید لوگوں کو ایک مذہب پر جمع کر دے گا جیسا کہ وہ ابتدا میں ایک مذہب پر جمع تھے تا کہ اوّل اور آخر میں مناسبت پیدا ہو جائے۔ غرض پہلے نوع انسان صرف ایک قوم کی طرح تھی اور پھر وہ تمام زمین پر پھیل گئے تو خدا نے ان کے سہولت تعارف کے لئے ان کو قوموں پر منقسم کر دیا اور ہر ایک قوم کے لئے ان کے مناسب حال ایک مذہب مقرر کیا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا۔ (الحجرات:14) اور پھر فرماتا ہے لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ۔ (المائدۃ:49) ... اے لوگو! ہم نے مرد اور عورت سے تمہیں پیدا کیا ہے اور ہم نے تمہارے کنبے اور قبیلے مقرر کئے۔ یہ اس لئے کیا تا تم میں باہم تعارف پیدا ہو۔ اور ہر ایک قوم کے لئے ہم نے ایک مشرب اور مذہب مقرر کیا تا ہم مختلف فطرتوں کے جوہر بذریعہ اپنی مختلف ہدایتوں کے ظاہر کر دیں۔ پس تم اے مسلمانو! تمام بھلائیوں کو دوڑ کر لو کیونکہ تم تمام قوموں کا مجموعہ ہو۔'' مسلمان تمام قوموں کا مجموعہ ہیں'' اور تمام فطرتیں تمہارے اندر ہیں۔'' غرض تمام پچھلے انبیاء کی جتنی قومیں ہیں ان سب نے اسلام میں اکٹھا ہونا ہے اس لئے تمام قسم کی فطرتیں بھی اندر آ گئی ہیں اور تمام قوموں کا اور تمام مذاہب کا مجموعہ بھی اسلام بن گیا ہے۔ فرمایا ''غرض مذکورہ بالا وجوہ کی بنا پر خدا نے نوع انسان کو کئی قوموں پر منقسم کر دیا۔''

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 144 تا 146)

پس آج اس بات کو سمجھنے کی سب سے زیادہ ہمیں ضرورت ہے تا کہ ہم دنیا کو مذہب کی ضرورت اور اہمیت بتا سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے اسلام کے خوبصورت پیغام کو اپنے ملک میں بھی اور دنیا میں بھی پھیلا سکیں اور دنیا سے فساد دور کرنے میں اپنا کردار ادا کرنے والے ہوں اور شیطان کے پنجے سے دنیا کو نکالیں جس میں یہ دن بدن گرفتار ہوتی چلی جا رہی ہے۔ شیطانی طاقتیں پہلے سے بڑھ کر مذہب کے خلاف حملے کر رہی ہیں ہمیں بھی چاہئے کہ اس سے بڑھ کر ہم شیطان کے حملوں کا جواب دیں۔ مسلمانوں کو بھی پیغام پہنچائیں اور ان کے لئے دعائیں بھی کریں اور غیر مسلموں کو بھی پیغام پہنچائیں اور ان کے لئے دعائیں کریں تا کہ ہر شخص اُس خدا کو پہچان لے جو دنیا کا خدا ہے۔ جو چاہتا ہے کہ دنیا سے فساد ختم ہو۔ جو چاہتا ہے کہ بندے ایک دوسرے کے حق ادا کریں۔ جو چاہتا ہے کہ دنیا میں وحدت قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ دعا کر لیں۔ (دعا)

****

بقیہ: مختصر عالمی جماعتی خبریں از صفحہ 13

از صفحہ 13

تأثرات کا اظہار کرنے کا موقع دیا گیا۔

* ---ایک مہمان نے کہا کہ مَیں نے آپ کی خوبصورت مسجد دیکھی ہے۔ احمدیہ جماعت عورتوں کو بھی مسجد میں جانے کی اجازت دیتی ہے اور آپ لوگ ہر مذہب کے لوگوں سے محبت کے ساتھ ملتے ہیں۔

* ---ایک بنگلہ دیشی کونسلیٹ کانفرنس میں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں اس جماعت کو ایک عرصہ سے جانتا ہوں اور ان کی دنیا بھر میں امن کو فروغ دینے کی کوششوں کا شاہد ہوں۔ میں ان کے روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب سے بھی مل چکا ہوں۔ وہ بڑی پُرکشش شخصیت کے مالک ہیں۔

* ---یورپ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے کہا کہ میں نے آپ کی کانفرنس میں بہت سکون محسوس کیا اور آپ کا موٹو'' محبت سب کے لئے ،نفرت کسی سے نہیں''، مجھے بہت پسند آیا ہے۔ آپ کی کمیونٹی میں مَیں نے مختلف قوموں کے لوگ دیکھے ہیں جو بڑی محبت سے مل جل کر کام کر رہے تھے۔

نیوزی لینڈ میں منعقدہ امن کانفرنس کے مقررین

کانفرنس کے اختتام پر نائب صدر جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ مذہب کی خاطر وقت نکالنا ایک بہت بڑی قربانی ہے۔ آپ کا یہاں تشریف لانا اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ یقیناً ہمارے خیالات سے متفق ہیں یعنی یہ کہ امن کے قیام میں جب تک عدل کو فوقیت نہ دی جائے تب تک صحیح امن قائم نہیں ہوسکتا۔

آخر میں مکرم شفیق الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ نیوزی لینڈ نے دعا کروائی۔ بعدہٗ مہمانوں کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نیوزی لینڈ جماعت کی مساعی میں برکت دے اور ان کے شیریں ثمرات سے نوازے۔

بقیہ: نمازجنازہ حاضر وغائب از صفحہ 2

از صفحہ 2

جماعت بھی خدمت بجالاتے رہے۔ صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار، کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، ایک نیک اور ہردلعزیز انسان تھے۔ خلافت سے گہرا تعلق تھا۔ کتب حضرت مسیح موعودؑ کے علاوہ سلسلہ کے دیگر لٹریچر اور کتب کا مطالعہ بڑے شوق سے کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

9۔ مکرمہ سیدہ امۃ القیوم ظفر صاحبہ (آف دارالشکر جنوبی۔ ربوہ)

آپ 10 نومبر 2016ء کو 66 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ 1984ء تک جماعت معین الدین پور ضلع گجرات میں مقیم رہیں۔ ربوہ آنے پر دارالنصر وسطی میں بطور سیکرٹری ناصرات اور معاون سیکرٹری وقف نو خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور چندہ جات کی ادائیگی میں ہمیشہ پہل کیا کرتی تھیں۔

10۔ مکرم مبارک احمد صاحب (ابن مکرم عمر حیات صاحب۔ ربوہ)

آپ 28 رمضان المبارک کو 71 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ تمام چندہ جات باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔ 1978ء میں آپ شیخوپورہ سے ننکانہ شفٹ ہوئے اور وہاں صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت سے گہرا تعلق رکھنے والے، ہمدرد، مہمان نواز، بہت سی خوبیوں کے مالک، نیک اور مخلص انسان تھے۔ 1984ء سے 1991ء تک ادارہ تعمیرات میں ملازمت کی۔ نو سال جرمنی میں رہے جہاں قیام کے دوران مختلف جماعتی خدمات بجالاتے رہے اور وہاں سے واپسی پر IAAAE کے ربوہ چیپٹر کے فعال ممبر رہے اور جماعت کے مختلف تعمیراتی پراجیکٹس میں خدمت بجالاتے رہے۔ 2008ء میں قادیان میں وقف عارضی کی توفیق پائی اور اس دوران مسجد اقصیٰ کی تعمیر وتوسیع کے کام میں بھی خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔

11۔ مکرمہ ناصرہ خانم صاحبہ (ربوہ)

آپ اگست 2016ء میں 47 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوم وصلوۃ کی پابند، باقاعدگی سے قرآن پاک کی تلاوت کرنے والی، دعا گو، ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والی بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ اپنے حلقہ میں بطور سیکرٹری ناصرات و ممبر اصلاحی کمیٹی خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت کے ساتھ دلی وابستگی تھی۔ چندہ جات میں بہت باقاعدہ تھیں۔

12۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب (گجرات)

آپ 13 ستمبر 2016ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ عشق ووفا کا تعلق تھا۔ تقریباً 30 سال بطور سیکرٹری اور پھر بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔ نہایت خلیق، ملنسار، غریبوں کے ہمدرد، لین دین کے کھرے اور سچے انسان تھے۔

13۔ مکرمہ زرینہ بیگم صاحبہ (کراچی)

آپ 06 ستمبر 2016ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، خلافت اور نظام جماعت سے والہانہ محبت رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ چندوں کے لئے بہت فکرمند رہتی تھیں اور بر وقت ادائیگی کیا کرتی تھیں۔

14۔ مکرم رانا بشیر احمد صاحب نون (ملتان)

آپ 25 جون 2016ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ وکالت کے پیشہ سے منسلک تھے اور اس سلسلہ میں احباب جماعت کی ہمیشہ ہر ممکن مدد اور راہنمائی کیا کرتے تھے۔ آپ بہت سخی، صفائی پسند، صابر وشاکر، مہمان نواز اور غریب پرور انسان تھے۔

15۔ مکرم چوہدری بشیر احمد بھٹی صاحب (37 جنوبی۔ سرگودھا۔ حال مقیم دارالعلوم غربی صادق۔ ربوہ)

آپ 29 اگست 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ انتہائی نیک سیرت، بہادر، نڈر اور شفیق انسان تھے۔ 1974ء کے حالات میں آپ نے بہت بہادری سے مخالفین کا مقابلہ کیا۔ ساری زندگی کسی نہ کسی رنگ میں جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت سے آخر دم تک محبت اور اخلاص کا تعلق رکھا۔ بچوں کی بہت احسن رنگ میں تربیت کی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم مجید احمد بھٹی صاحب یہاں وانڈزورتھ جماعت کے صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

16۔ عزیزم منصور احمد (ابن منظور احمد صاحب۔ طالب علم جماعت پنجم۔ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

6 فروری 2017ء کو چند روز خناق کی بیماری میں مبتلا رہ کر بعمر 11 سال بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ منصور احمد وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھا۔ 2012ء میں نصرت جہاں اکیڈمی میں داخل ہوا۔ عزیزم ایک ہونہار، لائق، خاموش طبع اور اطاعت گزار بچہ تھا۔ اساتذہ کے ساتھ نہایت ادب سے پیش آتا۔ ہر وقت دھیمی مسکراہٹ اس کے چہرے پر بکھری رہتی۔ صاف ستھرا اور اجلیٰ لباس پہنتا اور دھیمے لہجے میں بات کیا کرتا تھا۔ آنحضرت ﷺ کی شان میں حضرت مسیح موعودؑ کا عربی قصیدہ حفظ کر رکھا تھا اور ہر سال مکمل قصیدہ سنا کر اسناد اور میڈل حاصل کرتا رہا۔ عزیزم ایک بہت خوش خط طالب علم بھی تھا اور ہوم ورک کرنے کے لحاظ سے بھی ایک مثالی بچہ تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆...☆...☆

وہ جس پہ رات ستارے لئے اترتی ہے

آصف محمود باسط۔لندن

قسط نمبر9

جب اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ مسلمہ کو اپنا ٹی وی چینل عطا فرمایا، یہ ہمارے ہوش کی بات ہے۔اسی لئے خود اس بات کی گواہی دے سکتا ہوں کہ وہ دن بھی کیا ہی خوشی کا دن تھا۔اس روز ساری دنیا نے بڑی شان سے یہ وعدہ پورا ہوتا ہوا دیکھا۔ یہ 1992ء کی بات ہے۔اس دور میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہجرت اور اس کے مستقبل سے متعلق امکانات پر باتیں ہر احمدی گھرانے بالخصوص ربوہ کے گھرانوں اور مجالس میں ہوا کرتی تھیں۔ کچھ کہتے تھے کہ ربوہ دوبارہ خلافت کا مسکن بنے گا۔ کچھ کہتے کہ مذاہب کی تاریخ سے ایسا ثابت نہیں۔مگر اس ہجرت کے کیسے کیسے شیریں ثمرات جماعت کو ملنے والے تھے ان کا اندازہ بہت سی اور باتوں سے بھی ہوتا ہے مگر ایم ٹی اے کے قیام نے تو ایسا شیریں ثمر عطا کیا کہ کیا ہی کہنے۔ان دنوں ربوہ کے ایک شاعر مبشر احمد محمود صاحب نے ایک شعر لکھا اور کیا ہی خوب لکھا۔

ہوا کے دوش پہ لاکھوں گھروں میں دَر آیا
جو شخص چھوڑ کے نکلا تھا گھر خدا کے لئے

خلافت صرف ربوہ ہی نہیں بلکہ دنیا کے ہر ملک کے ہر شہر کے ہر گھر میں جا پہنچی۔ اور پھر روزِ اوّل ہی سے پوری دنیا میں پھیلی جماعت احمدیہ اور اس جماعت کے نقطۂ مرکزی یعنی خلیفۃ المسیح کے درمیان ایم ٹی اے نے ایک مضبوط رابطہ کی صورت اختیار کر لی۔ امریکہ سے لے کر، یورپ سے ہو کر، ایشیا سے گزر کر شرقِ بعید تک تمام ممالک کے احمدی موتیوں کی طرح خلافت کی اس ڈور میں پرو دیئے گئے۔جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ نے جو یہ نوزائیدہ انعام اتارا تھا، اس کی ابتدائی نگہداشت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی گود میں ہوئی۔

خلافتِ خامسہ کے بابرکت دَور کا آغاز ہوا تو ایم ٹی اے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ چکا تھا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفقت اور محبت جوانی میں قدم رکھتے ایم ٹی اے کو نصیب ہوئی تو یہ حال ہوا کہ

رنگ تھے اُس کے دیکھنے والے
جب بہاروں پہ وہ چمن آیا

ایم ٹی اے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی پہلی ملاقات جس روز ہوئی، اس روز ایم ٹی اے کو دیکھنے والوں کی تعداد کا ریکارڈ قائم ہوگیا۔ آسمانِ احمدیت پر نصف شب میں طلوعِ شمس کا یہ نظارہ کروڑوں آنکھوں نے مشاہدہ کیا۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کا تاریخ ساز اعلان سننے اور اپنے امام کا پہلا دیدار حاصل کرنے کا شرف ساری دنیا نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے حاصل کیا۔

ایم ٹی اے کی اہمیت کا احساس ہر احمدی کے دل میں ایک نئے سرے سے مستحکم ہوا۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کی عالمگیریت کے سلسلہ کی اس بابرکت کڑی کو پہلے ہی روز سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی توجہ حاصل رہی۔ایم ٹی اے کے مختلف شعبہ جات سے متعلق ہدایات سے، محاورہ میں نہیں، حقیقت میں دفتروں کے دفتر بھرے پڑے ہیں۔خاکسار کے سپرد ایم ٹی اے کے پروگراموں کی ذمہ داری ہے، سو میں جو عرض کروں گا وہ اپنے شعبہ کے حوالہ سے عرض کروں گا۔ جہاں شعبہ پروگرامنگ کی راہیں دوسرے شعبہ جات کی راہوں سے ملتی ہیں، وہاں ان شعبہ جات کا ذکر بھی ساتھ ساتھ چلتا رہے گا۔

9/دسمبر 2004ء کو خاکسار کو یہ مُژدہ موصول ہوا کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی وقفِ زندگی کی درخواست منظور فرمالی ہے۔میری پوسٹنگ ایم ٹی اے کے آفس انچارج کے طور پر ہوئی۔ اس شعبہ میں زیادہ تر کام انتظامی نوعیت کی خط و کتابت وغیرہ سے متعلق تھا۔حضور کی ایم ٹی اے کے لئے توجہ اور شفقت کے نظارے اوّل اوّل اسی دفتر میں دیکھنے کا موقع ملا۔ہمارا دفتر محمود ہال کے اس مقام پر واقع ہے جہاں سے حضور انور نماز کے بعد رہائشگاہ میں تشریف لے جاتے ہیں۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا کہ حضور انور کسی نماز کے بعد دفتر میں تشریف لے آتے۔ جو جو موجود ہوتا اس سے اس کے کام کے متعلق دریافت فرمالیتے۔ ہمارے حوصلے بلند ہوجاتے اور کام میں ایک نئی امنگ پیدا ہوجاتی۔ کبھی نمازوں کے اوقات کے علاوہ بھی حضور ایم ٹی اے میں تشریف لے آتے۔اس دور میں ایم ٹی اے کے تمام شعبہ جات محمود ہال ہی کے مختلف کونوں میں سمائے ہوئے تھے۔یوں تمام شعبہ جات میں حضور کے بابرکت قدم پڑ جاتے اور حضور کی تشریف آوری سے سب شعبوں کے کارکنان فیض حاصل کر لیتے۔

....

بدھ کے روز میری ہفتہ وار چھٹی کا دن ہوتا تھا۔فروری 2005ء کی ایسی ہی بدھ کی صبح بچوں کو سکول اتار کر خاکسار اہلیہ کے ساتھ بازار میں سودا سلف وغیرہ خرید رہا تھا کہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے محترم ظہور احمد صاحب مربی سلسلہ کا فون آیا۔انہوں نے بتایا کہ حضور نے یاد فرمایا ہے۔

"مگر ظہور صاحب میں تو اس وقت بازار میں ہوں۔لیکن ابھی چل پڑتا ہوں۔ تھوڑی دیر میں پہنچتا ہوں!"

"کتنی دیر میں آسکتے ہیں؟"

"کوئی پندرہ بیس منٹ میں"

یہ کہتے کہتے مَیں گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔خواتین کی شاپنگ ادھوری رہ جائے تو ان کے جذبات کا اندازہ تو سب مرد حضرات کو ہے۔مگر یہ تجربہ جہاں میرے لئے نیا تھا، وہاں میری اہلیہ کے لئے بھی نیا تھا۔ وہ بھی خاموشی اور صبر و رضا کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی رہیں اور میں بھی نہایت خاموشی سے گاڑی کو ٹوٹنگ کے بے لگام ٹریفک میں سے نکالنے کی کوشش کرتا رہا۔ عموماً تو اس جگہ سے مسجد فضل تک پندرہ بیس منٹ کا وقت ہی لگا کرتا ہے۔مگر اس روز تو ایسا لگتا تھا کہ باقی سب ٹریفک نے میرے خلاف کوئی اتحاد کرلیا ہے۔ کچرا اٹھانے والے ٹرک بھی اسی روز بیچ سڑک تسلی سے کھڑے کچرے کے ڈھیروں کو نگل رہے تھے۔ کچرا اٹھانے والے بھی دنیا و مافیہا سے بے خبر تمباکو نوشی کا لطف یوں لے رہے تھے کہ جیسے آج کے بعد سگریٹ کبھی نصیب نہ ہوگا۔ ہر جگہ گاڑی سیکھنے والے بھی یوں خراماں خراماں چلے جا رہے تھے کہ آج کثرتِ احتیاط کا نیا ریکارڈ قائم کرنا ہے۔ سارے لندن نے اسی روز ڈرائیونگ ٹیسٹ پاس کرنا تھا۔ کہیں مزدور راستہ بند کئے سڑک کھود کر بیٹھ گئے تھے۔ غرض سفر کیا تھا، ایک روک دوڑ تھی۔ اس روک دوڑ سے گزر کر مسجد فضل پہنچنے میں اس روز نصف گھنٹہ سے بھی کچھ زیادہ وقت لگ گیا۔ حاضر ہوا تو ظہور صاحب نے کہا کہ اب تو حضور بلائیں گے تو ہی پوچھوں گا۔ تھوڑی ہی دیر بعد حضور نے یاد فرمالیا۔ ابھی ایک قدم دفتر کے اندر اور ایک باہر ہی تھا کہ ارشاد ہوا: "حضرت مصلح موعودؓ کی جب اچھی کوالٹی کی تصویریں اور وڈیوز ہیں تو اتنی کم کوالٹی کی تصویریں کیوں دکھاتے ہو؟" عرض کرنے کی مجال نہیں تھی کہ حضور مَیں تو دفتر میں بیٹھتا ہوں، یہ کام کسی اور شعبہ کا ہے۔ مگر شکر ہے کہ کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ ساتھ ہی اگلا ارشاد ہوگیا "یہ ساری کم کوالٹی کی تصویریں روکنی ہیں اور ان سے کہو کہ ساری تصویریں اور وڈیوز جو حضرت مصلح موعودؓ کی پڑی ہوئی ہیں مجھے دکھائیں، مَیں خود بتاؤں گا کہ کون سی دکھائی جائیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کی شخصیت تو بڑی شان و شوکت والی شخصیت تھی۔ تصویروں میں بھی وہ شان و شوکت نظر آنی چاہیے۔"

عرض کی: "جی حضور"

فرمایا: "اور یہ فروری کا مہینہ ہے۔ چوہدری محمد علی صاحب کے انٹرویو جن میں حضرت مصلح موعودؓ کا ذکر ہے وہ انٹرویوز یادہ چلانے ہیں آجکل۔ بتا دینا"۔

عرض کی "جی حضور"۔

مَیں مکمل بوکھلاہٹ میں تھا۔ جزاک اللہ کہہ کر باہر نکلنے والا ہی تھا کہ ارشاد ہوا

"کیسے بتاؤ گے؟"

عرض کی کہ حضور، مجھے معلوم نہیں۔

مجھے واقعی معلوم نہیں تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی ہدایات کسی کو پہنچانے کا طریقِ کار کیا ہے۔

"اب باہر جا کر میرے نام خط لکھو کہ میں نے بلا کر تمہیں یہ بتایا ہے۔ پھر میں اس کی توثیق کر دوں گا۔ پھر وہ توثیق والا خط چیئرمین صاحب کو دے دینا"۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ جماعتی خط و کتابت اور پھر اسے آگے پہنچانے کا یہ پہلا سبق تھا۔ پروگراموں کی ذمہ داری تو بہت بعد میں ملنی شروع ہوئی، مگر پروگراموں میں دکھائے جانے والے مواد کی حساسیت کا درس پہلی دفعہ اس ملاقات میں حاصل ہوا۔آج سوچتا ہوں تو اس سبق کی گہرائی اور بھی کھلتی جاتی ہے۔ ٹی وی کا تعلق صرف سماعت سے نہیں بلکہ بصارت سے بھی ہے۔ سو جو بات کہی جارہی ہے، اس کے ساتھ visuals اگر مناسبِ حال نہ ہوں تو بات کا اثر کم ہوجاتا ہے۔ پھر یہ کہ اگر حضرت مسیح موعودؑ یا خلفاء کی تصاویر کی بات ہو، تو اس میں باریکی سے احتیاط کی جائے کہ کہیں ہمارے ناقص انتخاب سے ان بزرگ ہستیوں کی شان میں گستاخی نہ ہو۔ پھر یہ کہ نئی نسل نے جن بزرگوں کو نہیں دیکھا، ان کے ذہن میں تو وہی تأثر بنے گا جو ہم ایم ٹی اے پر دکھائیں گے۔

بہت بعد میں ایک اور موقع پر بھی حضور نے اظہار فرمایا کہ "میں نے جب حضرت مصلح موعودؓ کو آخری مرتبہ دیکھا، اس وقت میری عمر کوئی پندرہ سولہ سال کی تھی۔ اور حضرت مصلح موعودؓ کی صحت بھی اچھی نہیں تھی۔ مگر اس وقت بھی جو بات ذہن پر نقش ہوگئی وہ آپ کی شخصیت کی شان و شوکت ہے۔ تصویروں اور وڈیوز کا انتخاب احتیاط سے ہونا چاہئے۔"

....

ایک مرتبہ حضور کی طرف سے ایم ٹی اے (اور نشر و اشاعت کے دیگر اداروں) کے لئے ہدایت آئی کہ حضرت مسیح موعودؑ اور آپؑ کے خلفاء کی تصاویر اور وڈیوز میں کسی بھی طرح کاردّ و بدل نہ کیا جائے۔ انگریزی الفاظ تھے

.... should not be graphically tampered with

حضور کا انداز بات کو سمجھانے کا ہمیشہ یہی دیکھا۔ الفاظ کم مگر معانی کا ایک جہان۔ حضور کا ہر ارشاد ایسا ہے جیسے انسان آئینہ خانہ میں داخل ہو جائے اور ہر طرف رنگا رنگ نقش و نگار بنتے چلے جائیں۔ یہاں بھی الفاظ اگرچہ کم تھے مگر ہمارے لئے ایک بہت بڑا سبق موجود تھا کہ ایم ٹی اے کے پاس جو بھی تصاویر اور وڈیوز موجود ہیں وہ جماعت کی امانت ہیں۔ انہیں جماعت تک پہنچانا ایم ٹی اے کی ذمہ داری قرار دیا گیا ہے۔انہیں پروگراموں میں دکھا کر صرف موجودہ نسلوں تک ہی نہیں پہنچانا بلکہ ان کو محفوظ کرنے کا بھی ایسا انتظام کرنا ہے کہ آئندہ نسلیں اس خزانہ کو بحفاظت حاصل کریں اور ان کی نشر و اشاعت کا کام جاری رہے۔ اگر آج ہم ان مقدس ہستیوں کی تصاویر کو گرافکس وغیرہ کے ذریعہ چھیڑنے کی کوشش کریں گے تو پھر حد کھینچنا مشکل ہو جائے گا۔ پھر بات رنگ بھرنے اور نقش و نگار بنانے اور پھر خاکوں تک جا پہنچنے کا احتمال ہے۔ پھر یہ بھی کہ اللہ کی ان چنیدہ ہستیوں کے حُسن کو کسی اور زیب و زینت کی احتیاج نہیں۔ لوگ انہی چہروں پر اللہ کا نور دیکھتے رہے ہیں اور دیکھتے رہیں گے۔ انہیں دنیوی زیب و زینت کی ضرورت نہیں کہ ان چہروں کے نور کے آگے دنیا کی زیب و آرائش کے سب سامان ہیچ ہیں۔ جنہیں خدا نے نور اور حسنِ صداقت سے مالا مال کیا ہو، ان میں انسان کو دخل دینے کی کیا ضرورت؟

....

2005ء میں ابھی میں دفتر ہی میں تعینات تھا کہ ایک روز ارشاد موصول ہوا کہ حضور انور نے ایم ٹی اے نیوز کی ذمہ داری خاکسار کے سپرد فرمائی ہے۔ تب نیوز کا سٹوڈیو بیت الفتوح میں منتقل ہوا ہی تھا۔ ریکارڈنگ رات کو ہوا کرتی۔ خاکسار دن کو دفتر کا کام کیا کرتا اور شام کو نیوز کی ریکارڈنگ کے سلسلہ میں بیت الفتوح حاضر ہوا کرتا۔ تب تک دنیا بھر کی جماعتی خبریں روزانہ کے عام بلیٹن ہی میں شامل کی جاتی تھیں۔ ایک روز حضور انور کی خدمت میں تجویز پیش کی گئی کہ جماعتی خبروں کا الگ بلیٹن ریکارڈ ہوا کرے۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت منظوری عطا فرمائی مگر ہمارے لئے اب مسئلہ یہ بن گیا کہ کبھی تو جماعتی خبریں اتنی ہوتیں کہ ایک معقول دورانیہ کا بلیٹن بن جاتا، کبھی ایک بھی خبر نہ ہوتی۔ یہ مشکل حضور انور کی خدمت میں پیش کی گئی تو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ایڈیشنل وکالتِ تبشیر کے ذریعہ دنیا بھر کی جماعتوں کو یہ سرکلر کروایا جائے کہ وہ اپنی کارگزاری کی رپورٹ ایم ٹی اے کو بھجوایا کریں تا کہ انہیں جماعتی خبروں میں شامل کر لیا جایا کرے۔

اس ایک ہدایت سے ہماری مشکل تو دور ہو ہی گئی مگر ساتھ یہ رہنمائی بھی مل گئی کہ جماعت احمدیہ کا نظام جس طرز پر خلفاء نے تعمیر کیا ہے، وہ بے سبب نہیں۔ اس نظام کے تحت کام کیا جائے تو منزلِ مقصود حاصل ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ ایڈیشنل وکالتِ تبشیر کا کام ہی یہ ہے کہ بیرونی جماعتوں سے رابطہ رکھیں اور بیرونی جماعتیں بھی ان سے مستقل رابطہ میں رہتی ہیں۔ جب اس شعبہ کا کام ہی بیرونی مشنز سے رابطہ ہے تو کیوں اس سے استفادہ نہ کیا جائے۔ اور بہت سے معاملات میں بھی حضور کی ایسی ہدایات ایم ٹی اے کو حاصل رہیں جن سے نظامِ جماعت کو سمجھنے اور اس کے دائرہ میں رہ کر کام کرنے کی توفیق ملتی ہے۔

جماعتی خبروں ہی کے سلسلہ میں حضور انور نے پرسیکیوشن نیوز شروع کرنے کی ہدایت فرمائی۔ یہ پروگرام کس طرح ارتقا سے گزر کر ''راہِ ہُدیٰ'' کی شکل تک پہنچا، اس کی تفصیل ایک گزشتہ مضمون میں آچکی ہے۔مگر اس پروگرام کے حوالہ سے حضور انور کی ہدایات بھی ایک امانت ہیں جو قارئین تک پہنچ جائیں تو ان کے لئے بھی اسی طرح ایمان افروز ہوں گی جس طرح ان ہدایات کے براہِ راست مخاطب نے ان سے فیض پایا۔

جب پروگرام ''راہِ ہُدیٰ'' کا آغاز ہوا تو یہ ایم ٹی اے کے لئے ایک بالکل نیا تجربہ تھا۔ چونکہ لائیو کالز کی سہولت تھی سو ناظرین کی طرف سے فون کالز کثرت سے آیا کرتیں۔ احمدی اور غیر از جماعت سبھی کی کالز ہوتیں جو پروگرام میں سنی جاتیں۔ لائیو کالز کی سہولت دیتے وقت یہ اندیشہ دامنگیر تھا کہ کہیں معاندین بدتہذیبی کا مظاہرہ نہ کریں۔ حضور انور سے رہنمائی کی درخواست کی گئی تو فرمایا ''کال سیدھی سٹوڈیو میں تو نہیں جائے گی ۔ پہلے تمہاری ٹیم اسے ریسیو کرے گی، ان سے کچھ بات کرے گی، پھر کال سٹوڈیو میں جائے گی۔ ایسا ہی ہے نا؟''

عرض کی کہ جی حضور ایسا ہی ہے۔ فرمایا ''تو بس .... جیسی بات چیت ان کے ساتھ تمہاری ٹیم فون اٹھاتے ساتھ کرے گی، اس سے ہی کالر کی بات چیت کے انداز کا فیصلہ ہوگا۔ پھر جب کال سٹوڈیو میں آئے تو جس انداز میں تم لوگ بات کرو گے، اس کا اثر ضرور کالر پر بھی ہوگا''۔

لکھنے کو تو یہ ہدایت میں نے یہاں تین سطور میں درج کر دی ہے، مگر میرا ایمان ہے کہ اس ہدایت کے اندر (ہر فرمان کی طرح) دعا بھی تھی۔ ان دنوں پاکستانی ٹی وی چینلز پر ٹاک شوز کا دور دورہ تھا۔ کیا میزبان، کیا مہمان، کیا لائیو کال کرنے والے، سب بدتہذیبی کا مظاہرہ ایسے کرتے گویا بدتمیزی کا کوئی مقابلہ ہے اور سب سے زیادہ بدتہذیب اور غیر شائستہ گفتگو کرنے والے کو کوئی انعام ملے گا۔ مگر ہمارے امام نے ہماری جو رہنمائی فرمائی، اس کا عملی رنگ خود آپ کے خطبات اور خطابات میں نظر آتا ہے۔ آج جب کہ پروگرام راہِ ہُدیٰ کو شروع ہوئے آٹھ سال کا عرصہ ہو گیا، مجھے یہ اقرار ان سطور میں کرنے دیجیے کہ کوئی ایک بھی لائیو کال ایسی نہیں جس میں دشنام طرازی کی گئی ہو۔ بڑے بڑے گرما گرم فون بھی آتے رہے، تیز لہجے بھی سننے کو ملے مگر کوئی ایک کال ایسی نہیں جو تہذیب سے گری ہوئی گفتگو پر مبنی ہو۔ یہ حضور انور کی اسی ہدایت کا کرشمہ تھا، اَور ہے۔

ایک مرتبہ ہمارے پینل میں بیٹھے ہوئے کسی دوست کے لہجے میں درشتی کا رنگ غالب آ گیا۔ اگلے روز ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو حضور نے اتفاق سے وہی حصہ ملاحظہ فرما رکھا تھا۔ فرمایا کہ ''سب شرکاء کو اچھی طرح بتا دو کہ زبان اور لہجہ نرم ہونا چاہیے۔ جب میں درشت زبان استعمال نہیں کرتا تو اَور کوئی کیوں کرے؟''

بالکل آغاز کی بات ہے کہ پروگرام میں دیا گیا ایک جواب حضور کو غیر ضروری طور پر طویل لگا۔ اگلی مرتبہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ:

''سب کو بتا دو کہ پروگرام کا مقصد پیاس لگانا ہے۔ پیاس بجھانا نہیں۔ ایک مرتبہ پیاس لگ گئی تو پھر بجھانے کا انتظام اللہ خود ہی کر دے گا''۔

ایک موقع پر خاکسار نے عرض کی کہ حضور، جس طرح الحوار المباشر میں کثرت سے لوگ بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں، راہِ ہُدیٰ میں وہ صورت نہیں۔ ہر پروگرام میں ایک یا دو لوگ ہی اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ جماعت میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ فرمایا ''مجھے بیعتوں کی کوئی جلدی نہیں۔ تم لوگوں کا کام اتمامِ حجت کرنا ہے، وہ کر دو۔ دلوں کو پھیرنا خدا کے ہاتھ میں ہے''۔ سبحان اللہ! خدا کی ذات پر ایسا یقین کامل ایسے آدمی ہی کو ہو سکتا ہے جس کا خدا تعالیٰ کے ساتھ براہِ راست تعلق ہو۔

حضور کو طویل جواب ہمیشہ ناپسند رہے۔ اور اس کے پیچھے کارفرما حکمت پر سے حضور نے خود پردہ بھی اٹھایا کہ بات مختصر ہو تو پیاس بھی بڑھتی ہے اور مزید جاننے کی خواہش بھی باقی رہتی ہے۔ مگر ایک دفعہ یوں ہوا کہ محترم مبشر احمد کاہلوں صاحب پاکستان سے ٹیلی فون کے ذریعہ پروگرام میں شامل تھے۔ محترم کاہلوں صاحب جواب اپنی مرضی کے طویل دیتے ہیں مگر اس بارہ میں انہیں کبھی توجہ دلانے کی مجال نہ ہوئی۔ وہ اس لئے کہ ایک مرتبہ پروگرام راہِ ہُدیٰ کے آغاز کے زمانہ میں حضور نے فرمایا کہ ''کل میں نے پروگرام کا کچھ حصہ دیکھا تھا۔ کاہلوں صاحب کا جواب بہت لمبا تھا، لیکن ٹھیک ہے، انہیں تو حضرت مسیح موعودؑ کی کتابیں حفظ ہیں۔ انہی میں سے باتیں بیان کر رہے تھے''۔ یعنی یہ توجہ بھی دلا دی کہ اپنے ذوقی نکات بیان کرنے سے کہیں بہتر ہے کہ قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعودؑ اور آپؑ کے خلفاء کے ارشادات پر مبنی گفتگو ہو۔ یہ بات حضور نے ویسے بھی کئی مواقع پر بیان فرمائی کہ اگر قرآن، حدیث اور حضرت مسیحِ موعودؑ اور آپؑ کے خلفاء کو اپنا دائرہ سمجھ لیا جائے تو اس سے بہتر کوئی جواب نہیں ہو سکتا۔

اس سے ایک اور بات یاد آ گئی۔ محرم کا مہینہ تھا اور یومِ عاشور میں ایک آدھ دن کا وقت رہتا تھا۔ ہمارا پروگرام ہوا اور کسی ایک بھی غیر احمدی نے کال نہ کی۔ سب کالر احمدی ہی تھے، وہ بھی بہت کم۔ مَیں اگلے روز ملاقات کے انتظار میں بیٹھا تھا۔ طبیعت پروگرام کی ویرانی کے باعث اداس تھی۔ مجھے یہ اندیشہ کھائے جا رہا تھا کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ بس کچھ ماہ لوگوں نے نیا پروگرام پسند کیا اور اب دلچسپی کم ہوتی جا رہی ہے۔ حاضر ہوا تو اپنی افسردگی کا اظہار کیا۔ خیال نہ رہا کہ افسردگی کا اظہار اس ہستی کے سامنے کر رہا ہوں کہ افسردگی اور مایوسی جس کے پاس سے بھی نہیں گزرتی۔

فرمایا ''کوئی بات نہیں۔ ابھی محرم کا مہینہ ہے۔ پاکستان میں تو اس مہینہ میں لوگ مصروف ہوتے ہیں۔ اب یہ دن گزر جائیں گے تو ٹھیک ہو جائے گا''۔

اگلا پروگرام ہوا تو اس روز جتنے غیر احمدیوں کے فون آئے، پہلے کبھی بھی نہ آئے تھے۔ اس روز تمام کالز غیر از جماعت احباب ہی کی سنی گئیں۔ احمدی کالر ناراحت بھی ہوئے کہ ہماری کالز بالکل نہیں لی گئیں۔ مگر ہم کیا کرتے کہ پہلا حق تو انہی کالرز کا تھا جو جماعت احمدیہ کے عقائد سے تعارف حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اس پروگرام کے بعد جب حاضرِ خدمت ہوا تو میں نے بہت جوش اور جذبہ سے بتایا کہ حضور، اس پروگرام میں تو اتنے غیر از جماعت کالر آئے کہ سنبھالنا مشکل ہو گیا۔ بلکہ بہت سے تو رہ بھی گئے جن کی کالز وقت کی کمی کے باعث لی ہی نہ جا سکیں۔ حضور نے اس بات کو اس طرح سنا جس طرح حضور کو معلوم ہی تھا کہ ایسا ہو گا۔ میں نے یہ بھی عرض کر دی کہ احمدی کالرز تو نالاں رہے کہ ان کی کالز نہیں لی جا سکیں۔ اس روز ایک اور ہدایت ارشاد ہوئی جس سے ایک نیا زاویہ روشن ہوا۔ فرمایا:

''احمدی کالرز کی بھی کالز لے لیا کرو۔ وہ سنیں گے، سمجھیں گے تو تبلیغ کرتے ہوئے انہی باتوں کو سمجھائیں گے۔ دوسروں کا پہلا حق ہے، مگر جہاں ہو سکے وہاں احمدی کالر کی کال بھی ضرور لو''۔ یعنی ایک پروگرام ہے، اس سے ایک ہی مقصد کیوں حاصل ہو۔ جہاں ایک ہی چیز سے ایک سے زیادہ مقاصد حاصل ہوتے ہوں، وہاں زیادہ مقاصد حاصل کئے جائیں۔ جہاں تبلیغ ہو وہاں تبلیغ کے لئے تیاری کا کام بھی ہوتا رہے۔ پھر یہ بھی کہ گھر والوں کا بھی تو حق ہوتا ہے۔

اسی طرح ایک مرتبہ پاکستان کے احمدی کالرز کا ذکر تھا۔ عرض کی کہ بعض کالر ایسے بھی ہیں کہ کال کر کے صرف اظہار خیال کرتے ہیں، سوال نہیں پوچھنا ہوتا۔ فرمایا ''ٹھیک ہے۔ پھر کیا ہوا۔ پاکستان میں تو ان کی زبان پر ویسے ہی پابندی ہے۔ کسی کی بات اچھی ہو اور اس کا شوق پورا ہوتا ہو تو کرنے دو''۔

دیکھئے تو! حضور مکانی اعتبار سے پاکستان سے دور سہی مگر دل اپنے ان مظلوم بچوں سے کس قدر قریب ہے۔ ان کے درد کا احساس سب سے زیادہ، ان سے بھی زیادہ حضور انور کے دل میں ہے۔ ایسی محبت دنیا کے کس رہنما کو اپنے لوگوں سے ہو گی۔ سبھی کا درد حضور کے دل میں تو ہے۔ غالب نے تو اپنے لئے مصرعہ کہا تھا، مگر ہم تو حضور کے لئے اللہ کے حضور فریاد کرتے ہیں کہ ؎

''اِن کی'' قسمت میں غم گر اتنا تھا
دل بھی یارب کئی دیئے ہوتے

آغاز میں جب بھی حضور سے پروگرام کے شرکاء کے سلسلہ میں رہنمائی کی درخواست کی گئی، ایسا لگا کہ حضور کی نظر کے سامنے اپنے تمام علماء موجود ہوتے ہیں۔ موضوع کے اعتبار سے علماء کے نام ارشاد فرماتے۔ کوئی تجویز ہوتی تو منظور بھی فرما لیتے مگر بعض اوقات ساتھ فرماتے کہ فلاں صاحب اس موضوع پر اچھی بات کر لیں گے۔ بعض علماء کو پروگرام میں آئے کچھ وقت گزر جاتا تو یہ بھی حضور کو یاد ہوتا۔ فرماتے کہ ''..... صاحب بڑی دیر سے نہیں آئے۔ کوئی پروگرام عیسائیت پر ہو تو ان کو بلا لینا''۔

جب عرض کی کہ مثلاً سیرت حضرت مسیح موعودؑ پر پروگرام ہے۔ تو صرف یہاں لندن ہی کے نہیں بلکہ پاکستان کے علماء بھی مستحضر ہوتے کہ سیرت کو کون اچھا بیان کر سکتا ہے۔

پاکستان کے علماء کو پروگرام میں شامل کرنے کا جس روز حضور انور نے فیصلہ فرمایا، اس روز ساتھ یہ بھی فرمایا کہ ''پاکستان میں انہیں روزمرہ غیر احمدی مسلمانوں سے واسطہ رہتا ہے۔ انہیں بہتر معلوم ہے کہ آج کل کون سے سوال زیادہ پوچھے جاتے ہیں ۔ پھر پاکستانی لوگوں کے رجحان کا بھی انہیں بہتر پتہ ہے کہ کیسے جواب سے مطمئن ہوتے ہیں''۔

حضور کے سامنے علماء کے نام بطور تجویز پیش ہوتے۔ تین یا چار نام لکھ کر عرض کر دیتا کہ حضور ان میں سے یا جن کو حضور مناسب خیال فرمائیں، کوئی سے دو علماء کی منظوری عنایت فرمائیں۔ حضور کوئی سے دو ناموں کے ساتھ نشان لگا کر ان کی منظوری عنایت فرما دیتے۔ یا کوئی اور نام تحریر فرما دیتے۔ ایک صاحب کا نام تھا جس کے ساتھ کبھی منظوری کا نشان لگا ہوا نہ آیا۔ میں نے خیال کیا کہ ان کی منظوری نہیں آتی لہٰذا اُن کا نام لکھنا چھوڑ دیا۔ بعد میں ایک اور پروگرام شروع ہوا جس کی نوعیت مختلف تھی۔ اس کے لئے انہی صاحب کا نام حضور انور نے ازخود ارشاد فرمایا کہ ان کو بلا لو۔ تو یہ بات ایک مرتبہ پھر معلوم ہو گئی کہ حضور کو صرف علماء کے نام ہی نہیں مستحضر ہوتے بلکہ ان کی قابلیت اور ان کے علمی رجحان کا بھی خوب علم ہوتا ہے کہ کب، کون، کہاں پر مناسب ہے۔

ایک بار عرض کی کہ راہِ ہُدیٰ میں ایک غیر از جماعت کالر نے شکوہ کیا ہے کہ جب ہم ان کے لئے ''غیر احمدی کالر'' کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں تو انہیں اس سے 'غیریت' کا احساس ہوتا ہے۔ فرمایا ''تو نہ کہا کرو غیر احمدی۔ Non Ahmadi کہہ لیا کرو''۔ عادتاً کبھی زبان سے نکل ہو گیا تو الگ بات ورنہ اس بات کا اہتمام کیا جاتا رہا ہے کہ انہیں غیر احمدی نہ کہا جائے۔

کرسچن مذہب سے تعلق رکھنے والوں کے لئے اردو میں ''عیسائی'' کی اصطلاح عام ہے اور کبھی بھی یہ اصطلاح ہتک آمیز خیال نہیں کی گئی۔ ایک کرسچن خاتون جرمنی سے بڑی باقاعدگی سے فون کرتیں اور سوالات پوچھتیں۔ ایک بار انہوں نے کہا کہ جس طرح آپ اپنے لئے ''قادیانی'' کی اصطلاح پسند نہیں کرتے ، میں بھی عیسائی کہلوانا پسند نہیں کرتی۔ ہم مسیحی ہیں اور ہمیں اسی نام سے پکارا جائے۔ حضور نے فرمایا کہ انہیں مسیحی ہی کہا جائے مگر ساتھ یہ وضاحت بھی دے دینا کہ ہم قادیان سے منسوب ہونا باعثِ فخر سمجھتے ہیں مگر یہ ضرور کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا نام جماعت کے بانی (علیہ السلام) نے جماعت احمدیہ رکھا تھا، لہٰذا من حیث الجماعت ہمارا حوالہ یہی نام ہے۔ یعنی حضور انور کو اسلام کے پیغام کو عام کرنے کی تڑپ تو سب سے زیادہ ہے ہی، مگر اس کے ساتھ ساتھ یہ خیال رکھنا بھی سکھا دیا کہ ہماری کسی بھی بات سے ناظرین کی دل آزاری نہ ہو۔

پروگرام میں غیر مبائعین کا ذکر تھا۔ عادتاً انہیں پروگرام میں 'لاہوری' احمدی کہہ کر ذکر کیا گیا۔ ایک صاحب کا فون آیا کہ ہم نہیں پسند کرتے کہ ہمیں 'لاہوری' کہا جائے۔ ہدایت کی درخواست کی تو فرمایا کہ ''جو وہ پسند کرتے ہیں وہ کہہ لیا کرو۔ خود بھی بہت سے لاہوری احمدی خود کو لاہوری ہی کہتے ہیں۔ انہی کو کہو کہ بتا دیں۔ جو کہیں وہ کہہ لیا کرو''۔ ان سے رابطہ کر کے پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ ہمارا حوالہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے طور پر دیا جائے۔ سو آئندہ سے اس بات کی بھی احتیاط کی گئی۔

مقصد یہ کہ حضور انور نے ہمیں قدم قدم پر سمجھایا کہ محبت کو عام کرنا ہے، نفرت کو نہیں۔ جو کام محبت سے ہوتا ہے وہ دل دکھا کر نہیں ہوتا، بلکہ اُلٹا بُعد اور فاصلے بڑھتے ہیں۔

ایک مرتبہ ایک سوال کے جواب میں ہمارے ایک عالمِ دین نے ایسی بات بیان کر دی جو جماعتی موقف کو درست پر بیان نہیں کرتی تھی۔ ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو حضور انور نے فرمایا کہ میں نے خود بھی محسوس کیا تھا اور پھر ربوہ سے سلسلہ کے ایک عالم نے بھی بڑا زوردار خط لکھا ہے کہ یہ بات درست نہیں تھی۔ حضور نے فرمایا کہ آئندہ پروگرام میں درست موقف بیان ہو۔ جب اگلے پروگرام کے لئے شرکا کے بارہ میں پوچھا تو میرا خیال تھا کہ جن سے غلطی ہوئی ہے، حضور انہیں شامل نہیں فرمائیں گے۔ مگر فرمایا کہ انہی کو بلاؤ اور کہو کہ بات کو درست طور پر بیان کر دیں۔ یہ اور اس طرح کے بہت سے اور واقعات سے معلوم ہوا کہ حضور ربِّ غفور و رحیم کی محبت میں ہماری خطائیں معاف کرتے ہیں اور کرتے چلے جاتے ہیں۔ مگر وہاں تک جہاں تک سلسلہ کے کام پر آنچ نہ آتی ہو۔

--------(باقی آئندہ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محموداحمدملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

صحابہ رسول کی خدمت خلق کے نمونے

خدمت خلق، یعنی مخلوق کی بے لوث خدمت کرنا اور اس خدمت کے بدلہ کسی عنایت یا شکر کا منتظر نہ رہنا بلکہ محض لِلّٰہ مخلوق کے کام آنا رضائے باری تعالیٰ کے حصول کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے کیونکہ اَلْخَلْقُ عَیَالُ اللّٰہ۔ روزنامہ ''الفضل'' ربوہ کے سالانہ نمبر 2011ء میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی بے لَوث خدمت خلق کے بارہ میں مکرم عبدالقدیر قمر صاحب کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

☆ خدمت خلق میں بھی رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ ہر پہلو سے ممتاز نظر آتے ہیں۔ حضرت ابوبکرصدیقؓ خلافت سے پہلے مدینہ کے ایک گھر میں بکریوں کا دودھ دوہ دیا کرتے تھے۔ آپؓ جب خلیفہ بنے تو اس گھر کی ایک کم سن لڑکی کہنے لگی: اب ہماری بکریوں کو کون دوہے گا؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: مَیں ہی تمہاری بکریاں دوہوں گا۔

☆ مدینہ کے اطراف میں ایک کمزور نابینا عورت رہتی تھی۔ حضرت عمرؓ اس کے گھر اس کی خدمت گزاری کے لئے جاتے۔ ایک بار انہوں نے محسوس کیا کہ کوئی شخص ان سے بھی پہلے یہ خدمت سرانجام دے دیتا ہے۔ انہوں نے سوچا کہ یہ کون شخص ہے جو مجھ سے بھی پہلے کارِثواب سے بہرہ یاب ہوجاتا ہے۔ کئی دنوں کی جدوجہد کے بعد انہیں معلوم ہوا کہ یہ حضرت ابوبکرؓ ہیں جو اس ضعیفہ وکمزور کی خدمت کرتے ہیں۔ بے اختیار کہنے لگے۔ یا خلیفۃ رسول اللہ! قسم ہے، روز آپ ہی سبقت لے جاتے ہیں۔

☆ حضرت عمرؓ کا معمول تھا کہ مجاہدین کے گھروں میں جاتے۔ انہیں سودا سلف لادیتے۔ مقام جنگ سے قاصد آتا تو مجاہدین کے خطوط ان کے گھروں میں پہنچاتے۔ جس گھر میں کوئی پڑھا لکھا نہ ہوتا خود ہی انہیں پڑھ کر سناتے، اُن کی طرف سے جواب لکھتے، رات کو عموماً آبادی کا حال معلوم کرنے کے لئے گشت کرتے۔

ایک دفعہ گشت کرتے ہوئے مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر مقامِ حرا پہنچے دیکھا کہ ایک عورت کچھ پکا رہی ہے اور پاس بچے بیٹھے رو رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے بچوں کے رونے کی وجہ پوچھی تو اس عورت نے کہا۔ بچے بھوک سے تڑپ رہے ہیں۔ میں نے ان کو بہلانے کے لئے خالی ہنڈیا چولہے پر چڑھا رکھی ہے۔ حضرت عمرؓ اُسی وقت مدینہ آئے اور آٹا، گھی، گوشت اور کھجوریں لے کر چلے۔ آپؓ کے غلام نے کہا: مَیں اٹھالیتا ہوں۔ آپؓ نے فرمایا: 'قیامت کے دن میرا بار تم نہیں اٹھاؤ گے'۔ اور خود ہی سب سامان اُٹھا کر عورت کے پاس گئے۔ تو اُس نے کھانا پکا کر بچوں کو کھلایا۔

☆ ایک دفعہ حضرت عمرؓ کو بازار میں ایک عورت نے روک کر کہا کہ اے امیرالمومنین! میرا خاوند فوت ہو گیا ہے اور چھوٹے چھوٹے بچے پیچھے چھوڑ گیا ہے۔ ان کے پاس نہ کھیتی ہے، نہ زمین، نہ مویشی، نہ جانور اور وہ کچھ کمانے کے قابل بھی نہیں ہیں، مجھے ڈر ہے کہ وہ بھوک کے ہاتھوں ہلاک نہ ہوجائیں۔ اُس کی یہ بات سن کر حضرت عمرؓ بیت المال گئے اور ایک اونٹ پر دو بورے اناج اور کچھ ضروری سامان بھی رکھا۔ پھر وہ اونٹ لے جا کر اُس عورت کو دے دیا اور فرمایا یہ اونٹ اور سامان لے لو اور ابھی یہ سامان ختم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اور بندوبست فرمادے گا۔

☆ حضرت عثمانؓ کو اللہ تعالیٰ نے مال وزر کی فراوانی سے نواز رکھا تھا اور آپ نے ہمیشہ اس دولت سے رفاہ عامہ کے کام کروائے۔ آپؓ باقاعدگی کے ساتھ بیواؤں اور یتیموں کی خبرگیری کرتے۔ ہجرت کے بعد مدینہ میں پینے کے پانی کا بڑا مسئلہ تھا۔ تمام کنوؤں کا پانی کھاری تھا لیکن میٹھے پانی کا ایک کنواں کسی یہودی کی ملکیت تھا جس سے پانی لینا مسلمانوں کے لئے ایک مسئلہ تھا۔ آپؓ نے بیس ہزار درہم میں وہ کنواں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کردیا۔ نیز مسجد نبوی کی توسیع کے لئے بھی اردگرد کی زمین خرید کر آنحضور ﷺ کی خدمت میں پیش کی۔

غزوۂ تبوک میں جب عسرت وتنگی نے مسلمانوں کو پریشان کر رکھا تھا تو آپؓ نے ہزاروں درہم صرف کرکے مجاہدین کے لئے سازوسامان اور اسلحہ وغیرہ مہیا کیا۔ اسی طرح ایک جہاد میں ناداری ومفلسی کے باعث مسلمان انتہائی پریشان تھے اور منافق اس حال میں طعنہ زن۔ تب آپؓ نے چودہ اونٹ مع سامان خورونوش رسول اللہ کی خدمت میں مسلمانوں میں تقسیم کرنے کے لئے پیش کئے۔

☆ غلاموں کو آزاد کروانا بھی صحابہؓ کا معمول تھا۔ حضرت ابوبکرؓ مکہ میں خاص طور پر بوڑھوں اور عورتوں کو اسلام لانے پر خرید کر آزاد فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپؓ کے والد نے کہا کہ اگر قوی مردوں کو خرید کر آزاد کیا کرو تو وہ تمہاری مدد کریں گے، تمہیں فائدہ پہنچائیں گے اور تمہارے دشمنوں کو تم سے دور رکھیں گے۔ آپؓ نے فرمایا: مَیں تو اس خدمت سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتا ہوں۔

☆ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے غلاموں کے نگران سے پوچھا: کیا غلاموں کو کھانا کھلادیا ہے؟ اُس نے کہا: ابھی نہیں۔ فرمانے لگے: جاؤ انہیں کھانا کھلاؤ۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ آدمی کے گنہگار ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اُن سے اُن کی خوراک روک لے جن پر وہ اختیار رکھتا ہے۔

☆ صحابہؓ بعض دفعہ غلاموں کے بوجھ ہلکا کرنے کے لئے خود بھی کام میں اُن کے ساتھ شامل ہوجاتے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت سلمان فارسیؓ کو آٹا گوندھتے دیکھا تو تعجب سے پوچھا: غلام کہاں ہے؟ فرمایا: میں نے اسے ایک کام کے لئے بھیجا اور یہ پسند نہیں کیا کہ اس سے اَور کام لوں اور اس لئے آٹا خود گوندھ رہا ہوں۔

☆ حضرت زینبؓ متعدد یتیموں کی پرورش کرتی تھیں۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پوچھوایا کہ اپنے شوہر اور یتیموں پر صدقہ کروں تو جائز ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا: اس کا دوہرا ثواب ملے گا۔ ایک قرابت کا دوسرا صدقہ کا۔

☆ ایک یتیم حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ کھانا کھایا کرتا تھا۔ ایک دن آپ نے کھانا منگوایا تو وہ موجود نہ تھا۔ آپ کھانا کھا چکے تو وہ آیا۔ آپ نے گھر پیغام بھجوایا تو کھانا موجود نہ تھا۔ آپ اس کے لئے ستّو اور شہد لے کر آئے اور کہا لو کھاؤ تم کسی نقصان میں نہیں رہے۔

☆ اُمّ المومنین حضرت عائشہؓ کئی یتیم بچوں کی پرورش فرماتی تھیں۔ آپؓ اُن یتیم بچوں کے اموال تجارت میں لگا دیتیں تا اُن کو فائدہ پہنچے۔

☆ حضرت طلحہؓ کو ایک دفعہ اُداس دیکھ کر ان کی اہلیہ نے وجہ پوچھی تو کہنے لگے: میرے پاس ایک بڑی رقم جمع ہوگئی ہے اور مَیں اس فکر میں ہوں کہ اسے کیا کروں۔ اہلیہ نے کہا: اسے تقسیم کروادیجئے۔ آپؓ نے اسی وقت چار لاکھ کی رقم اپنی قوم کے مستحقین میں تقسیم کرادی۔

حضرت طلحہ بنوتمیم کے تنگ دست خاندانوں کی کفالت کیا کرتے تھے، لڑکیوں اور بیوگان کی شادیوں میں ان کی مدد کرتے، مقروضوں کے قرض ادا کرتے۔ ایک دفعہ حضرت علیؓ نے کسی کو یہ شعر پڑھتے سنا کہ میرا ممدوح ایسا شخص تھا کہ جب بھی اسے فراخی نصیب ہوتی تو دولت اُسے اپنے دوست کے اَور قریب کردیتی تھی اور فقر اُسے اپنے دوستوں سے دُور رکھتا یعنی کبھی تنگی میں بھی وہ کسی سے سوال نہ کرتا۔ حضرت علیؓ نے یہ شعر سنا تو فرمایا ''خدا کی قسم! یہ صفت حضرت طلحہؓ میں خوب پائی جاتی تھی''۔

☆ حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں مدینہ میں قحط پڑ گیا۔ حضرت عثمانؓ کا تجارتی قافلہ سب سے پہلے مدینہ پہنچا۔ اونٹوں کی قطاروں کی قطاریں غلّہ سے لدی ہوئی تھیں۔ مدینہ کے کئی تاجر ڈیڑھ گُنا سے زیادہ قیمت ادا کرکے بھی وہ مال خریدنے کے خواہشمند تھے۔ لیکن حضرت عثمانؓ نے کہا کہ مجھے اس سے زیادہ نفع ملتا ہے کیونکہ میرا خدا مجھے ایک درہم کے مقابلہ پر دس درہم کی نوید سناتا ہے۔ پھر آپؓ نے ان تمام اونٹوں پر لدا ہوا مال مدینہ کے غرباء کے لئے وقف کردیا۔

☆ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ فلاں شخص کا ایک کھجور کا درخت ہے اور میں اپنی دیوار کی ٹیک اس سے لگانا چاہتا ہوں۔ آپ اس سے کہہ دیں کہ وہ مجھے کھجور کا وہ درخت دیدے تا میں اپنی دیوار کو ٹیک لگاسکوں۔ آپؐ نے اُس آدمی سے کہا کہ جنت کے کھجور کے درخت کے عوض اِسے یہ درخت دیدو۔ اُس نے انکار کردیا۔ جب حضرت ابودحداحؓ تک یہ بات پہنچی تو آپ اُس شخص کے پاس گئے اور اُس کا کھجور کا درخت اپنے ایک باغ کے عوض حاصل کرلیا اور پھر وہ درخت آپؐ کی خدمت میں پیش کرکے سارا ماجرا بیان کیا۔ یہ سن کر آنحضور ﷺ نے کئی دفعہ اس بات کو دہرایا کہ ابودحداح کے لئے کھجور کے کتنے بڑے اور بھاری خوشے ہیں۔

جب حضرت ابودحداحؓ نے اپنی بیوی کو یہ ساری بات بتائی تو بیوی نے بھی کہا کہ بڑا نفع مند سودا ہے۔

☆ ایک دن حضرت حسنؓ طواف کررہے تھے۔ اسی حالت میں ایک شخص نے آپؓ کو اپنی کسی ضرورت کے لئے ساتھ لے جانا چاہا۔ آپؓ طواف چھوڑ کر اس کے ساتھ ہوگئے اور جب اس کی ضرورت پوری کرکے واپس آئے تو کسی نے اعتراض کیا کہ آپ طواف چھوڑ کر اس کے ساتھ کیوں چلے گئے؟ فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے اس کی ضرورت پوری ہوجاتی ہے تو جانے والے کو ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ اگر پوری نہ بھی ہو تو بھی ایک عمرہ کا ثواب مل جاتا ہے۔ اس لئے میں نے طواف کے بجائے پورے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب حاصل کیا ہے اور پھر واپس آکر طواف بھی پورا کرلیا ہے۔

☆ حضرت ابوقتادہؓ سے ایک شخص نے قرض لیا۔ آپؓ مقررہ میعاد کے بعد جب بھی اس سے رقم لینے آتے تو وہ چھپ جاتا۔ ایک دن آپؓ نے اُسے جالیا اور چھپنے کی وجہ پوچھی۔ اس نے کہا کہ سخت تنگدست ہوں، میرے پاس کچھ نہیں کہ قرض ادا کرسکوں۔ یہ سن کر حضرت ابوقتادہؓ آبدیدہ ہوگئے اور یہ کہتے ہوئے اُسے مزید مہلت دے دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص اپنے قرضدار کو مہلت دیتا ہے یا اس کا قرض معاف کردیتا ہے وہ قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہوگا۔

اسی طرح حضرت ابوالیسرؓ نے ایک شخص سے قرض لینا تھا لیکن وہ ملنے سے پہلوتہی کرتا۔ آپؓ نے وجہ پوچھی تو اُس نے کہا کہ تنگدستی کی وجہ سے شرم دامنگیر تھی۔ آپ نے اُس کا قرض معاف کیا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ جس نے تنگدست کو مہلت دی یا قرض معاف کیا تو وہ قیامت کے دن خدا کے سایہ میں ہوگا۔

صحابہ کرامؓ جہاں قرضداروں کا قرض معاف کرکے یا انہیں مہلت دے کر ان کی خدمت کرتے تھے اسی طرح مقروض کی طرف سے قرضہ ادا کرکے بھی خدمت بجالاتے۔

ایک دفعہ ایک شخص نے باغ خریدا۔ سوءِ قسمت! ایسی آفت آئی کہ تمام پھل ضائع ہوگیا۔ اب قیمت کیونکر ادا ہو۔ جب صحابہؓ کے علم میں یہ بات آئی تو انہوں نے ان کی معاونت واعانت کی اور اس طرح قیمت ادا ہوگئی۔

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فلاں قبیلہ کا کوئی شخص ہے؟ ایک صحابیؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تمہارا بھائی قرض میں ماخوذ ہے۔ اس صحابیؓ نے اس کا کل قرض ادا کردیا۔

ایک دفعہ ایک شخص فوت ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی گئی کہ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ آپؐ نے فرمایا آپ لوگ جنازہ پڑھ لیں۔ چونکہ یہ مقروض ہے اس لئے مَیں نہیں پڑھوں گا۔ اس پر حضرت ابوقتادہؓ نے عرض کیا: حضور! میں اس قرض کی ادائیگی کا ذمہ لیتا ہوں۔ حضور نے فرمایا: یہ ذمہ داری وفا کے ساتھ پوری کروگے؟ انہوں نے کہا: جی حضور! تب آپؐ نے اس شخص کی نماز جنازہ پڑھائی۔

☆ اشعری قبیلہ کے لوگ مدینہ میں ہجرت کرکے آگئے تھے۔ ان لوگوں میں باہم تعاون اور مدد کی روح تھی جبکہ غزوات کے دوران یا مدینہ میں رہتے ہوئے ان کا زادِراہ ختم ہوجاتا یا کھانے پینے کا سامان کم ہوجاتا تو ہر شخص کے گھر میں جو کچھ ہوتا وہ سب لاکر ایک جگہ اکٹھا کرتے اور پھر سب میں برابر تقسیم کرلیتے۔ ان کی اسی خوبی کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں۔

☆ صحابہ کرامؓ ہمیشہ ایک دوسرے کی اعانت و مدد کرتے تھے۔ حضرت اسماءؓ (بنت ابوبکرؓ) گھر کے سب کام نمٹالیتی تھیں بلکہ جانوروں وغیرہ کی دیکھ بھال بھی کرلیتی تھیں مگر انہیں روٹی پکانا نہیں آتی تھی۔ اس سلسلہ میں ان کے ہمسائے ان کی مدد کرتے تھے اور روٹی پکادیتے تھے۔

☆ حضرت جعفرؓ اصحاب صُفّہ کا خاص خیال رکھتے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں جب مجھے بھوک ستاتی تو میں لوگوں سے ان آیات کا مطلب پوچھتا جن میں مساکین اور بھوکوں کو کھانا کھلانے کا ذکر ہے۔ جب بھی حضرت جعفرؓ سے پوچھنے کا اتفاق ہوتا وہ پہلے اپنے گھر لے جاکر کھانا کھلاتے پھر کوئی اور بات کرتے۔ آنحضورؐ نے اُن کا نام ہی ابوالمساکین رکھا ہوا تھا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس قدر مسکین نواز تھے کہ اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے تھے جب تک کسی مسکین کو اپنے ساتھ کھانے میں شریک نہ کرلیں۔

اس ایمان افروز مضمون کا بقیہ حصہ آئندہ کسی شمارہ کے ''الفضل ڈائجسٹ'' میں پیش کیا جائے گا۔ انشاءاللہ

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
March 10, 2017 – March 16, 2017

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday March 10, 2017

00:00 World News
00:20 Tilawat: Surah Ibraheem verses 11-53 and Surah Al-Hijr verses 1-2 with Urdu translation.
00:35 Dars-e-Malfoozat: Selected extracts from the literature of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad, the Promised Messiah (as) focusing on 'praying when one sees weakness in others'.
00:50 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 23.
01:05 Reception In Nagoya, Japan: Recorded on November 09, 2013.
02:00 Spanish Service
02:40 Pushto Service
03:20 Roots To Branches
03:50 Tarjamatul Qur'an Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses of Surah Al-Anaam, verses 101 - 122 by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 81, recorded on September 27, 1995.
04:55 Liqa Ma'al Arab: Session no. 62.
06:00 Tilawat
06:15 Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Quran: Lesson no. 24.
07:00 Huzoor's (aba) Tour Of The Far East: Recorded on December 18, 2013.
07:30 In His Own Words
08:20 Rah-e-Huda: Recorded on March 04, 2017.
10:00 Indonesian Service
11:00 Deeni-o-Fiqahi Masail
11:30 Tilawat [R]
11:50 Seerat-un-Nabi: A discussion on the life and character of the Holy Prophet (saw).
12:30 Live Transmission From Baitul Futuh
13:00 Live Friday Sermon
14:00 Live Transmission From Baitul Futuh
14:35 Shotter Shondane: Rec. January 23, 2014.
15:45 Let's Find Out
16:20 Friday Sermon [R]
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:30 Huzoor's (aba) Tour Of The Far East [R]
19:05 Kasauti
19:30 In His Own Words [R]
20:20 Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:00 Friday Sermon [R]
22:20 Rah-e-Huda [R]

Saturday March 11, 2017

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Yassarnal Qur'an
01:00 Huzoor's (aba) Tour Of The Far East
01:40 Let's Find Out
02:10 Friday Sermon
03:20 Rah-e-Huda
04:55 Liqa Ma'al Arab: Session no. 63.
06:00 Tilawat
06:15 Dars-e-Hadith
06:35 Al-Tarteel: Lesson no. 23.
07:05 Jalsa Salana Germany Address To Ladies: Recorded on June 29, 2013.
08:00 International Jama'at News
08:30 Story Time: Programme no. 54.
09:00 Question And Answer Session: A question and answer session with Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul-Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on March 01, 1987.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Recorded on March 10, 2017.
12:15 Tilawat [R]
12:30 Al-Tarteel [R]
13:00 Live Intekhab-e-Sukhan
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Maidane Amal Ki Kahani
16:00 Live Rah-e-Huda
17:35 Al-Tarteel [R]
18:05 World News
18:25 Jalsa Salana Germany Address To Ladies
19:30 Faith Matters: Programme no. 171.
20:30 International Jama'at News [R]
21:05 Rah-e-Huda [R]
22:35 Story Time [R]
22:55 Friday Sermon [R]

Sunday March 12, 2017

00:05 World News
00:25 Tilawat
00:40 In His Own Words
01:05 Al-Tarteel
01:35 Jalsa Salana Germany Address To Ladies
02:30 Story Time
02:50 Friday Sermon
04:00 Maidane Amal Ki Kahani
04:55 Liqa Ma'al Arab: Session no. 64.
06:00 Tilawat
06:20 Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
06:40 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 24.
07:00 Huzoor (aba) Ke Saath Tulaba Ki Nashist: Recorded on December 3, 2016.
08:50 Question And Answer Session: Recorded on November 22, 1997.
10:05 Indonesian service
11:10 Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on February 24, 2017.
12:20 Tilawat [R]
12:35 Aao Husne Yar Ki Baatain Karain [R]
12:55 Yassarnal Quran [R]
13:10 Friday Sermon: Recorded on March 10, 2017.
14:20 Shotter Shondhane: Rec. January 23, 2014.
15:25 Huzoor (aba) Ke Saath Tulaba Ki Nashist [R]
17:15 Kids Time
17:45 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:20 Huzoor (aba) Ke Saath Tulaba Ki Nashist [R]
20:10 Beacon of Truth: Rec. November 20, 2016.
21:00 Ashab-e-Ahmad
21:25 Khilafat-e-Haqqa Islamiya
22:00 Friday Sermon [R]
23:10 Question And Answer Session [R]

Monday March 13, 2017

00:20 World News
00:40 Tilawat
00:55 Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
01:15 Yassarnal Quran
01:35 Huzoor (aba) Ke Saath Tulaba Ki Nashist
03:35 Friday Sermon
04:55 Liqa Ma'al Arab: Session no. 65.
06:00 Tilawat: Surah Yoosuf verses 54-101.
06:20 Dars-e-Hadith
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 22.
07:05 Reception In New Zealand Parliament: Recorded on November 4, 2013.
08:00 International Jama'at News
08:35 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
08:55 Rencontre Avec Les Francophones: Hazrat Khalifatul Masih IV holds a question & answer session for French speaking friends. Rec. July 13, 1997.
10:00 Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon. Recorded on September 30, 2016.
11:05 Royal Rajasthan
11:35 Aao Kahani Sunain
12:00 Tilawat [R]
12:20 Al-Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on April 08, 2011.
14:05 Bangla Shomprochar
15:10 Royal Rajasthan [R]
15:55 Rah-e-Huda: Recorded on March 04, 2017.
17:25 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Reception In New Zealand Parliament [R]
19:05 Somali Service
19:35 Sach Toh Ye Hai
20:35 Rah-e-Huda [R]
22:10 Friday Sermon [R]
23:15 Royal Rajasthan [R]

Tuesday March 14, 2017

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:40 Dars-e-Hadith
00:55 Al-Tarteel
01:25 Reception In New Zealand Parliament
02:10 Kids Time
02:45 Friday Sermon
04:00 Aao Kahani Sunain [R]
04:25 In His Own Words
04:55 Liqa Ma'al Arab: Session no. 59.
06:00 Tilawat
06:15 Dars-e-Malfoozat
06:30 Yassarnal Quran: Lesson no. 23.
06:55 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna Canada: Recorded on November 13, 2016.
07:55 Philosophy Of The Teachings Of Islam
08:25 Kasre Saleeb: A discussion programme on the topic of 'the signs of the coming of the Promised Messiah (as)'.
08:55 Question & Answer Session: Recorded on December 22, 1996.
10:15 Indonesian Service
11:20 Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on January 06, 2017.
13:05 Tilawat: Surah As-Sajdah, verses 1-20.
13:20 Dars-e-Malfoozat [R]
13:30 Yassarnal Quran [R]
13:50 Faith Matters: Programme no. 176.
14:45 Bangla Shomprochar
15:50 Spanish Service
16:40 Philosophy Of The Teachings Of Islam
17:05 Noor-e-Mustafwi
17:15 Yassarnal Quran [R]
17:45 World News
18:05 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna Canada [R]
20:00 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on January 27, 2017.
21:10 The Bigger Picture
21:55 Faith Matters [R]
22:55 Question And Answer Session [R]

Wednesday March 15, 2017

00:05 World News
00:25 Tilawat
00:35 Dars-e-Malfoozat
00:50 Yassarnal Qur'an
01:20 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna Canada
03:15 Rishta Nata Ke Masayil
03:25 In His Own Words
04:05 Story Time
04:30 Australian Service
04:55 Liqa Ma'al Arab: Session no. 04.
06:00 Tilawat
06:15 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:35 Al-Tarteel: Lesson no. 23.
07:05 Jalsa Salana Germany Concluding Address: Rec. June 30, 2013.
08:10 The Bigger Picture: Recorded on June 07, 2016.
09:00 Urdu Question And Answer Session: Rec. March 01, 1987.
09:50 Indonesian Service
10:55 Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on March 10, 2017.
12:00 Tilawat [R]
12:15 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:30 Al-Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on March 04, 2011.
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Deeni-o-Fiqahi Masail
15:45 Kids Time: Prog. no. 29.
16:15 Faith Matters: Programme no. 170.
17:25 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:25 Jalsa Salana Germany Concluding Address [R]
19:30 French Service
20:35 Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:10 Kids Time [R]
21:50 Friday Sermon: Recorded on March 04, 2011.
22:55 Intikhab-e-Sukhan: Rec. March 11, 2017.

Thursday March 16, 2017

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00 Al-Tarteel
01:30 Jalsa Salana Germany Concluding Address
02:35 Deeni-o-Fiqahi Masail
03:15 In His Own Words
03:50 Faith Matters
04:55 Liqa Ma'al Arab: Session no. 69.
06:05 Tilawat
06:20 Dars-e-Malfoozat
06:35 Yassarnal Quran: Lesson no. 23.
07:00 Reception in Nagoya, Japan: Recorded on November 9, 2013.
08:00 In His Own Words
08:30 Tarjamatul Qur'an Class: Surah Al-Anaam, verses 101 - 122 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 81, recorded on September 27, 1995.
09:45 Indonesian Service
10:50 Japanese Service
11:10 Aadab-e-Zindagi
12:00 Tilawat [R]
12:20 Dars-e-Malfoozat [R]
12:35 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Beacon Of Truth: Recorded on October 30, 2016.
14:00 Friday Sermon: Recorded on March 03, 2017.
15:05 Khilafat-e-Haqqa Islamiya
15:40 Roots to Branches
16:10 Persian Service
16:40 Tarjamatul Qur'an Class [R]
17:45 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:20 Reception in Nagoya, Japan [R]
19:15 Aadab-e-Zindagi [R]
20:00 Roots to Branches [R]
20:30 Faith Matters: Programme no. 171.
21:35 In His Own Words
22:05 Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:10 Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 24 | Friday 10 March , 2017 | Issue No. 10

امیرالمومنین حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء

❁... مساجد ہمارے لئے بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ نہ صرف عبادت کے لئے بلکہ مل بیٹھنے کے لئے بھی۔... ❁... اگر میں اسلام کی تعلیمات کو اختصار کے ساتھ دو جملوں میں بیان کروں تو وہ یہ ہے کہ اپنے خالق حقیقی سے محبت کرو اور اس کے حقوق ادا کرو۔ نیز اس کی مخلوق سے محبت کرو اور اس کے حقوق ادا کرو۔... ❁... ہم جس ملک میں سکونت اختیار کرتے ہیں تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کہ 'وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے' پر عمل کرتے ہیں۔... ❁... اگر ہم حقیقی مسلمان ہیں اور اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرتے ہیں تو ہماری جماعت میں نہ صرف مہاجرین کے ذریعہ اضافہ ہوگا بلکہ یہاں کے مقامی لوگ بھی اس پیغام کو قبول کرنے والے ہوں گے۔ ہمارا کام تبلیغ کرنا ہے اور اسلام کی صحیح تعلیمات کو لوگوں تک پہنچانا ہے اور جب لوگوں کو یہ اچھا پیغام ملتا ہے تو ان میں سے بعض قبول بھی کر لیتے ہیں۔ جو مذہب کی طرف رجحان رکھتے ہیں وہ ان سچی تعلیمات کو قبول کر لیتے ہیں۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ اگر پانچ دس سال نہیں مگر آخر کار کینیڈین لوگوں کی ایک بڑی تعداد اسلام کا سچا پیغام قبول کر لے گی جو کہ محبت، امن اور آشتی کا پیغام ہے۔

(لائیڈ منسٹر (کینیڈا) میں منعقدہ پریس کانفرنس میں حضور انور ایدہ اللہ کی طرف سے صحافیوں کے سوالات کے جوابات)

❁... مَیں خلیفۃالمسیح کی قیامِ امن اور یکجہتی کے لئے کی جانے والی کوششوں سے بہت متاثر ہوا ہوں۔... ❁... خلیفۃالمسیح نے جو پیغام دیا ہے اس میں رحم، نرمی اور عاجزی ہی نظر آئی ہے۔ انہوں نے ہمیں دعوت دی کہ ہم جماعت احمدیہ کو قریب سے دیکھیں اور جانیں کہ وہ کس طرح معاشرہ کا حصہ ہیں۔... ❁... یہ لائیڈ منسٹر کا اعزاز ہے کہ اسے اتنی عظیم شخصیت کی میزبانی کرنے کا موقع مل رہا ہے۔... ❁... میرے خیال میں اسلام کے متعلق جاننے کے لئے یہ ایک زبردست موقع تھا۔... ❁... موجودہ حالات کو مدِنظر رکھتے ہوئے ہمیں خلیفۃالمسیح کا یہ خطاب بار بار سننے کی ضرورت ہے تا کہ لوگ اسے سمجھ سکیں۔... ❁... لائیڈ منسٹر میں جماعت احمدیہ ایک چھوٹی جماعت ہے لیکن بہت بڑھ چڑھ کر کام کرتی ہے اور اسلام کا روشن چہرہ دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔... ❁... آج کے خطاب میں خلیفۃالمسیح نے ان تمام منفی تصورات کا جواب دیا جو لوگوں کے دلوں میں اسلام اور مسجد کے بارہ میں آسکتے ہیں۔ ... ❁... مجھے خلیفہ کی شخصیت میں امن ہی امن نظر آیا۔ انہوں نے بڑی وضاحت سے اپنے اور جماعت کے عقائد بیان کئے۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم اس پیغام کو فروغ دیں۔ ... ❁... میں خلیفۃالمسیح کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ خلیفۃالمسیح دنیا کو اور اس کے مسائل کو بخوبی سمجھتے ہیں۔... ❁... حضور میں روحانیت اور مذہب دونوں یکساں نظر آئے۔

(مسجد بیت الامان لائیڈ منسٹر کی افتتاحی تقریب میں شامل بعض معزز مہمانوں کے تأثرات)

فیملی ملاقاتیں۔ یونیورسٹیز اور کالجز میں تعلیم حاصل کرنے والے احمدی طلباء اور طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ علیحدہ علیحدہ نشستوں کا انعقاد۔ طلباء وطالبات کی مختلف موضوعات پر Presentations، طلباء وطالبات کے سوالات کے جوابات اور مختلف موضوعات پر زرّیں ہدایات۔ سسکاٹون سے روانگی اور کیلگری میں ورود مسعود۔ ایئر پورٹ پر حکومتی نمائندگان کی طرف سے بھی استقبال۔ مسجد بیت النور کیلگری میں کثیر تعداد میں احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال۔

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

6 نومبر 2016ء بروز اتوار

(حصہ دوم)

پریس کانفرنس

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لے آئے جہاں پریس کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ درج ذیل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندے اور جرنلسٹس موجود تھے۔

1. The Vermillion Standard
2. Lloyd Minister Goat Radio 106.1
3. Lloyd Minister News Cape Tv News
4. Lloyd Minister Meridian Booster

لائیڈ منسٹر میں جماعت کی تاریخ میں یہ پہلی پریس کانفرنس تھی۔ جرنلسٹس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درج ذیل سوالات کئے۔

☆ **ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کے لائیڈ منسٹر کے سفر کی وجہ کیا بنی کیونکہ لائیڈ منسٹر Prairie میں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے؟**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ہماری جماعت کی یہاں یہ پہلی مسجد ہے۔ اس عمارت کی تعمیر بطور مسجد تو نہیں ہوئی تھی لیکن ایک عمارت کو تبدیل کر کے اسے مسجد کی شکل دی گئی ہے۔ اب ہمارے پاس کم از کم باجماعت نماز کے لئے جگہ موجود ہے۔ مساجد ہمارے لئے بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ نہ صرف عبادت کے لئے بلکہ مل بیٹھنے کے لئے بھی۔ چونکہ میں کینیڈا کا دورہ کر رہا ہوں تو میں نے مناسب سمجھا کہ کیلگری جاتے ہوئے لائیڈ منسٹر میں بھی کچھ دیر قیام کروں۔

☆ **ایک دوسرے جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ لائیڈ منسٹر کے لوگوں کو کیا پیغام دینا چاہیں گے جو کہ اسلام کے بارہ میں کچھ تحفظات بھی رکھتے ہیں؟** یہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے اور یہاں کے لوگ اسلام سے متعارف بھی نہیں ہیں۔ اور احمدیت سے بالکل ناواقف ہیں۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** آپ نے میرا خطاب تو سن لیا ہے جس میں یہ ساری باتیں بیان کی جا چکی ہیں۔ لوگوں کو مسلمانوں اور خاص طور پر احمدی مسلمانوں سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہم احمدی مسلمان اسلام کی سچی تعلیمات پر ایمان رکھتے ہیں۔ اگر میں اسلام کی تعلیمات کو اختصار کے ساتھ دو جملوں میں بیان کروں تو وہ یہ ہے کہ اپنے خالق حقیقی سے محبت کرو اور اس کے حقوق ادا کرو۔ نیز اس کی مخلوق سے محبت کرو اور اس کے حقوق ادا کرو۔ اس تعریف کے بعد میرے خیال میں لائیڈ منسٹر کے کسی شخص کے ذہن میں خوف نہیں ہونا چاہئے۔

☆ **ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کے جماعت احمدیہ کی صوبہ سسکاچیوان اور کینیڈا میں ترقی کے بارہ میں کیا تأثرات ہیں؟**

اس پر **حضور انور نے فرمایا:** کینیڈا میں مختلف تہذیبوں، ثقافتوں اور رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے لوگ رہتے ہیں۔ جو احمدی یہاں آرہے ہیں زیادہ تر تو پاکستان سے ہیں اور کچھ شام اور افریقہ کے ممالک سے ہیں۔ اور ہماری جماعت اس وقت مہاجرین اور پناہ گزینوں کی آمد سے بڑھ رہی ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ جو پیغام ہم لوگوں کو پیش کر رہے ہیں اسے یہاں کے مقامی باشندے بھی قبول کریں گے۔ کیونکہ جب آپ لوگوں کو کوئی اچھی چیز دیتے ہیں یا اچھا پیغام دیتے ہیں تو لوگ اسے قبول بھی کرتے ہیں۔

☆ **ایک اور جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جیسا کہ آپ نے ذکر کیا کہ آپ کینیڈا کا دورہ کر رہے ہیں۔ تو اس دوران آپ کو بہت سے سیاسی لیڈروں سے بھی ملنے کا موقع ملا ہوگا۔ ان لوگوں کے کیا تأثرات ہیں؟ اور اسلام**

باقی صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں